روزنامہ ممبئی رابطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	04:57
طلوع آفتاب	06:15
زوال آفتاب	12:44
غروب آفتاب	07:13

آج کی حدیث

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''لوگو! خداوند رحمن کی عبادت کرو اور بندگان خدا کو کھانا کھلاؤ اور سلام کو خوب پھیلاؤ۔تم جنت میں پہونچ جاؤ گے سلامتی کے ساتھ۔'' (ترمذی) آقا ﷺ چاہتے ہیں کہ سلام کو خوب پھیلایا جائے اور اس کی ایسی کثرت اور رواج ہو کہ اسلامی دنیا کی فضا اس کی لہروں سے معمور رہے۔

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 220, Monday- 10 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۲۰ ۞ پیر، ۱۰ اگست، ۲۰۲۶، ۲۶ صفر المظفر ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ روپے، صفحات:۸

فلپائن میں خراب موسم نے مچائی تباہی ،فلپائن نیوز ایجنسی کے مطابق شدید بارش اور طوفان کے باعث کم از کم ایک لاکھ ۱۰ ہزار خاندان متاثر

شدید بارش اور طوفان سے ۳ لاکھ ۸۰ ہزار سے زائد افراد متاثر

فلپائن نیوز ایجنسی کے مطابق شدید بارش اور طوفان کے باعث کم از کم ایک لاکھ 10 ہزار خاندان متاثر ہوئے ہیں اور مرنے والوں کی تعداد اب بھی 6 ہی ہے۔اس کے علاوہ 7 لوگ زخمی ہوئے ہیں۔فلپائن کے سرکاری میڈیا کی رپورٹ کے مطابق اتوار کو جنوب مغربی مانسون کے تیز ہونے اور 'ٹراپیکل سائیکلون' کی وجہ سے فلپائن کے 8 علاقوں میں 3 لاکھ 80 ہزار سے زائد لوگ متاثر ہوئے ہیں۔فلپائن نیوز ایجنسی کے مطابق کم از کم ایک لاکھ 10 ہزار خاندان متاثر ہوئے ہیں اور مرنے والوں کی تعداد اب بھی 6 ہی ہے۔اس کے علاوہ 7 لوگ زخمی ہوئے ہیں۔موسم کی خرابی کی وجہ سے 148 گھروں کو بھی نقصان پہنچا ہے،جن میں سے 138 کو جزوی اور 10 گھروں کو مکمل طور پر نقصان پہنچا ہے۔نیوز ایجنسی 'سنہوا' نے سرکاری رپورٹس کے حوالے سے بتایا کہ 2 ہلاکتیں شدید بارشوں کے باعث لینڈ سلائیڈنگ سے،2 چٹانیں کھسکنے سے اور باقی 2 ڈوبنے اور کرنٹ لگنے کی وجہ سے ہوئیں۔فلپائن کی نیشنل ڈیزاسٹر رسک ریڈکشن اینڈ مینجمنٹ کونسل نے کہا کہ 86 امدادی کیمپ فعال کر دیے گئے ہیں، جہاں 2200 خاندان یعنی 7300 لوگ رہ رہے ہیں۔اس کے علاوہ 1132 خاندان یعنی 3700 لوگ امدادی کیمپوں سے باہر ٹھہرے ہوئے ہیں۔اتوار کو ملک کے محکمہ موسمیات نے کہا کہ جنوب مغربی مانسون کے باعث فلپائن کے بڑے حصوں میں شدید بارش ہوتی رہے گی۔ان علاقوں میں میٹرو منیلا اور لوزون کے کئی صوبے شامل ہیں۔فلپائن کے ایٹموسفیرک، جیو فزیکل اینڈ ایسٹرونومیکل سروسز ایڈمنسٹریشن (پی اے جی اے ایس اے) نے ایلوکوس سور، لا یونین، ابرا، بینگویٹ، زامبلیس، باٹان اور آکسیڈنٹل منڈورو جیسے علاقوں میں ہلکی سے تیز بارش کی صورت میں اچانک سیلاب یا لینڈ سلائیڈنگ کی وارننگ جاری کی ہے۔ وِسایا اور منڈاناؤ کے کچھ حصوں میں بھی ہلکی بارش اور گرج چمک کے ساتھ طوفان کا امکان ہے۔مقامی میڈیا رپورٹس کے مطابق اتوار کو فلپائن کی راجدھانی میٹرو منیلا میں کئی شاپنگ مالز نے ان لوگوں کے لیے خاص ویٹنگ ایریا کھول دیے ہیں جو شدید جنوب مغربی مانسون کی وجہ سے ہونے والی بھاری بارشوں اور سیلاب کے باعث بے گھر ہوئے ہیں۔فلپائن کے سب سے بڑے گروپوں میں سے ایک ایس ایم گروپ کے ذریعے چلائے جانے والے یہ مالز متاثرہ لوگوں کو مفت وائی فائی، ٹوائلٹس، چارجنگ اسٹیشن اور ہیلپ ڈیسک کی سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔ ہفتے کی رات سے ان مالز میں رات بھر کے لیے مفت پارکنگ بھی دستیاب ہے۔جن لوگوں کو کچھ وقت کے لیے جگہ چاہیے، انہیں اپنی حفاظت کی خاطر قریبی مالز میں جانے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ مقامی انتظامیہ نے لوگوں سے الرٹ رہنے اور ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کو کہا ہے کیونکہ بارش اور سیلاب کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ قابل ذکر ہے کہ میٹرو منیلا ایشیا کے سب سے بڑے شہروں میں سے ایک ہے، جو ہر سال بارش کے موسم میں طویل عرصے سے شہری سیلاب سے شدید متاثر ہوتا ہے۔فلپائن کے سرکاری میڈیا کے مطابق شدید موسمی صورتحال، طوفان اور مونسون کی بارشوں کے باعث ملک کے 8 خطوں میں اب تک کم از کم 1 لاکھ 10 ہزار خاندان (3 لاکھ 80 ہزار سے زائد افراد) شدید متاثر ہو چکے ہیں۔اموات اور زخمی: اس شدید موسم اور حادثات کے باعث اب تک 6 افراد ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ 7 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ ہلاکتوں کی وجوہات: 2 ہلاکتیں شدید بارشوں کے باعث لینڈ سلائیڈنگ (مٹی کے تودے گرنے)، 2 چٹانیں کھسکنے، جبکہ باقی 2 اموات ڈوبنے اور کرنٹ لگنے کی وجہ سے ہوئیں۔

۴ ہائی کورٹ کو ملے ۳۰ نئے جج

زیر التوا مقدمات کے تصفیے میں آئے گی تیزی

مرکزی حکومت نے 4 ہائی کورٹ میں مجموعی طور پر 30 ججوں کی تقرری کو منظوری دے دی ہے۔ان تقرریوں میں سب سے زیادہ 15 جج مدراس ہائی کورٹ کو ملے ہیں۔ملک کی عدالتوں میں زیر التوا معاملات کا بوجھ مسلسل ایک بڑا چیلنج بنا ہوا ہے۔ ایسے میں مرکزی حکومت نے عدالتی نظام کو مضبوط بنانے کی سمت میں ایک بڑا قدم اٹھایا ہے۔مرکز نے 4 ہائی کورٹ میں کل 30 ججوں کی تقرری کو منظوری دے دی ہے۔ان تقرریوں میں سب سے زیادہ 15 جج مدراس

ہائی کورٹ کو ملے ہیں۔ مانا جا رہا ہے کہ نئے ججوں کی تقرری سے عدالتوں میں خالی پڑی اسامیوں کو بھرنے اور طویل عرصے سے زیر التوا مقدمات کے تصفیے میں مدد ملے گی۔مرکزی وزارت قانون و انصاف کی جانب سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق ان 30 تقرریوں میں 20 وکلاء اور 10 جوڈیشیل افسران شامل ہیں۔صدر جمہوریہ نے چیف جسٹس آف انڈیا اور سپریم کورٹ کالیجیم سے مشاورت کے بعد ان تقرریوں کی منظوری دی ہے۔اب نئے جج آنے والے دنوں میں حلف اٹھا کر اپنا عہدہ سنبھال سکتے ہیں۔اس اقدام کا مقصد خالی اسامیوں کو بھرنا اور زیر التوا مقدمات کے بوجھ کو کم کرنا ہے۔واضح رہے کہ 4 ہائی کورٹ میں سب سے زیادہ تقرریاں مدراس ہائی کورٹ میں ہوئی ہیں۔ یہاں کل 15 جج مقرر کیے گئے ہیں،جن میں 5 مستقل جج اور 10 ایڈیشنل جج شامل ہیں۔5 مستقل ججوں میں کرشنا سوامی گووندا راجن، رجنیش پتھیل، ہنترا جن رمیش، جی کے متھوکمار اور رام کرشنن راجیش وویکانتھن شامل ہیں۔دوسری جانب بار سے 8 ایڈیشنل جج مقرر کیے گئے ہیں جبکہ 7 جوڈیشیل افسران کو بھی ایڈیشنل جج کے طور پر ترقی دی گئی ہے۔کلکتہ ہائی کورٹ میں 8 نئے ایڈیشنل جج مقرر کیے گئے ہیں۔ یہ تمام بار سے آئے ہیں۔ان تقرریوں کا سب سے بڑا مقصد عدالتوں میں خالی اسامیوں کو بھرنا اور زیر التوا مقدمات کے تصفیے کی رفتار بڑھانا ہے۔ان ججوں میں آر ایک دتہ، اتروپ بنرجی، سندیپ کمار ڈے، پارتھ پرتیم رائے، سدیپ دیب، انوج سنگھ، ارجن رے مکھرجی اور رشاد میڈورا شامل ہیں۔کرناٹک ہائی کورٹ میں 6 ایڈیشنل جج مقرر کیے گئے ہیں، یہ تمام بار سے ہیں۔

ایران نے جنگ میں امریکہ کو ہوئے نقصانات کے ثبوت پیش کیے

جنگی طیارہ کے ملبہ کی تصویریں جاری

تصویروں میں امریکی فضائیہ کے 'ایف-15 ای' اسٹرائیک ایگل کا ملبہ بھی شامل ہے۔تصاویر میں طیارے کا اوپری کور اور اے سی ای ایس-2 اجیکشن سیٹ واضح طور پر دکھائی دے رہی ہے۔ایران اور امریکہ کے درمیان جنگ نے صرف ایران میں تباہی نہیں مچائی ہے، بلکہ امریکہ کو بھی خاطر خواہ نقصان پہنچایا ہے۔ایرانی سرکاری میڈیا نے آج اس کے واضح ثبوت سامنے رکھ دیے ہیں۔ امریکہ-ایران جنگ میں تباہ ہونے والے طیاروں کے ملبے کی تصاویر جاری کی گئی ہیں،

جس نے امریکہ کو ہوئے نقصانات کو پوری دنیا کے سامنے واضح کر دیا ہے۔ان تصویروں میں امریکی فضائیہ کے 'ایف-15 ای' اسٹرائیک ایگل کا ملبہ بھی شامل ہے۔تصاویر میں طیارے کا اوپری کور اور اے سی ای ایس-2 اجیکشن سیٹ واضح طور پر دکھائی دے رہی ہے۔تصاویر میں نظر آنے والے نشانات کی بنیاد پر اس 'ایف-15 ای' کی شناخت طیارہ نمبر 3000-00 کے طور پر کی گئی ہے۔ یہ طیارہ 'ڈی یو ڈی ای 44' سے منسلک ہے، جسے اپریل کے آغاز میں ایران کے اوپر مار گرایا گیا تھا۔ایف-15 ای اسٹرائیک ایگل 3000-00 پہلے بھی خبروں میں رہا ہے۔ 24-2023 کی تعیناتی کے دوران اس طیارے نے 'اے آئی ایم-9 ایکس' سائیڈ وائنڈر میزائلوں سے کم از کم 9 ڈرون مار گرائے تھے۔ایران کی جانب سے جاری تصاویر میں طیاروں کے ملبے کو زمین کے نیچے بنے کمروں میں نمائش کے لیے رکھا گیا ہے۔'ایف-15 ای' کے ساتھ 'ایم کیو-1' پریڈیٹر اور 'ایم کیو-9' ریپر ڈرونز کا ملبہ بھی نمائش میں رکھا گیا ہے۔ایم کیو-1 کے نقصانات میں امریکی فوج کا 'ایم کیو-1 سی' گرے ایگل ورژن بھی شامل تھا۔'ڈی یو ڈی ای 44' کا یہ 'ایف-15 ای' برطانیہ کے آر اے ایف لیکنیں ہیتھ میں موجود 48 ویں فائٹر ونگ کا تھا۔لیکنیں ہیتھ نے آپریشن ایپک فیوری کے لیے اپنے نصف سے زیادہ فعال جنگی طیارے بھیجے تھے، جن میں 'ایف-15 ای' اسٹرائیک ایگل اور 'ایف-35 اے' لائٹننگ-II شامل تھے۔تصاویر میں 'اے سی ای ایس-II' اجیکشن سیٹ طیارے کے سب سے زیادہ محفوظ حصوں میں سے ایک دکھائی دیتی ہے۔اس کے علاوہ نمائش میں اسرائیلی ہرمیز ڈرون کا ملبہ بھی رکھا گیا ہے۔

حدبندی کی شرط ختم کردی جائے تو خواتین ریزرویشن بل فوری طور پر نافذ کیا جاسکتا ہے

لوک سبھا میں خواتین کے ریزرویشن کا التزام آئین (۱۰۶ ویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۲۳ کے تحت پہلے ہی قانون میں موجود ہے

خواتین ریزرویشن کے معاملے پر سینئر کانگریس لیڈر پی چدمبرم نے پارلیمانی امور کے مرکزی وزیر کرن رجیجو کے بیان پر جوابی حملہ کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ رجیجو غلط ہیں اور لوک سبھا میں خواتین کے ریزرویشن کا التزام قانون میں پہلے سے موجود ہے۔ چدمبرم نے کہا کہ خواتین کے ریزرویشن کو مردم شماری اور حلقہ بندیوں سے جوڑنا غیر ضروری اور جان بوجھ کر کیا گیا عمل ہے۔ان کے مطابق اگر اس تعلق کو ختم کر دیا جائے تو خواتین کا ریزرویشن فوری طور پر نافذ کیا جا سکتا ہے اور 2029 کے لوک سبھا انتخابات سے پہلے خواتین کو اس کا فائدہ مل سکتا ہے۔چدمبرم نے کہا کہ لوک سبھا میں خواتین کا ریزرویشن آئین (106 ویں ترمیم) ایکٹ، 2023 کے تحت پہلے سے قانون میں دیا گیا ہے جیسا کہ راہل گاندھی نے بھی کہا ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی حکومت نے اسے مردم شماری اور حلقہ بندیوں سے جوڑ دیا۔چدمبرم نے کہا کہ کانگریس نے 2023 میں ہی اس تعلق پر سوال اٹھایا تھا لیکن حکومت اپنے فیصلے پر اڑی رہی کیونکہ اس کے پیچھے ایک 'پوشیدہ ایجنڈا' تھا۔انہوں نے واضح طور پر کہا کہ اگر مردم شماری اور حلقہ بندی سے اس تعلق کو ختم کر دیا جائے تو خواتین کے ریزرویشن کو 2029 کے لوک سبھا انتخابات سے کافی پہلے نافذ کیا جا سکتا ہے۔واضح رہے کہ خواتین کے ریزرویشن کے حوالے سے یہ تازہ سیاسی بحث ہفتہ کو کرن رجیجو اور راہل گاندھی کے درمیان سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ہونے والی بیان بازی کے بعد شروع ہوئی۔ رجیجو نے خواتین کے لیے اظہار رائے کی آزادی کے راہل گاندھی کے مطالبے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ کانگریس کے موقف میں تبدیلی کا اشارہ ہے۔انہوں نے امید ظاہر کی کہ کانگریس اب خواتین کے ریزرویشن بل کی بلا کسی شرط حمایت کرے گی۔ راہل گاندھی نے اس کے جواب میں سوال اٹھایا کہ جب خواتین کا ریزرویشن قانون 3 سال قبل اتفاق رائے سے پاس ہو چکا ہے تو اس کے نفاذ کے لیے نئی شرطیں کیوں رکھی جا رہی ہیں۔انہوں نے قانون کو بغیر کسی شرط کے نافذ کرنے کا مطالبہ کیا۔ کانگریس اور دیگر اپوزیشن جماعتیں خواتین کے ریزرویشن کی حمایت کرتی رہی ہیں، لیکن لوک سبھا کی نشستوں کی تعداد بڑھانے کیلئے ہونے والی حلقہ بندیوں کی مخالفت کرتی رہی ہیں۔ اپوزیشن کا مطالبہ ہے کہ خواتین کے ریزرویشن کو حلقہ بندی کے عمل سے الگ کیا جائے۔دوسری جانب کرن رجیجو نے خواتین کے ریزرویشن کے نفاذ میں تاخیر کی وجہ مردم شماری اور حلقہ بندیوں کو بتایا ہے۔

معروف فٹبالر لیونل میسی کے والد کا طویل علالت کے بعد انتقال

۶۸ سال کی عمر میں لی آخری سانس

رواں سال جون ماہ میں جارج میسی کی طبیعت کو لے کر مختلف طرح کی خبریں سامنے آنے کے بعد میسی فیملی کو عوامی طور پر بیان جاری کرنا پڑا تھا۔ارجنٹائنا کے معروف فٹبالر لیونل میسی کے والد جارج میسی کا 68 سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ جارج میسی نے ارجنٹائنا کے روزاریو میں طویل علالت کے بعد آخری سانس لی۔ خبر رساں ایجنسی 'رائٹرز' سمیت ارجنٹائنا کے کئی میڈیا اداروں نے ہفتہ (8 اگست) کو ان کے انتقال کی تصدیق کی۔میسی کے کیریئر کو تشکیل دینے میں جارج میسی کا انتہائی اہم کردار رہا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ رواں سال جون ماہ میں جارج میسی کی طبیعت کو لے کر مختلف طرح کی خبریں سامنے آنے کے بعد میسی فیملی کو عوامی طور پر بیان جاری کرنا پڑا تھا۔ خاندان نے اس وقت تصدیق کی تھی کہ جارج صحت سے متعلق مسائل سے دوچار ہیں اور ڈاکٹروں کی نگرانی میں ہیں۔ ساتھ ہی بتایا گیا تھا کہ ان کی حالت میں بہتری آ رہی ہے۔ میسی فیملی نے جارج میسی کی صحت کو لے کر چل رہی افواہوں اور قیاس آرائیوں پر ناراضگی بھی ظاہر کی تھی۔ بیان میں کہا گیا تھا کہ یہ مکمل طور پر ذاتی خاندانی معاملہ ہے اور جس طرح کچھ لوگوں نے اس معاملے میں حساسیت، احترام اور رازداری کا خیال نہیں رکھا، اس سے خاندان بہت فکر مند ہے۔ یہ بیان اس وقت آیا تھا جب عالمی کپ میں الجزائر کے خلاف گول کرنے کے بعد لیونل میسی جذباتی ہو گئے تھے۔ میچ کے بعد لیونل میسی نے کہا تھا کہ ان کے آنسوؤں کا فٹبال سے کوئی تعلق نہیں ہے اور گزشتہ کچھ دن ان کے لیے مشکل رہے ہیں۔اس کے بعد ان کے والد کی صحت کو لے کر بات چیت تیز ہو گئی تھی۔ جارج میسی کی طبیعت کو لے کر تشویش جولائی کے آخر میں ایک بار پھر بڑھ گئی۔ لیونل میسی نے ایم ایل ایس آل اسٹار گیم میں حصہ نہیں لیا تھا۔ان کے اس فیصلے کو والد کی صحت سے جوڑ کر دیکھا گیا اور خیال کیا گیا کہ وہ ان سے ملنے گئے تھے۔ تاہم اس کی آفیشیل وجہ واضح نہیں کی گئی تھی۔ کچھ دنوں بعد میسی میدان پر واپس آ گئے اور ایم ایل ایس مقابلے میں کھیلے۔اس کے باوجود ان کے والد کی صحت کے بارے میں خاندان کی جانب سے زیادہ معلومات عوام کے سامنے نہیں لائی گئیں اور معاملے کو پرائیویٹ ہی رکھا گیا۔

جنگ کے بعد پہلی بار نظر آئے مجتبیٰ خامنہ ای!

۱۲ سیکنڈ کی ویڈیو میں لوگوں سے بات کرتے دکھائی دیئے سپریم لیڈر

ایران کی 'مہر' نیوز ایجنسی نے مجتبیٰ خامنہ ای کی ایک ویڈیو جاری کی ہے۔ ویڈیو میں مجتبیٰ خامنہ ای لوگوں سے گفتگو کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ یہ ویڈیو ان کی خراب صحت سے متعلق خبروں کا جواب معلوم ہوتی ہے۔ ایران کے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای کی صحت کے حوالے سے گزشتہ کچھ دنوں سے مختلف نوعیت کی گفتگو ہو رہی تھی۔ اب ایک ویڈیو منظر عام پر آنے کے بعد خبروں نے ایک نیا رخ اختیار کر لیا ہے۔ حال ہی میں اسرائیلی میڈیا نے دعویٰ کیا تھا کہ مجتبیٰ خامنہ ای کی حالت انتہائی تشویش ناک ہے اور انہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ یہاں تک کہا گیا تھا کہ اگر ان کی موت کی خبر سامنے آتی ہے، تو حیرانی کی بات نہیں ہے۔ اس دعوے کے بعد ایران کے سپریم لیڈر کی صحت سے متعلق دنیا بھر میں بحث تیز ہو گئی تھی۔ حالانکہ ایران کی جانب سے اس دعوے کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں کی گئی تھی۔ اسی درمیان ایران کی 'مہر' نیوز ایجنسی نے مجتبیٰ خامنہ ای کی ایک ویڈیو جاری کی ہے۔ ویڈیو سامنے آتے ہی ان خبروں پر سوال اٹھنے لگے ہیں، جن میں ان کی حالت انتہائی نازک بتائی جا رہی تھی۔ ویڈیو میں مجتبیٰ خامنہ ای لوگوں سے گفتگو کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ یہ ویڈیو ان کی خراب صحت کو لے کر سامنے آنے والی خبروں کا جواب معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اس پورے معاملے میں ایک پیچیدگی اب بھی برقرار ہے۔ مہر نیوز ایجنسی نے یہ وضاحت نہیں کی ہے کہ ویڈیو کب کی ہے۔ سامنے آنے والی 12 سیکنڈ کی ویڈیو میں مجتبیٰ خامنہ ای نظر تو آ رہے ہیں، لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان کی موجودہ حالت کیسی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سنگین بیماری کی خبروں کے بعد سامنے آنے والی یہ ویڈیو بھی کئی سوالوں کا جواب دینے کے بجائے کچھ نئے سوالات کھڑے کر رہی ہے۔ کچھ وقت پہلے ڈونالڈ ٹرمپ نے بتایا تھا کہ فوجی کارروائی کے بعد مجتبیٰ خامنہ ای تقریباً 90 فیصد تک متاثر ہوئے تھے، اور کام کرنے سے قاصر تھے۔ ایسے میں یہ سوال بھی اٹھ رہا ہے کہ حالات کے پیش نظر امریکہ کی اگلی حکمت عملی کیا ہوگی۔ دراصل مجتبیٰ خامنہ ای طویل عرصے سے عوامی طور پر نظر نہیں آئے ہیں۔ 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل حملے میں اپنے والد آیت اللہ علی خامنہ ای کی موت کے بعد مجتبیٰ خامنہ ای نے ایران کے سپریم لیڈر کی ذمہ داری سنبھالی تھی۔ اس کے بعد سے ان کی عوامی موجودگی انتہائی محدود رہی ہے اور ان کی جانب سے بنیادی طور پر صرف تحریری بیانات ہی سامنے آئے ہیں۔

مختصر مگر اہم خبریں

پیلٹ گن چلانے کا حکم کس نے دیا؟

دِپکے کا یوم آزادی پر مودی سے جواب کا مطالبہ

کاکروچ جنتا پارٹی کے کنوینر ابھیجیت دِپکے نے وزیر اعظم نریندر مودی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ یوم آزادی کے خطاب میں نوجوانوں کو درپیش تعلیم، روزگار اور بڑھتی مہنگائی جیسے مسائل پر حکومت کے اقدامات اور آئندہ کی پالیسی واضح کریں۔ اسی دوران پارٹی نے مودی کی آئی آئی ٹی دہلی کی تقریب میں شرکت سے متعلق پوسٹ پر حالیہ احتجاج کے دوران مبینہ پیلٹ گن کے استعمال کا سوال اٹھایا اور پوچھا، ''کس نے حکم دیا؟ سب جاننا چاہتے ہیں۔'' کاکروچ جنتا پارٹی کے کنوینر ابھیجیت دِپکے نے وزیر اعظم نریندر مودی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ یوم آزادی کے خطاب میں ملک کے نوجوانوں سے براہِ راست تعلیم، روزگار اور بڑھتی مہنگائی جیسے مسائل پر بات کریں اور حکومت کے اقدامات کی وضاحت کریں۔ دِپکے نے ۷ اگست کو ایکس پر اپنی اپیل جاری کرتے ہوئے کہا: ''اس یوم آزادی پر ہم چاہتے ہیں کہ وزیر اعظم ملک کے نوجوانوں سے خطاب کریں۔ ہم وزیر اعظم سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ بتائیں کہ تعلیم، روزگار اور زندگی کے بڑھتے ہوئے اخراجات کے حوالے سے حکومت نوجوانوں کے لیے کیا کر رہی ہے۔'' انہوں نے اس مطالبے کے ساتھ ایک آن لائن عرضداشت بھی شیئر کی اور لوگوں سے اس کی حمایت میں دستخط کرنے کی اپیل کی۔ یہ اپیل ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب دِپکے اور ان کی جماعت گزشتہ ہفتوں کے دوران امتحانی نظام، نوجوانوں کے مسائل اور احتجاج کے دوران پولیس کارروائی سے متعلق مرکز کو تنقید کا نشانہ بناتے رہے ہیں۔ تاہم اس تازہ مطالبے میں دِپکے نے خاص طور پر وزیر اعظم کے یوم آزادی خطاب کو نوجوانوں کے مسائل پر حکومت کا مؤقف واضح کرنے کا ذریعہ بنانے کی بات کی ہے۔ اسی روز کاکروچ جنتا پارٹی نے وزیر اعظم مودی کی آئی آئی ٹی دہلی کی تقسیمِ اسناد تقریب میں شرکت سے متعلق ایکس پوسٹ پر بھی ردعمل ظاہر کیا۔ مودی نے اپنی پوسٹ میں بتایا تھا کہ وہ ہفتے کو آئی آئی ٹی دہلی کی تقریب میں شرکت کریں گے اور ادارے کے طلبہ و اساتذہ سے ملاقات کریں گے۔ جماعت نے اس پوسٹ کے جواب میں حالیہ احتجاج کے دوران مبینہ طور پر پیلٹ گن کے استعمال کا سوال اٹھاتے ہوئے لکھا: ''سب سے پہلے آپ کو پیلٹ گن کے استعمال کے بارے میں بتانا چاہیے۔ کس نے حکم دیا؟ سب جاننا چاہتے ہیں۔'' تاہم رپورٹ میں پیلٹ گن کے استعمال سے متعلق دعوے کو جماعت کا الزام قرار دیا گیا ہے اور اس کی آزادانہ تصدیق نہیں ہوئی۔ دِپکے نے اسی روز سپریم کورٹ میں ترنمول کانگریس کی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا کی عرضی کی سماعت کے دوران کیے گئے ایک زبانی مشاہدے پر بھی ردعمل دیا۔ موئترا نے کلکتہ ہائی کورٹ کے اس حکم کو چیلنج کیا تھا جس میں انہیں مبینہ نفرت انگیز تقریر کے معاملے میں پولیس کے سامنے پیش ہونے کی ہدایت دی گئی تھی۔ ان کی وکیل نے ان واقعات کا حوالہ دیا جن میں مبینہ طور پر موئترا پر انڈے پھینکے گئے تھے اور انہیں ورچوئل طور پر پیش ہونے کی اجازت دینے کی درخواست کی تھی۔ اس پر جسٹس دیپانکر دتہ نے زبانی طور پر کہا: ''سیاست میں قدم رکھنے کے بعد آپ انڈوں سے کیوں ڈرتی ہیں؟ ہمارے آزادی کے سپاہیوں نے اپنے سینے پر گولیاں کھائی تھیں۔'' سپریم کورٹ نے عرضی پر سماعت کرنے سے انکار کر دیا، جس کے بعد اسے واپس لے لیا گیا۔ دِپکے نے اس مشاہدے پر سوال کیا: ''کیا اب سپریم کورٹ چاہتی ہے کہ ہر کوئی گولیاں کھائے؟'' ادھر چھترپتی سمبھاجی نگر میں دِپکے کا اپنے گھر پر تعینات ایک پولیس اہلکار سے بھی تنازع ہوا۔ خبر رساں ادارے پی ٹی آئی کے مطابق دِپکے نے اپنی رہائش گاہ پر تعینات پولیس سب انسپکٹر کو ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ ان کا الزام تھا کہ اہلکار ان سے ملنے آنے والے لوگوں کو روک رہا ہے اور نامناسب رویہ اختیار کر رہا ہے۔ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی ویڈیو میں دِپکے کو پولیس اہلکار سے بحث کرتے دیکھا گیا۔ انہوں نے اہلکار سے کہا: ''جب میں لوگوں کو اپنے گھر آنے کے لیے کہہ رہا ہوں تو انہیں اندر آنے دینے میں کیا مسئلہ ہے؟ آپ دہلی پولیس کی طرح برتاؤ کیوں کر رہے ہیں؟ آج تک کوئی مسئلہ نہیں ہوا۔

کنیڈا: ۴۰ سے زائد تنظیموں کا حکومت سے موہن بھاگوت کا ملک میں داخلہ روکنے کا مطالبہ

انہوں نے آر ایس ایس سے منسلک نیٹ ورکس اور بیرونِ ہند مقیم حقوق کے کارکنوں، تعلیمی ماہرین اور اقلیتی برادری کے اراکین کو ہراساں کرنے کے درمیان مبینہ تعلقات کی طرف بھی اشارہ کیا۔

کنیڈین تنظیموں کے اتحاد نے الزام لگایا کہ بھاگوت کے دورے سے عوامی سلامتی اور قومی سلامتی کے خدشات پیدا ہوتے ہیں۔ انہوں نے آر ایس ایس کی مذہبی اکثریت پسندی، دھمکانے اور ماورائے سرحد جبر سے مبینہ تعلقات کے ریکارڈ کا حوالہ دیا ہے۔ انہوں نے آر ایس ایس سے منسلک نیٹ ورکس اور بیرونِ ہند مقیم حقوق کے کارکنوں، تعلیمی ماہرین اور اقلیتی برادری کے اراکین کو ہراساں کرنے کے درمیان مبینہ تعلقات کی طرف بھی اشارہ کیا۔کنیڈا کی ۴۰ سے زائد سول سوسائٹی، انسانی حقوق، لیبر اور مذہبی تنظیموں نے ملک کے وزیر برائے عوامی سلامتی، گیری آنند سانگاری کو خط لکھ کر ان سے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت کا داخلہ روکنے کی اپیل کی ہے۔ واضح رہے کہ ۱۳ اگست کو بھاگوت کا کنیڈا کا دو روزہ دورہ متوقع ہے۔ کنیڈین تنظیموں کے اتحاد نے الزام لگایا کہ بھاگوت کے دورے سے عوامی سلامتی اور قومی سلامتی کے خدشات پیدا ہوتے ہیں۔ انہوں نے آر ایس ایس کی مذہبی اکثریت پسندی، دھمکانے اور ماورائے سرحد جبر سے مبینہ تعلقات کے ریکارڈ کا حوالہ دیا ہے۔ ان تنظیموں نے ایک بریفنگ پیپر جمع کرایا جس میں دلیل دی گئی ہے کہ کنیڈا کے عدم مقبولیت/ ناقابلِ داخلہ قوانین (inadmissibility laws) کے تحت بھاگوت کے داخلے کی جانچ کی جانی چاہئے۔ انہوں نے آر ایس ایس سے منسلک نیٹ ورکس اور بیرونِ ہند مقیم حقوق کے کارکنوں، تعلیمی ماہرین اور اقلیتی برادری کے اراکین کو ہراساں کرنے کے درمیان مبینہ تعلقات کی طرف بھی اشارہ کیا۔ دستخط کنندگان میں کنیڈین فورم فار ہیومن رائٹس اینڈ ڈیموکریسی ان انڈیا، کنیڈین کونسل آف انڈین مسلمز، ورلڈ سکھ آرگنائزیشن، انڈیپنڈنٹ جیوش وائسز کنیڈا، ڈاکٹر امبیڈکر انٹرنیشنل مشن اور ایشیائی کنیڈین لیبر الائنس شامل ہیں۔ دستاویز میں کہا گیا ہے کہ ''وزیر آنند سانگاری کو ہماری برادریوں کو انتہا پسندی، نفرت انگیز تقریر اور غیر ملکی دھمکیوں سے بچانے کیلئے کنیڈین قانون کا نفاذ کرنا چاہئے۔ بھاگوت کو داخلے کی اجازت دینا مسلمانوں، سکھوں، عیسائیوں، یہودیوں اور دلتوں سمیت غیر محفوظ اقلیتی آبادیوں کو خطرے میں ڈالتا ہے اور منشور کے حقوق کو مجروح کرتا ہے۔'' یہ اپیل ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب بھاگوت کا کنیڈا کا پہلا ممکنہ دورہ قریب ہے۔ رپورٹس کے مطابق، آر ایس ایس کی عالمی رسائی کو وسعت دینے کی کوششوں کے ایک حصے کے طور پر امریکہ کے دورے کے بعد ۱۳ اگست کو ان کے وہاں جانے کا پروگرام ہے۔ واضح رہے کہ ۷۵ سالہ بھاگوت کے۔ ایس۔ سدرشن کے بعد مارچ ۲۰۰۹ء سے آر ایس ایس کے سربراہ کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اگرچہ آر ایس ایس خود کو ایک ثقافتی اور سماجی تنظیم کے طور پر بیان کرتی ہے، لیکن یہ وسیع ترسنگھ پریوار کے ساتھ قریبی نظریاتی تعلقات رکھتی ہے جس میں بی جے پی (BJP) بھی شامل ہے۔ آر ایس ایس کو ہندوستان میں تین مواقع پر ۱۹۴۸ء، ۱۹۷۵ء اور ۱۹۹۲ء میں حکومتی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے، جو بعد میں ہٹا دی گئی تھیں۔ کنیڈین گروپس کے خدشات ہندوستان میں مذہبی اقلیتوں کے ساتھ ناروا سلوک کی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی چھان بین کے بعد سامنے آئے ہیں۔

اب مراٹھا سماج کا آخری اور فیصلہ کن احتجاج ہوگا

منوج جرنگے نے مراٹھا سماج سے اپیل کی کہ وہ ۲۹ راگست کے احتجاج کیلئے منظم ہو جائیں۔ فرنویس اور شندے پر دھوکہ دینے کا الزام۔

مراٹھا سماجی کارکن منوج جرنگے نے اعلان کیا ہے کہ ۲۹ راگست سے شروع ہونے والا مراٹھا سماج کا احتجاج آخری اور فیصلہ کن ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس وقت مراٹھا سماج کے ساتھ کھلے طور پر ناانصافی کر رہی ہے۔ مراٹھا سماج کے کنبی سرٹیفکیٹ منسوخ کرنے کی سازش ہو رہی ہے۔ یاد رہے کہ منوج جرنگے نے اعلان کر رکھا ہے کہ وہ آئندہ ۲۹ راگست سے جالنہ میں واقع اپنے گاؤں انتراولی سراتی میں ایک بار پھر بھوک ہڑتال پر بیٹھیں گے۔ اس کیلئے ماحول سازگار کرنے کی خاطر انہوں نے ایک روز قبل مغربی مہاراشٹر کا دورہ شروع کیا ہے۔ سنیچر کو وہ عثمان آباد میں واقع تلجا بھوانی مندر پہنچے جہاں انہوں پوجا کی اور اپنی جدوجہد کا آغاز کیا۔ اس کے بعد انہوں نے عثمان آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ منوج جرنگے نے اس موقع پر میڈیا کے سامنے کاغذات دکھاتے ہوئے کہا ''شندے کمیٹی نے خود گاؤں کی سطح پر قدیم کنبی رجسٹریشن ڈھونڈ کر نکالا۔ کمیٹی نے جن لوگوں کو ثبوتوں کی بنیاد پر کنبی سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا حکم دیا۔ انہی لوگوں کے سرٹیفکیٹ اب اقتدار میں بیٹھے لوگوں کے حکم پر منسوخ کئے جا رہے ہیں۔'' انہوں نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ ورشا بوڈ کے نامی خاتون کا کنبی سرٹیفکیٹ منسوخ ہو جاتا ہے لیکن ان کے سگے بھائی کا سرٹیفکیٹ منظور ہو جاتا ہے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ جیوتی دہی ہنڈے کے سرٹیفکیٹ کو کمیٹی نے منظوری دی ہے لیکن افسران نے ان کے سرٹیفکیٹ پر لکھا ہے ''پیسے دیجئے'' اس اشارتی زبان کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے ان باتوں کیلئے وزیر محصول چندر شیکھر باونکولے اور وزیر برائے سماجی انصاف سنجے شرساٹ کو موردالزام ٹھہرایا۔ مراٹھا کارکن کا کہنا ہے ''وزیروں نے افسران کو اشاروں کی زبان میں خط لکھ کر ۵ ردنوں کے اندر کنبی سرٹیفکیٹ منسوخ کرنے کا حکم دیا ہے۔ ایسا ملک میں پہلی بار ہوا ہے۔ مراٹھا سماج کے بچوں کے حقوق چھیننے کیلئے حکومت کا غلط استعمال کیا جا رہا ہے۔'' انہوں نے الزام لگایا کہ ''اورنگ آباد میں ذات تصدیق کمیٹی کی جانب سے منظوری ملنے کے باوجود سنجے شرساٹ کے کہنے پر کنبی سرٹیفکیٹ منسوخ کئے گئے۔ مراٹھا ووٹوں کے دم پر جیت کر آنے والے اب مراٹھا سماج کی پیٹھ میں خنجر گھونپ رہے ہیں۔'' منوج جرنگے نے دیویندر فرنویس اور ایکناتھ شندے کو نشانہ بناتے ہوئے کہا ''دیویندر فرنویس اور ایکناتھ شندے کہتے ہیں کہ ہماری کوئی غلطی نہیں ہے۔ پھر یہ سب کس کے کہنے پر ہو رہا ہے۔ میں بی جے پی اور شیوسینا کے اندر موجود مراٹھا لیڈران سے کہتا ہوں کہ وہ اس کے خلاف آواز اٹھائیں اور سنجے شرساٹ اور باونکولے کی غلطیوں کو سدھاریں۔'' انہوں نے عثمان آباد کے باشندوں سے کہا کہ آپ تیار رہیں۔ ۲۹ راگست کا احتجاج آخری اور فیصلہ کن ہوگا۔ ہم ۵۸ رلاکھ کنبی سرٹیفکیٹ جاری کروا کر رہیں گے۔ اب ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ حکومت کو ایک منٹ کا بھی وقت نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مراٹھا سماج کو دھیان رکھنا چاہئے۔ ہم کسی بھی پارٹی میں کام کریں لیکن جب ذات کی بات آئے تو ہمیں سب سے پہلے ذات کو ترجیح دینی چاہئے۔ جرنگے کا اگلا پڑاؤ شولا پور میں ہوگا۔ ایک کے بعد ایک اضلاع میں وہ مراٹھا سماج کو ۲۹ راگست کے احتجاج کیلئے تیار کریں گے۔ مراٹھا ریزرویشن کے معاملے پر مراٹھا لیڈر منوج جرنگے پاٹل نے ریاستی حکومت کو الٹی میٹم دیتے ہوئے ۲۹ راگست ۲۰۲۶ء سے شروع ہونے والے احتجاج کو آخری اور فیصلہ کن مرحلہ قرار دیا ہے۔

مہاراشٹر: دہشت گرد تنظیموں سے منسلک

۱۱۴ رکتابوں، رسائل اور مواد پر پابندی

مہاراشٹر حکومت نے دہشت گرد تنظیموں سے منسلک اور حکومت کے مطابق پرتشدد انتہا پسندی، جہادی نظریات، بنیاد پرستی اور دہشت گردانہ سرگرمیوں کو فروغ دینے والے ۱۱۴ر اشاعتی اور تشہیری مواد کو ضبط کرنے کا حکم دیا ہے۔ ریاست کے محکمہ داخلہ نے ۶ راگست ۲۰۲۶ء کو نوٹیفکیشن کے ذریعے ان کتابوں، رسائل، اور دیگر مواد کی اشاعت، تقسیم، فروخت، نمائش، قبضے اور ذخیرہ کرنے پر پابندی عائد کی ہے۔ مہاراشٹر حکومت نے دہشت گرد تنظیموں سے منسلک قرار دیے گئے ۱۱۴ر کتابوں، رسائل، اور دیگر مشمولات کو ضبط کرنے اور ان کی اشاعت و گردش روکنے کا حکم دیا ہے۔ محکمہ داخلہ کی جانب سے جاری گزٹ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ یہ مواد پرتشدد انتہا پسندی، جہادی نظریات اور بنیاد پرستی کو فروغ دیتا ہے اور بعض صورتوں میں دہشت گرد تنظیموں کے لیے بھرتی اور نظریاتی تربیت میں معاون ہوسکتا ہے۔ یہ سرکاری حکم ۶ راگست ۲۰۲۶ء کو جاری کیا گیا۔ اس کے تحت ۱۱۴ر مواد کو تخلیق کرنے، چھاپنے، تقسیم کرنے یا اسے کسی بھی طرح سے عوام میں پہنچانے یا فروخت کرنے، ذخیرہ کرنے یا اپنے پاس رکھنے پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ یہ پابندی صرف پرنٹ تک محدود نہیں بلکہ حکم میں ڈیجیٹل فورم میں موجود ایسے مواد کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ حکومت کے مطابق فہرست میں شامل مواد کا تعلق ایسی تنظیموں سے ہے جنہیں ہندوستانی قانون کے تحت ممنوعہ قرار دیا جاچکا ہے۔ ان میں داعش، حزب المجاہدین، القاعدہ وغیرہ شامل ہیں۔ نوٹیفکیشن میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ فہرست صرف انہی تنظیموں تک محدود نہیں بلکہ یو اے پی اے قانون ۱۹۶۷ء کے فرسٹ شیڈول میں درج دیگر دہشت گرد تنظیموں سے منسلک مواد بھی اس کارروائی کے دائرے میں آسکتا ہے۔ ریاستی حکومت کا کہنا ہے کہ ممنوعہ مواد میں ایسا ادب شامل ہے جو پُرتشدد، جہاد، بنیاد پرستی کو فروغ دیتا ہے۔ حکومت کے مطابق بعض مواد لوگوں کو دہشت گرد تنظیموں سے وابستہ ہونے یا ان کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لیے متاثر کرسکتا ہے، جبکہ بعض مواد میں بم بنانے، ہتھیار اور خودکش حملے سے متعلق ہدایات بھی شامل ہیں۔ مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے بھی جمعہ کو اس کارروائی کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے ایسے مواد کے خلاف قدم اٹھایا ہے جو پرتشدد انتہا پسندی کو فروغ دینے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ حکومت کے مطابق یہ مواد ملک کی سالمیت، اور امن و امان کے لیے نقصان دہ ہے۔

کلیان: نئے ریلوے بریج میں مسافروں کی عدم دلچسپی!

کروڑوں روپے کی لاگت سے تعمیر شدہ کشادہ فٹ اوور بریج کا استعمال کم کیا جا رہا ہے

کلیان ریلوے اسٹیشن سینٹرل ریلوے کا ایک اہم جنکشن ہونے کے باعث یہاں سے مضافاتی ٹرینوں کے علاوہ طویل فاصلے کی متعدد ٹرینیں بھی گزرتی اور رکتی ہیں۔ مسافروں کی سہولت کے لئے اسٹیشن کے کرجت سمت میں ۱۷ر کروڑ روپے کی لاگت سے ایک کشادہ فٹ اوور برج تعمیر کیا گیا ہے لیکن حیرت انگیز طور پر اس بریج کا استعمال مسافروں اور پیدل چلنے والوں کی جانب سے انتہائی کم کیا جا رہا ہے۔ نتیجتاً مسافروں کا تمام تر بوجھ اب بھی پرانے پلوں پر ہی موجود ہے۔ کلیان اسٹیشن پر ممبئی کی سمت ایک پرانا فٹ اوور بریج اور کرجت کی سمت بھی ایک قدیم پل موجود ہے۔ ان دونوں پلوں کے درمیان ریلوے انتظامیہ نے مسافروں کی سہولت کے لئے چند سال قبل ایک وسیع و عریض نیا فٹ اوور برج تعمیر کیا تھا۔ اس بریج پر ایسکلیٹر کی سہولت بھی دستیاب ہے اور یہاں سے اسٹیشن کے تمام ۸ر پلیٹ فارم تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسافروں کی بڑی تعداد درمیانی حصے میں واقع اس بریج کا استعمال کرتی ہے۔ دوسری جانب کرجت سمت موجود پرانے فٹ اوور بریج سے پلیٹ فارم نمبر ایک (اے) تک رسائی ممکن نہیں جبکہ دیگر ۷ر پلیٹ فارم تک پہنچا جاسکتا ہے۔ اس صورتحال کے پیش نظر ریلوے انتظامیہ نے کرجت سمت ۱۷ر کروڑ روپے کی خطیر رقم خرچ کر کے ایک نیا اور کشادہ فٹ اوور بریج تعمیر کیا ہے لیکن بھاری رقم خرچ ہونے کے باوجود اس کا استعمال توقع کے مطابق نہیں ہو رہا ہے۔ عیاں رہے کہ کلیان ریلوے اسٹیشن اور اس کے اطراف کا علاقہ اسمارٹ سٹی منصوبے کے تحت ڈیولپ ہو رہا ہے۔ اسی منصوبے کے تحت کلیان بیل بازار سے نیتاجی سبھاش چندر بوس چوک تک ایک وسیع فلائی اوور تعمیر کیا جا رہا ہے۔ فلائی اوور کی تعمیر کے باعث اسٹیشن علاقے کے اسکائی واک کا ایک حصہ منہدم کیا گیا ہے۔ اس حصے کے منہدم ہونے سے کرجت سمت موجود پرانے فٹ اوور بریج کو اسکائی واک سے براہ راست ملنے والی سہولت بھی ختم ہوگئی ہے اور مذکورہ راستے کو لوہے کی چادریں لگا کر بند کر دیا گیا ہے۔ اس صورتحال کے پیش نظر ریلوے انتظامیہ نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ وہ نئے کشادہ فٹ اوور بریج کا زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ اس پل کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ کلیان مشرق سے سڑک کے ذریعے براہ راست فٹ اوور بریج کی لفٹ کے قریب تک پہنچا جاسکتا ہے جس سے مسافروں کو آمد و رفت میں مزید سہولت حاصل ہوگی۔

مہاراشٹر میں ۱۱ راگست سے دودھ کی قیمتوں میں ۲ر روپے فی لیٹر کا ہوگا اضافہ

ایسوسی ایشن کے مطابق ڈیزل کی قیمتیں ۱۰ر روپے فی لیٹر بڑھ گئی ہیں، جبکہ پیکیجنگ کے اخراجات میں تقریباً ۳۰ر فیصد اضافہ ہوا ہے۔

مہاراشٹر میں گائے اور بھینس کے دودھ کی قیمتوں میں 2 روپے فی لیٹر کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ 'ملک پروڈیوسرز اینڈ پروسیسرز ویلفیئر ایسوسی ایشن' کے فیصلے کے بعد نئی قیمتیں 11 اگست 2026 سے نافذ ہوں گی۔ ایسوسی ایشن کے مطابق ڈیزل کی قیمتیں 10 روپے فی لیٹر بڑھ گئی ہیں، جبکہ پیکیجنگ کے اخراجات میں تقریباً 30 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ دودھ کی خریداری کی قیمت بھی بڑھ گئی ہے، اور اس میں مزید اضافے کی امید ہے۔ بڑھتی ہوئی لاگت کو دیکھتے ہوئے ایسوسی ایشن نے دودھ فروخت کی قیمت میں 2 روپے فی لیٹر اور ڈیری مصنوعات کی قیمتوں میں 10 فیصد تک اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایسوسی ایشن نے بتایا کہ نئی قیمتیں 11 اگست سے نافذ ہوں گی۔ قیمتوں میں اضافے سے ریاست بھر کے صارفین پر اثر پڑے گا، کیونکہ دودھ پیدا کرنے والے اور پروسیسر گائے اور بھینس دونوں طرح کے دودھ کی قیمتیں تبدیل کر رہے ہیں۔ یہ فیصلہ دودھ کی قیمتوں اور ڈیری کسانوں کے مفادات کے تحفظ کے اقدامات پر جاری بات چیت کے درمیان لیا گیا ہے۔ گزشتہ ماہ حکومت نے پارلیمنٹ کو بتایا تھا کہ دودھ کے لیے کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) نافذ کرنے کی کوئی تجویز نہیں ہے۔ حکومت نے یہ بھی کہا کہ قیمتیں بازار کی صورتحال کی بنیاد پر کوآپریٹو سوسائٹیوں اور نجی ڈیریوں کی جانب سے ہی طے کی جاتی رہیں گی۔ لوک سبھا میں ماہی پروری، مویشی پالن اور ڈیری کے وزیر راجیو رنجن سنگھ (عرف للن سنگھ) نے کہا کہ فی الحال دودھ کی قیمتیں کوآپریٹو سوسائٹیاں اور نجی ڈیریاں طے کرتی ہیں، اور اس پروڈکٹ کے لیے ایم ایس پی مقرر کرنے کی کوئی تجویز نہیں ہے۔ وزیر نے کہا کہ حکومت ڈیری فارمرز کے مفادات کے تحفظ، دودھ کی قیمتوں کو مستحکم کرنے، صارفین کے مفادات کے تحفظ اور ملک بھر میں معیار کی نگرانی کو مضبوط بنانے کے لیے کئی اقدامات کر رہی ہے۔ حکومت نے کہا ہے کہ زیادہ سے زیادہ دودھ پیدا کرنے والوں کو منظم شعبے میں لانے کے لیے مارچ 2026 تک گاؤں کی سطح پر 36283 نئی ڈیری کوآپریٹو سوسائٹیاں قائم کی گئی ہیں اور 31150 سوسائٹیوں کو مضبوط کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی روزانہ 168 لاکھ لیٹر دودھ کو ٹھنڈا کرنے کی صلاحیت تیار کی گئی ہے اور 76748 کوالٹی ٹیسٹنگ ڈیوائسز تقسیم کی گئی ہیں۔ روزانہ مجموعی طور پر 418 لاکھ لیٹر دودھ کی پروسیسنگ اور ویلیو ایڈیشن کی صلاحیت والے منصوبوں کو بھی منظوری دی گئی ہے۔ جی ہاں، آپ کی فراہم کردہ معلومات بالکل درست ہیں؛ مہاراشٹر میں 11 اگست 2026 سے دودھ کی قیمتوں میں 2 روپے فی لیٹر کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ ڈیری انڈسٹری کی جانب سے پیداواری اور ٹرانسپورٹیشن اخراجات میں اضافے کے باعث یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔

شیوسینا (شندے) لیڈر کا کارنامہ، کھیت میں جوا خانہ چلا رہے تھے

پولیس نے رات کے وقت چھاپہ مار کر ۱۲ر ملزمین کو گرفتار کرلیا لیکن کلیدی ملزم راجو باگھے فرار ہونے میں کامیاب۔ بلڈانہ ضلع کے کھام گاؤں (دیہی) پولیس نے شیلوڈی شیوارا میں شیوسینا (شندے) کے تعلقہ صدر کے کھیت میں واقع شیڈ پر چھاپہ مارا اور وہاں چل رہے جوئے کے اڈے کا پردہ فاش کیا۔ اس چھاپے میں ۱۲ر ملزمین کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس نے مجموعی طور پر ۸ر لاکھ ۴۳ر ہزار ۸۶۰ر روپے کی اشیا ضبط کی ہیں۔ جوئے کا اڈہ چلانے والا مرکزی ملزم راجو باگھے (رہائشی پمپری گاولی) ہے، جو شیوسینا (شندے) کا تعلقہ سربراہ ہے اور مرکزی وزیر پرتاپ راؤ جادھو کا قریبی سمجھا جاتا ہے۔ کارروائی کے دوران، ملزم راجو باگھے فرار ہوگیا۔ پولیس نے اس کے علاوہ مزید ۱۲ر لوگوں کے خلاف مختلف دفعات کے تحت معاملہ درج کیا ہے۔ فی الحال، کلیدی ملزم کی تلاش جاری ہے، اور کھام گاؤں دیہی پولیس معاملے کی مزید تحقیقات کر رہی ہے۔ خفیہ معلومات کی بنیاد پر، سب ڈویژنل پولیس آفیسر کے دفتر کے پولیس ہیڈ کانسٹیبل یوگیش کاشی ناتھ کووارے اور ان کی ٹیم نے ۷ر اگست ۲۰۲۶ء کی رات تقریباً ایک بج کر ۴۵ر منٹ پر شیلوڈی شیوار کے ایک کھیت میں ٹین کے شیڈ پر اچانک چھاپہ مارا، وہاں ملزمین غیر قانونی طور پر پتے کھیلتے ہوئے پائے گئے۔ وہ سب کمبھاڈ نامی گیم کھیل رہے تھے جو مقامی سطح پر ایک قسم کا جوا ہے۔ گرفتار ملزمین کے نام یوں ہیں: سنجے دیومن شیکوکر (۵۲) سنیل راجندر بھوجانے (۱۹) شوبھم دلیپ بھوجانے (۲۶) رام شولے (۲۷) سچن مدھوکر موہدے (۳۰) پربھاکر سکھدیو تائیڑے (۴۶) نندکشور پرہلاد آرے (۵۱ر) ناصر خان بشیر خان (۴۰) ہانڈے (۳۰) نیوروتی بھگوان ہنگنے (۳۴) شیخ رزاق شفیق (۴۵) ونود جناردھن جادھو (۴۸) جانچ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ یہ جوئے کا اڈہ پمپری گاولی کا رہنے والا راجو باگھے چلا رہا ہے۔ جیسے ہی پولیس نے چھاپہ مارا، ملزم راجو باگھے موقع سے فرار ہوگیا۔ اس معاملے میں، پولیس ہیڈ کانسٹیبل یوگیش کووارے کی شکایت پر کھامگاؤں دیہی پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ خاتون پولیس ہیڈ کانسٹیبل پرتیکشا جادھو اور پولیس ہیڈ کانسٹیبل کرن راوت اعلیٰ افسران کی رہنمائی میں معاملے کی تفتیش کر رہے ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے وہ جلد ہی ملزم راجو کو ڈھونڈ نکالے گی۔ مقامی باشندوں کا کہنا ہے کہ مرکزی وزیر سے تعلقات کی بنا پر راجو کا علاقے میں کافی دبدبہ ہے۔

گڑھے نے جان لے لی، لوگوں کو بچانے والا خود نہ بچ سکا

بھیونڈی: دوسروں کی جان بچانا جس کا پیشہ بھی تھا اور جذبہ بھی، وہی نوجوان آخر کار ایک سڑک کے گڑھے کا شکار ہوگیا۔ تھانے ڈیزاسٹر ریسپانس فورس (TDRF) کے 31 سالہ اہلکار وکاس گورے کی موت نے نہ صرف ان کے اہل خانہ بلکہ پورے تھانے ضلع کو غمزدہ کر دیا ہے۔ حالیہ دنوں میں بھیونڈی کے کوہ نور اپارٹمنٹ عمارت گرنے کے سانحہ میں ملبے تلے دبے افراد کو نکالنے والی ٹیم کے اہم رکن رہے وکاس اب خود ایک ایسے حادثے کا شکار ہوئے، جسے ان کے اہل خانہ اور مقامی شہری انتظامیہ کی غفلت قرار دے رہے ہیں۔ پولیس کے مطابق پیر کی صبح وکاس گورے اپنی رائل اینفیلڈ بلیٹ موٹر سائیکل پر شاہ پور سے تھانے ڈیوٹی کے لیے جا رہے تھے۔ ممبئی۔ ناسک ہائی وے پر بھرانگی ندی پل کے قریب بارش سے بھرے ایک گہرے گڑھے پر موٹر سائیکل چڑھ گئی۔ اچانک توازن بگڑنے سے وہ سڑک پر گر گئے اور ڈیوائیڈر سے ٹکرا گئے۔ شدید سر اور جسمانی چوٹیں آنے کے بعد انہیں فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا، مگر ڈاکٹروں نے علاج کے دوران مردہ قرار دے دیا۔ یہ حادثہ ایک بار پھر ممبئی۔ ناسک ہائی وے کی خستہ حالی اور بارش کے موسم میں جان لیوا ثابت ہونے والے گڑھوں پر سنگین سوال کھڑے کر رہا ہے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ اس شاہراہ پر کئی مقامات پر خطرناک گڑھے موجود ہیں جن کی بار ہا شکایت کے باوجود بروقت مرمت نہیں کی گئی۔ وکاس گورے اپنے پیچھے بیوی کویتا گورے اور ایک سال تین ماہ کی جڑواں بیٹیوں کو چھوڑ گئے ہیں۔ آنسوؤں سے لبریز آواز میں کویتا نے بتایا کہ حادثے سے قبل ان کی شوہر سے آخری بات ہوئی تھی۔ ان کی ایک بیٹی کی طبیعت خراب تھی۔ وکاس نے کہا تھا کہ ڈیوٹی سے واپس آتے ہی بچی کو اسپتال لے جائیں گے۔ لیکن چند گھنٹوں بعد گھر پر ان کی واپسی کی خبر نہیں بلکہ حادثے کی اطلاع پہنچی۔ کویتا کا کہنا ہے کہ ان کے شوہر کی موت کسی قدرتی حادثے سے نہیں بلکہ سڑک پر موجود گڑھے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ انہوں نے حکومت سے مالی امداد، اپنی دونوں بیٹیوں کے مستقبل کا تحفظ اور انصاف کا مطالبہ کیا۔ وکاس کی والدہ کندا بائی گورے نے براہ راست انتظامیہ کو ذمہ دار قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کے بیٹے نے ہمیشہ دوسروں کی زندگیاں بچانے کے لیے اپنی جان خطرے میں ڈالی مگر حکومت محفوظ سڑکیں بھی فراہم نہ کرسکی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت نہ صرف خاندان کی مالی مدد کرے بلکہ متاثرہ خاندان کے ایک فرد کو سرکاری ملازمت بھی دی جائے تاکہ دو معصوم بچیوں کا مستقبل محفوظ ہو سکے۔ وکاس کے بڑے بھائی اجے گورے نے بتایا کہ حادثے کے روز ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ گھر والوں نے آرام کرنے کا مشورہ دیا، مگر انہوں نے یہ کہتے ہوئے ڈیوٹی پر جانے کا فیصلہ کیا کہ انہیں ہنگامی کال موصول ہوئی ہے اور جانا ضروری ہے۔ اجے کے مطابق یہی ان کی آخری ملاقات تھی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اگر سڑک کی بروقت مرمت کی جاتی تو آج ان کا بھائی زندہ ہوتا۔ ٹی ڈی آر ایف کے افسر سچن دوبے نے بتایا کہ وکاس گورے 2019 سے فورس سے وابستہ تھے اور 2024 میں مستقل رکن بنے تھے۔ وہ ہر مشکل آپریشن میں سب سے آگے رہتے تھے۔

بلڈانہ میں قبائلی خاتون نے ایک ساتھ ۴ر بچوں کو جنم دیا

گاؤں میں طبی سہولت نہ ہونے کے سبب گھر ہی پر بغیر ڈاکٹر کی مدد کے ۲۷ر سالہ ریانی کے بچوں کی ولادت ہوئی۔ ہم اکثر جڑواں بچوں یا تینوں بچوں کے ایک ہی وقت میں پیدا ہونے کے بارے میں سنتے ہیں لیکن بلڈانہ کے، قبائلی اکثریتی دیہات چاربین سے تعلق رکھنے والی ریانی پنشارام سستیہ (۲۷) نامی خاتون نے ۵ر اگست کو ایک ہی وقت میں ۴ر بچوں (تین لڑکے اور ایک لڑکی) کو جنم دیا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ گاؤں میں ڈلیوری کیلئے کوئی طبی سہولت دستیاب نہیں ہے، ایسی صورت میں اس خاتون نے بغیر کسی ڈاکٹر کی مدد کے گھر ہی میں ان بچوں کو گھر میں جنم دیا۔ بس گاؤں کی ایک تجربہ کار خاتون نے زچہ کی مدد کی۔ یہ خبر اس وقت سرخیوں میں آئی جب پیدا ہونے والے ان کمزور بچوں کو بہتر دیکھ بھال کیلئے کھام گاؤں کے سرکاری اسپتال منتقل کیا گیا۔ ولادت کے بعد سستیہ خاندان میں خوشی کا ماحول چھا گیا۔ ماں اور بچے کو ابتدائی جانچ کیلئے جلگاؤں جامود کے دیہی اسپتال میں داخل کروایا گیا تھا۔ جب وہاں ڈاکٹروں نے معائنہ کیا تو ماں اور بچوں کی حالت مستحکم تھی، لیکن چونکہ چاروں بچوں کا وزن بہت کم تھا، اسلئے انہیں فوری طور پر ایمبولینس کے ذریعے کھام گاؤں کے سرکاری جنرل اسپتال لے جایا گیا۔ جب کھام گاؤں اسپتال کے ڈاکٹروں نے بچوں کا معائنہ کیا تو انہیں معلوم ہوا کہ ان کا وزن صرف ۹۰۰ر گرام اور ایک کا وزن ایک کلوگرام ہے۔ اسلئے انہیں فوری طور پر ماہر اطفال کی نگرانی میں نوزائیدہ انتہائی نگہداشت کے یونٹ میں داخل کروایا گیا اور علاج شروع کر دیا گیا۔ یاد رہے کہ ریانی کے پہلے ہی ۳ر بچے ہیں۔ اب ۴ر بچوں کی ولادت کے بعد اس کے کل ۷ر بچے ہوگئے ہیں۔ گاؤں کے والوں کے علاوہ ڈاکٹر بھی بچوں کی ولادت پر حیران ہیں۔ ریانی کی طبیعت ٹھیک بتائی جا رہی ہے۔

بارش کے موسم میں حادثات کی روک تھام کے لیے بھیونڈی میونسپل کارپوریشن متحرک، کمزور اور خطرناک درختوں کی مردم شماری شروع

بھیونڈی: مانسون کے دوران درخت گرنے سے پیش آنے والے حادثات کی روک تھام کے لیے بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کے محکمۂ باغات نے شہر بھر میں کمزور، بوسیدہ اور خطرناک درختوں کی نشاندہی کے لیے خصوصی سروے مہم شروع کر دی ہے۔ محکمۂ باغات کے افسر نلیش سنکھے نے بتایا کہ گزشتہ دو برسوں کے دوران شدید بارش کے باعث شہر کے مختلف علاقوں میں درخت گرنے کے متعدد واقعات پیش آئے، جن میں کئی مکانات اور سڑک کنارے کھڑی گاڑیوں کو نقصان پہنچا۔ خوش قسمتی سے ان حادثات میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا، تاہم مستقبل میں ایسے واقعات سے بچنے کے لیے کمزور اور خطرناک درختوں کی باقاعدہ مردم شماری کی جا رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میونسپل کارپوریشن کی جانب سے سال 2022-23 اور 2023-24 میں کیے گئے سروے کے مطابق شہر میں ایک لاکھ 98 ہزار 262 درخت موجود ہیں، جن میں 4 ہزار 768 درخت سرکاری اراضی پر جبکہ ایک لاکھ 84 ہزار 409 درخت نجی اراضی پر واقع ہیں۔ محکمہ کے مطابق رواں مانسون میں اب تک شدید بارش کے باعث 68 درخت جڑ سے اکھڑ کر گر چکے ہیں۔ گزشتہ چند برسوں سے درخت گرنے کے واقعات میں مسلسل اضافہ ہوا ہے، جس کے نتیجے میں مکانات اور گاڑیوں کو لاکھوں روپے کا نقصان پہنچا ہے۔ نلیش سنکھے نے بتایا کہ سروے مکمل ہونے کے بعد خطرناک قرار دیے جانے والے درختوں کی شاخ تراشی یا ضرورت پڑنے پر انہیں ہٹانے کی کارروائی کی جائے گی۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

هم پیش کرتے هیں:
شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروباری شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطه کریں: 75061 00010 = 70399 66616
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

مہاراشٹر ٹیٹ ۲۰۲۶ / پیپر لیک معاملہ:

مبینہ ماسٹر مائنڈ سمیت ۱۵ر ملزمان ۱۷ر اگست تک عدالتی تحویل میں

بھیونڈی: مہاراشٹر ٹیچر اہلیتی ٹیسٹ (TET)-2026 پیپر لیک معاملے میں بھیونڈی کی عدالت نے مبینہ ماسٹر مائنڈ سمیت سبھی 15 ملزمان کو 17 اگست تک عدالتی تحویل میں بھیج دیا ہے۔ دوسری جانب اسپیشل انویسٹی گیشن ٹیم (ایس آئی ٹی) کی جانچ تیزی سے جاری ہے اور پولیس کا دعویٰ ہے کہ اس منظم بین الریاستی ریکیٹ سے جڑے مزید اہم شواہد ہاتھ لگے ہیں۔ جس کے بعد آئندہ دنوں میں مزید گرفتاریوں کا امکان بھی ظاہر کیا جا رہا ہے۔ پیر کے روز پولیس کسٹڈی ختم ہونے پر تمام ملزمان کو بھیونڈی کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ ان میں حال ہی میں عدالت میں خود سپردگی کرنے والا ملزم سونو دیواکر بھی شامل تھا۔ عدالت نے 2 اگست کو اسے ایک دن کی پولیس تحویل میں دیا تھا۔ بعد ازاں پیر کو دیگر ملزمان کے ساتھ دوبارہ پیش کیے جانے پر عدالت نے تمام 15 ملزمان کو 17 اگست تک عدالتی تحویل میں بھیجنے کا حکم دیا۔ واضح رہے کہ اس سنسنی خیز معاملے کا انکشاف 27 جون کو ہوا تھا، جب بھیونڈی پولیس نے ٹی ای ٹی امتحان سے ایک دن قبل تین افراد کو مبینہ طور پر خفیہ سوالیہ پرچوں کے ساتھ گرفتار کیا تھا۔ ابتدائی جانچ میں یہ ثابت ہونے کے بعد کہ برآمد شدہ پرچے 28 جون کو ہونے والے TET امتحان کے تھے، مہاراشٹر اسٹیٹ کونسل آف ایگزامینیشن (MSCE) نے امتحان فوری طور پر منسوخ کر دیا تھا۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے حکومت نے خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دی جس نے جانچ کے دوران ایک منظم بین الریاستی نیٹ ورک کا پردہ فاش کرنے کا دعویٰ کیا۔ تفتیش کے دوران مبینہ ماسٹر مائنڈ بجیندر گپتا کی بیوی سمیت کئی دیگر افراد کو گرفتار کیا گیا جس کے بعد اس کیس میں گرفتار ملزمان کی تعداد بڑھ کر 15 ہوگئی ہے۔ تحقیقات کے دوران ایس آئی ٹی نے مبینہ ماسٹر مائنڈ بجیندر گپتا کو بہار کے سمستی پور سے گرفتار کیا تھا۔ اس کے ساتھ اہم ملزم اندرجیت سنگھ کو بھی حراست میں لیا گیا اور دونوں کو مزید تفتیش کے لیے مہاراشٹر لایا گیا۔ پولیس نے عدالت سے تمام ملزمان کی مشترکہ پوچھ گچھ کی اجازت طلب کرتے ہوئے مؤقف اختیار کیا تھا کہ سازش کے پورے نیٹ ورک، ہر ملزم کے کردار، مالی لین دین اور سوالیہ پرچوں کے پرنٹنگ پریس سے باہر آنے کے طریقہ کار کا پتہ لگانے کے لیے آمنے سامنے تفتیش ضروری ہے۔ عدالت نے اس بنیاد پر پہلے پولیس کسٹڈی میں توسیع بھی دی تھی۔ تفتیشی حکام کے مطابق مشترکہ پوچھ گچھ کے دوران مالی لین دین، رقم کی منتقلی، ہر ملزم کے کردار اور پیپر لیک کے پورے نظام سے متعلق اہم معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ جبکہ ڈیجیٹل شواہد اور رابطوں کا بھی باریک بینی سے جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اس معاملے کی تفتیش کر رہے اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس وجے مراٹھے نے ہفت روزہ قومی تدبیر کو بتایا کہ جانچ کئی اہم سمتوں میں آگے بڑھ رہی ہے اور متعدد ایسے شواہد ملے ہیں جو مزید افراد کے اس ریکیٹ سے جڑے ہونے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سازش میں ملوث کسی بھی شخص کو بخشا نہیں جائے گا اور جانچ آگے بڑھنے کے ساتھ مزید گرفتاریاں عمل میں آسکتی ہیں۔ پولیس کے مطابق ٹیٹ 2026 پیپر لیک کسی ایک ریاست تک محدود معاملہ نہیں بلکہ ایک منظم بین الریاستی نیٹ ورک کا نتیجہ ہے۔ ایس آئی ٹی اب ڈیجیٹل ریکارڈ، مالی لین دین اور ملزمان کے درمیان رابطوں کی کڑیوں کا تفصیلی جائزہ لے رہی ہے۔ تفتیشی حکام کے مطابق آنے والے دنوں میں اس معاملے میں مزید اہم انکشافات اور کارروائی کا امکان ہے۔

غزہ میں داخل امدادی اشیاء میں ۳۳ رفیصد اضافہ، بڑی پابندیاں برقرار

اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق غزہ میں داخل ہونے والی امدادی اشیاء میں ۳۳ رفیصد اضافہ ہوا ہے، تاہم بڑی پابندیاں اب بھی برقرار ہیں

اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق جولائی میں غزہ کی پٹی میں انسانی امداد کی فراہمی میں اضافہ ہوا ہے، لیکن خبردار کیا کہ اہم پابندیاں اب بھی برقرار ہیں، جبکہ پوری علاقے میں انسانی ضروریات انتہائی زیادہ ہیں۔ نائب ترجمان فرحان حق نے صحافیوں کو بتایا، اقوام متحدہ کے ذریعے جمع کردہ اعداد و شمار کے مطابق، جون کے مقابلے میں جولائی میں ہم اور ہمارے شراکت دار غزہ میں جو اشیاء لانے میں کامیاب ہوئے، ان کے حجم میں ۳۳ رفیصد اضافہ ہوا۔ یہ ۵۵۰۰۰ ر سے زیادہ پیلیٹس امداد، تقریباً ۳۵۰۰۰ ر میٹرک ٹن، یا ۲۶۰۰ ر ٹرک لوڈ ہیں، جو ہمیں فروری کے آخر میں علاقائی کشیدگی بڑھنے سے قبل ریکارڈ کی گئی سطحوں کے قریب لے آتے ہیں۔ حق نے کہا کہ ان اشیاء میں سے تقریباً ۶۰ ر فیصد خوراک تھی، جبکہ اس کے بعد رہائش، پانی، صفائی ستھرائی، حفظان صحت اور صحت کی اشیاء کی مقدار شامل تھی۔ انہوں نے مزید کہا، ''پھر بھی، ہمارے انسانی ہمدردی کے شراکت داروں نے خبردار کیا کہ غزہ میں داخل ہونے کی اجازت دی جانے والی اشیاء کی اقسام پر پابندیاں برقرار ہیں۔'' نائب ترجمان نے مقبوضہ مغربی کنارے میں انسانی صورتحال کا بھی ذکر کیا، جہاں اقوام متحدہ اور انسانی ہمدردی کے شراکت داروں نے اسرائیلی فوج کی دو روزہ کارروائی کے بعد یروشلم میں قلندیا کیمپ کا دورہ کیا۔ حق نے کہا، ''جب اسرائیلی فوجیوں نے ان کے گھروں میں وقت گزارا، ہماری ٹیموں نے مکانات اور کاروباروں کو وسیع پیمانے پر نقصان پہنچا ہوا پایا، اور درجنوں خاندانوں نے دروازوں، کھڑکیوں اور فرنیچر کو نقصان پہنچنے کی اطلاع دی۔ بعد ازاں بہت سے لوگوں نے نمایاں مالی نقصانات کی اطلاع دی۔'' واضح رہے کہ اکتوبر ۲۰۲۳ء میں اسرائیل کی طرف سے غزہ کی پٹی پر نسل کشی کی جنگ شروع کرنے کے بعد سے، اسرائیلی فوج اور آبادکاروں نے مقبوضہ مغربی کنارے میں حملے تیز کر دیے ہیں، جس کے نتیجے میں سرکاری فلسطینی اعداد و شمار کے مطابق کم از کم ۱۱۸۲ ر فلسطینی ہلاک، تقریباً ۱۳۰۰۰ ر زخمی اور تقریباً ۲۵۰۰۰ ر گرفتار ہو چکے ہیں۔ سویڈن سے تعلق رکھنے والے معروف اداکار گستاف اسکارشگارڈ (Gustaf Skarsgård)، جنہیں دنیا بھر میں مقبول تاریخی ڈرامہ ''Vikings'' میں Floki کے کردار سے غیر معمولی شہرت ملی، نے فلسطینی عوام کے حق میں کھل کر آواز اٹھاتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اپنے مؤقف کے باعث کسی بھی ممکنہ ردعمل یا تنقید سے خوفزدہ نہیں ہیں۔ اسکارشگارڈ نے ''Free Palestine, Free Marwan'' مہم کی حمایت میں جاری کیے گئے ایک ویڈیو پیغام میں کہا کہ ''میں اس مہم کی پورے دل سے حمایت کرتا ہوں۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''مجھے صرف اس بات پر شرمندگی محسوس ہوتی ہے کہ میں صرف ایک ٹی شرٹ پہن رہا ہوں، جبکہ دوسرے لوگ غزہ کی ناکہ بندی توڑنے کے لیے کشتیوں پر جا رہے ہیں یا میدانِ عمل میں رہ کر رپورٹنگ کرتے ہوئے اپنی جانیں خطرے میں ڈال رہے ہیں۔'' اداکار نے اپنے پیغام میں واضح کیا کہ ''میں فلسطینیوں کی حمایت کے نتائج سے نہیں ڈرتا۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''فلسطین کو آزادی ملنی چاہیے۔ قبضہ ختم ہونا چاہیے اور غیر قانونی بستیاں بھی ختم ہونی چاہئیں۔ جب تک فلسطین آزاد نہیں ہوگا، کوئی بھی حقیقی معنوں میں آزاد نہیں ہو سکتا۔'' گستاف اسکارشگارڈ نے اپنے ابتدائی تذبذب کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ کسی ردعمل کے خوف کی وجہ سے خاموش نہیں تھے، بلکہ انہیں محسوس ہوتا تھا کہ ان کا علامتی اظہار ان لوگوں کی قربانیوں کے مقابلے میں بہت چھوٹا ہے جو غزہ کی ناکہ بندی ختم کرانے یا وہاں سے دنیا کو حقائق پہنچانے کے لیے عملی میدان میں موجود ہیں۔ یہ ویڈیو ۵ ر اگست ۲۰۲۶ کو ''Free Palestine, Free Marwan'' مہم اور اس سے وابستہ متعدد سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر جاری کیا گیا، جس کے بعد اسکارشگارڈ کا بیان مختلف بین الاقوامی پلیٹ فارمز پر بھی تیزی سے وائرل ہو گیا۔ تاہم دستیاب ذرائع میں یہ نہیں بتایا گیا کہ ویڈیو کب ریکارڈ کی گئی تھی یا اداکار نے یہ بیان کس وقت دیا تھا۔ گستاف اسکارشگارڈ ہالی ووڈ اور یورپی فلمی دنیا کے ان فنکاروں میں شامل ہو گئے ہیں جنہوں نے حالیہ برسوں میں فلسطینی عوام کے حق میں کھل کر موقف اختیار کیا ہے۔

برطانیہ میں جنوبی ایشیائی باشندوں پر شک و شبہات کے بادل گھرے ہوئے

اسلام آباد: ایک حالیہ تجزیاتی مضمون میں کہا گیا ہے کہ برطانیہ میں گرومنگ گینگز کی تحقیقات دوبارہ شروع ہونے اور بعض پاکستانی نژاد ملزمان سے متعلق نئے انکشافات کے بعد برطانیہ کی جنوبی ایشیائی برادری پر بھی منفی اثرات پڑ رہے ہیں۔ چند افراد کے جرائم کی وجہ سے پورے پاکستانی، بھارتی، بنگلہ دیشی اور سری لنکن پس منظر رکھنے والے لوگوں کو شک کی نظر سے دیکھنا ناانصافی ہے۔ مضمون کے مطابق مسئلے کو صرف نسل یا مذہب سے جوڑنا درست نہیں۔ اصل مسائل میں مردانہ بالادستی، کمزور ادارے، سیاسی عدمِ احتساب، خواتین اور بچوں کے خلاف تشدد پر خاموشی، اور متاثرین کو موردِ الزام ٹھہرانے کے رویے شامل ہیں۔ پاکستان میں جنسی تشدد، بچوں کے ساتھ زیادتی، غیرت کے نام پر قتل اور گھریلو تشدد جیسے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے مضمون اداروں کی کمزوری اور کم سزا پانے کی شرح پر تنقید کرتا ہے۔ مضمون یہ بھی کہتا ہے کہ خواتین کے لباس، رویے یا نقل و حرکت کو جنسی تشدد کی وجہ قرار دینا خطرناک سوچ ہے، کیونکہ اس سے اصل ذمہ داری مجرم کے بجائے متاثرہ فرد پر منتقل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ''خاندانی عزت'' کے نام پر خواتین سے خاموشی اور فرمانبرداری کی توقع کرنا بھی ایسے ماحول کو فروغ دے سکتا ہے جہاں مجرموں کو تحفظ ملتا ہے۔ ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ تنقید کو فوراً اسلاموفوبیا یا پاکستان مخالف پروپیگنڈا قرار دینا اصلاح کی راہ میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔ مضمون برطانیہ کی مثال دیتے ہوئے کہتا ہے کہ وہاں بھی نسل پرستی کے الزامات یا سیاسی حساسیت کے خوف سے اداروں نے بعض معاملات میں طویل عرصے تک مؤثر کارروائی نہیں کی، جس سے بچوں کو نقصان پہنچا۔ مضمون اس بات پر زور دیتا ہے کہ جرم کی ذمہ داری ہمیشہ فرد کی ہوتی ہے، پوری قوم یا برادری کی نہیں۔ برطانوی پاکستانیوں کی اکثریت جرائم کو مسترد کرتی ہے اور معاشرے میں مثبت کردار ادا کرتی ہے۔ اسی طرح برطانوی بنگلہ دیشی، بھارتی اور دیگر جنوبی ایشیائی افراد کو ایسے جرائم کے لیے ذمہ دار سمجھنا جن سے ان کا کوئی تعلق نہیں، سراسر ناانصافی اور تعصب ہے۔ آخر میں مضمون کا مؤقف ہے کہ پاکستان کو بیرونی تنقید کو صرف تعصب سمجھ کر رد کرنے کے بجائے بچوں کے تحفظ، خواتین کے خلاف تشدد، سیاسی احتساب اور ادارہ جاتی ناکامیوں پر سنجیدہ اندرونی بحث اور اصلاحات کرنی چاہئیں۔ مصنف کے مطابق حقیقی عزت دفاعی قوم پرستی سے نہیں بلکہ اپنی خامیوں کو تسلیم کر کے انہیں درست کرنے کی جرأت سے حاصل ہوتی ہے۔ مضمون کے مطابق چند افراد کے جرائم کی بنیاد پر پوری جنوبی ایشیائی برادری کو موردِ الزام ٹھہرانا غلط ہے، لیکن معاشرے میں موجود حقیقی مسائل بالخصوص خواتین اور بچوں کے خلاف تشدد، پدرشاہی رویوں اور ادارہ جاتی کمزوری کو نظرانداز کرنا بھی درست نہیں۔

بلوچستان میں کئی بڑے شہروں میں کرفیو نافذ، تربت اور کوئٹہ میں سیکیورٹی ہائی الرٹ

بلوچستان کے ضلع خضدار، قلات، نوشکی، سوراب اور تحصیل زہری میں کرفیو باعث معمولاتِ زندگی متاثر ہیں

کوئٹہ: بلوچستان کے ضلع خضدار، قلات، نوشکی، سوراب اور تحصیل زہری میں کرفیو باعث معمولاتِ زندگی متاثر ہیں، جبکہ کوئٹہ اور تربت میں فورسز حکام کی جانب سے سیکیورٹی ہائی الرٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق بلوچستان حکومت نے فورسز حکام کی ہدایات پر بلوچستان کے مختلف بڑے شہروں میں کرفیو یا سخت پابندیاں نافذ کر دی ہیں، جبکہ کوئٹہ میں سیکیورٹی ہائی الرٹ کے تحت ریڈ زون کو سیل کر دیا گیا ہے۔ وزیر داخلہ بلوچستان نے شہروں میں کرفیو کے نفاذ کی میڈیا رپورٹس کی تردید کی ہے، تاہم مقامی سطح پر انتظامیہ کو ہدایات جاری کیے جانے کی اطلاعات ہیں کہ وہ شام 6 بجے سے قبل دکانیں اور کاروباری مراکز بند کرا دیں۔ قلات شہر میں حکام نے شام ہوتے ہی دکانیں بند رکھنے اور شہریوں کو گھروں میں رہنے کی ہدایت کی ہے، جبکہ شہر میں پاکستانی فورسز کی بھاری نفری موجود ہے اور داخلی و خارجی راستوں کو بند کر دیا گیا ہے۔ قلات سے اطلاعات کے مطابق پاکستانی فورسز نے شہر کے کئی اہم شاہراہوں پر خندقیں کھود دی ہیں، جبکہ فورسز کی جانب سے کوئٹہ کراچی شاہراہ پر بھی خندقیں کھودنے اور ٹریفک معطل کئے جانے کے اطلاعات ملی ہیں۔ گزشتہ روز خضدار میں بھی شام 6 بجے کے بعد کاروباری مراکز بند رکھنے کا حکم دیا گیا ہے، جس کا نفاذ تاحکمِ ثانی جاری رہے گا۔ اسی طرح آج تربت میں سیکیورٹی تھریٹ کے باعث ایف سی اور پولیس کی اضافی نفری شہر کے مختلف مقامات پر تعینات کی گئی ہے، جبکہ داخلی و خارجی راستوں پر نگرانی اور چیکنگ کا عمل مزید سخت کر دیا گیا ہے، تربت میں گزشتہ کئی روز سے دفعہ 144 بھی نافذ ہے۔ بلوچستان کے مرکزی شہر کوئٹہ کے بلوچ اکثریتی علاقوں میں مزید ایف سی اہلکار تعینات کر دیے گئے ہیں، جبکہ شہر کے ریڈ زون کو مکمل طور پر سیل کر دیا گیا ہے۔ کوئٹہ میں گزشتہ روز پولیس حکام نے تھریٹ الرٹ جاری کرتے ہوئے دعویٰ کیا تھا کہ بلوچ لبریشن آرمی کے چار ہزار جنگجو شہر کو نشانہ بنا سکتے ہیں، تاہم بعد ازاں حکومتی ترجمان نے پولیس کے اس نوٹیفکیشن کی میڈیا رپورٹس میں تردید کر دی تھی۔ ادھر ضلعی انتظامیہ سوراب نے ضلع میں سیکیورٹی صورتحال کے پیشِ نظر 6 اگست 2026 کی شام 6 بجے سے 8 اگست کی صبح 6 بجے تک کرفیو نافذ کرنے کا حکم دیتے ہوئے دکانیں اور کاروباری مراکز بند کرا دیے ہیں۔ بلوچ سیاسی اور انسانی حقوق کے کارکن اومر کریم نے بین الاقوامی فورمز پر پاکستان کی جانب سے کشمیر کے مسئلے کو اٹھانے پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسلام آباد سفارتی مہمات کے ذریعے اپنے ہی انسانی حقوق کے ریکارڈ سے توجہ ہٹانے کی کوشش کر رہا ہے۔ کریم نے ایک پریس ریلیز میں 5 اگست کو فرانس میں پاکستانی سفارتخانے کی جانب سے یوم استحصال کشمیر کے موقع پر منعقد ہ تقریب کی مذمت کی اور اسے پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے توجہ ہٹانے کی کوشش قرار دیتے ہوئے ''شرمناک اور کھوکھلی'' سرگرمی قرار دیا۔

پاکستان میں مال بردار ٹرانسپورٹرز کی ملک گیر غیر معینہ ہڑتال، حکومتی مذاکرات ناکام

اسلام آباد: پاکستان میں گڈز ٹرانسپورٹرز نے حکومت کے ساتھ مذاکرات کسی نتیجے پر نہ پہنچنے کے بعد ہفتے سے ملک گیر غیر معینہ مدت کی ''پہیہ جام'' ہڑتال شروع کرنے کا اعلان کیا ہے، جس کے باعث ملک بھر میں سامان کی ترسیل متاثر ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ ٹرانسپورٹرز اور حکومتی نمائندوں کے درمیان مطالبات پر ہونے والے مذاکرات میں کوئی پیش رفت نہ ہو سکی، جس کے بعد ٹرانسپورٹ تنظیموں نے احتجاج جاری رکھنے اور مال بردار گاڑیاں سڑکوں سے ہٹانے کا فیصلہ کیا۔ ٹرانسپورٹرز کا کہنا ہے کہ ان کے مسائل اور مطالبات طویل عرصے سے زیر التوا ہیں، لیکن حکومت کی جانب سے عملی اقدامات نہیں کیے گئے۔ انہوں نے واضح کیا کہ مطالبات تسلیم ہونے تک ملک بھر میں مال بردار ٹرانسپورٹ معطل رہے گی۔ ملک گیر ہڑتال کے باعث بندرگاہوں، صنعتی علاقوں اور بڑی منڈیوں سے اشیائے ضروریہ، خام مال اور دیگر سامان کی نقل و حمل متاثر ہونے کا امکان ہے۔ طویل ہڑتال کی صورت میں صنعتوں اور کاروباری سرگرمیوں کے ساتھ روزمرہ استعمال کی اشیا کی سپلائی بھی دباؤ کا شکار ہو سکتی ہے۔ ٹرانسپورٹرز نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ان کے تحفظات دور کرنے کے لیے فوری اور سنجیدہ اقدامات کیے جائیں تاکہ ہڑتال ختم کر کے ملک بھر میں سامان کی ترسیل بحال کی جا سکے۔

تبت کی پارلیمنٹ نے چین کے شوگر کوٹڈ اتحاد قانون کے خلاف مہم چلائی

دھرمشالہ: 17 ویں تبت کی جلاوطن پارلیمنٹ کی ڈپٹی سپیکر ڈولما تسیرنگ تیکھا نگ نے جمعہ کو کہا کہ جلاوطن تبتی مقننہ نے چین کے نسلی اتحاد اور ترقی کے قانون کے خلاف عالمی سطح پر رسائی کی مہم شروع کی ہے، عالمی رہنماؤں، بین الاقوامی تنظیموں اور انسانی حقوق کے گروپوں پر زور دیا ہے کہ وہ اس قانون سازی کا نوٹس لیں جس سے ثقافتی آزادی کے متنوع فنڈز کو خطرہ ہے۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے، تیکھا نگ نے کہا کہ جلاوطن تبتی پارلیمنٹ نے سربراہان مملکت، پارلیمانی رہنماؤں، اقوام متحدہ کے اداروں، یورپی پارلیمنٹ، انسانی حقوق کی تنظیموں اور مذہبی اور بین المذاہب رہنماؤں کو ایک کھلا خط بھیجا ہے جس میں چین کے نافذ کردہ قانون پر تحفظات کو اجاگر کیا گیا ہے۔ ایک عالمی اقدام کے ایک حصے کے طور پر، تبتی پارلیمنٹ میں جلاوطنی نے تمام سربراہان مملکت، پارلیمنٹ کے رہنماؤں اور اراکین، اقوام متحدہ کے اداروں، یورپی پارلیمنٹ کے اداروں، انسانی حقوق کی تنظیموں، مذہبی رہنماؤں اور بین المذاہب رہنماؤں کو ایک کھلا خط لکھا ہے۔ تیکھا نگ کے مطابق، قانون سازی کو اتحاد کو فروغ دینے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے لیکن عملی طور پر، نسلی اقلیتوں کے حقوق کو مجروح کرتا ہے۔ ''یہ ایک قانون ہے جو شوگر کوٹڈ ہے۔ یہ کہتا ہے کہ اتحاد، لیکن اتحاد کا مطلب ان تمام لوگوں کے ساتھ ناانصافی ہے جو کمیونسٹ قیادت میں رہتے ہیں، جیسے تبتی، اویغور، جنوبی منگولیا اور تمام غیر ہان لوگ۔

ہائی ٹیک مصنوعات کی مضبوط مانگ کے باوجود جولائی میں چین کی برآمدات میں قدرے کمی آئی

بیجنگ: ہائی ٹیک الیکٹرانکس اور گاڑیوں کی مضبوط مانگ کے باوجود چین کی برآمدات جولائی میں اس سے پہلے کے مقابلے میں قدرے کم ہوئیں۔ جمعہ کو جاری ہونے والے کسٹمز کے اعداد و شمار کے مطابق چین کا تجارتی سرپلس جون میں 6.125 بلین ڈالر سے کم ہو کر 5.112 بلین ڈالر رہ گیا۔ جولائی میں برآمدات میں ایک سال پہلے کے مقابلے میں تقریباً 24 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ جون میں 27 فیصد اضافہ ہوا۔ درآمدات میں سال بہ سال 5.27 فیصد اضافہ ہوا، لیکن یہ جون کے 36 فیصد اضافے سے کم تھا۔ تجزیہ کاروں نے کہا کہ سمندری طوفانوں کی وجہ سے بندرگاہ کے کاموں میں رکاوٹوں نے تجارت کو سست کرنے میں مدد کی۔ کیپٹل اکنامکس کے جولین ایونز۔ پرچرڈ نے ایک رپورٹ میں کہا، چینی تجارت میں تیزی نے جولائی میں ایک ٹچ کو سست کر دیا، لیکن بڑی تصویر یہ ہے کہ برآمدات اور درآمدی قدریں بلند رہیں، جس کی مدد سے الیکٹرانکس اور گرین ٹیک مصنوعات کی عالمی مانگ میں اضافہ ہوا'' انہوں نے کہا کہ ایران کی جنگ نے مشرق وسطیٰ سے ایلومینیم کی ترسیل میں مداخلت کی جس کے نتیجے میں دھات کی چینی برآمدات میں اضافہ ہوا۔ تجارتی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ چین زیادہ تر کم لاگت والی مینوفیکچرنگ فراہم کرنے سے جدید مینوفیکچرنگ کے لیے اہم مشینری اور اجزاء کی فراہمی تک مکمل طور پر منتقل ہو چکا ہے۔ ہائی ٹیک اشیاء کی برآمدات میں جنوری سے جولائی کے دوران تقریباً 41 فیصد کا اضافہ ہوا جو گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں تھا، جبکہ گاڑیوں کی ترسیل میں 55 فیصد اور الیکٹرانکس اور مشینری کی مجموعی برآمدات میں 26 فیصد اضافہ ہوا۔ اس سال کے پہلے سات مہینوں میں امریکہ کو چین کی برآمدات میں سال بہ سال صرف 6.2 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ امریکہ سے درآمدات میں 4.1 فیصد اضافہ ہوا۔ یورپی یونین کو برآمدات میں تقریباً 17 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ جنوب مشرقی ایشیا کو برآمدات، جو کہ ایک بلاک کے طور پر اب چین کا سب سے بڑا تجارتی پارٹنر ہے، میں 25 فیصد اضافہ ہوا۔

پاکستان مقبوضہ گلگت بلتستان میں سیلاب متاثرین حکومتی امداد سے محروم۔ فوری مدد کی اپیل

غذر (بلوچستان): پاکستان مقبوضہ گلگت بلتستان کے ضلع غذر میں تباہ کن سیلاب سے متاثرہ خاندانوں نے الزام عائد کیا ہے کہ شدید تباہی کے باوجود انہیں حکومت کی جانب سے اب تک مناسب امداد نہیں مل سکی۔ متاثرین نے حکام سے فوری ریلیف اور بحالی کے اقدامات کا مطالبہ کیا ہے۔ سیلاب سے علاقے میں مکانات، دکانیں، فصلیں اور زرعی زمین بری طرح متاثر ہوئی ہیں، جس کے باعث متعدد خاندان اپنی رہائش کے ساتھ ساتھ روزگار کے ذرائع سے بھی محروم ہو گئے ہیں۔ متاثرہ رہائشیوں احسن علی اور محمد خان نے بتایا کہ سیلاب نے ان کی فصلیں، گھر اور کاروبار تباہ کر دیے۔ انہوں نے چیف سیکریٹری، متعلقہ وزراء اور فورس کمانڈر سے اپیل کی کہ وہ متاثرہ خاندانوں کی مدد کے لیے فوری اقدامات کریں۔ مقامی لوگوں کے مطابق تباہ شدہ سڑکوں کو دوبارہ بحال کرنے کے لیے ایک ایکسکیویٹر تعینات کیا گیا ہے، تاہم بڑے پیمانے پر درکار امدادی اور بحالی کی سرگرمیاں اب بھی ناکافی ہیں۔ متاثرین کا کہنا ہے کہ سیلاب صبح سویرے آیا جس کے باعث لوگوں کو سنبھلنے کا موقع نہیں ملا اور بڑے پیمانے پر نقصان ہوا۔ کئی خاندانوں کا ذریعہ معاش مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے اور وہ اپنے مستقبل کے حوالے سے شدید غیر یقینی صورتحال کا شکار ہیں۔ متاثرین نے حکومتی ردعمل پر مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وسیع پیمانے پر تباہی کے باوجود انہیں ابھی تک کوئی قابل ذکر سرکاری امداد نہیں ملی۔

بنگلہ دیش میں امن و امان

برقرار رکھنے کی ذمہ دار حکمران جماعت ہے: اپوزیشن لیڈر

ڈھاکہ: پارلیمنٹ میں قائد حزب اختلاف اور بنگلہ دیش جماعت اسلامی کے امیر ڈاکٹر شفیق الرحمن نے آج کہا کہ ملک میں امن و امان برقرار رکھنے کی ذمہ داری حکمران جماعت پر عائد ہوتی ہے، جسے یقینی بنانے کے لیے ضروری اقدامات کرنے چاہئیں۔ ''تاہم، ہم نے طویل عرصے سے حکمران کی طرف سے تشدد کو جنم لیتے دیکھا ہے۔ سیاست میں جسمانی تشدد کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ بنگلہ دیش کی پیدائش کے بعد سے، سیاست میں پٹھوں کی طاقت کا استعمال ہوتا رہا ہے، اور کوئی بھی حکومت اس عمل سے آزاد نہیں ہو سکی۔ وہ باگیرہاٹ سرکٹ ہاؤس آڈیٹوریم میں صحافیوں اور میڈیا ورکرس کے ساتھ تبادلۂ خیال اجلاس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کر رہے تھے۔ عوامی لیگ کے حوالے سے شفیق الرحمان نے کہا کہ پارٹی ابھی سیاست میں واپس آنے کے قابل نہیں ہے کیونکہ اس نے ملک کی سیاست کو تباہ کر کے دہشت کا راج قائم کر دیا ہے۔ انہوں نے بے شمار لوگوں کو لاپتہ کیا، اور جو لوگ لاپتہ ہوئے وہ سب واپس نہیں آئے۔ ایسے حالات میں اگر عوامی لیگ کسی نئے روپ میں سیاست میں واپس آتی ہے تو یہ قوم کے لیے افسوسناک ہوگا'' انہوں نے مزید کہا کہ پارٹی مسلسل اشتعال انگیزی میں مصروف رہی۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ ایک ایسی پارٹی کے ارکان جس نے قتل، جبری گمشدگیاں اور ایک پوری نسل کے خلاف بغیر کسی پچھتاوے کے، محض اپنی تعداد بڑھانے کے لیے کسی دوسری پارٹی میں لانا ناانصافی اور گھناؤنا فعل ہوگا۔ تاہم، ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت کو حسینہ کو واپس لانے کی ذمہ داری قبول کرنی چاہیے۔ اسے مقدمے کا سامنا کرنا چاہیے۔ میڈیا کی آزادی کے حوالے سے ان کا کہنا تھا کہ ''ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ میڈیا مکمل طور پر آزاد ہے، ہر حکومت نے دعویٰ کیا ہے کہ میڈیا مکمل طور پر آزاد ہے، لیکن میں نے کبھی اس پر یقین نہیں کیا اور نہ ہی اب بھی مانتا ہوں، تاہم میڈیا کو آزاد ہونا ضروری ہے۔'' گیس، بجلی اور ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ ''بھوت بلوں'' کے بارے میں بات کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ لوگوں کی زندگیاں مشکل سے مشکل ہوتی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دو ماہ سے گھوسٹ بل آ رہے ہیں، آپ نے بجلی فراہم نہیں کی، پھر بھی بل دوگنا ہو گئے، اس کے خلاف بولنے والوں کو وزارت کی طرف سے دھمکیاں دی جا رہی ہیں، ایسا کیوں ہو رہا ہے، ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ حکومت کی کارکردگی پر، انہوں نے کہا کہ عوام بالآخر حکمران جماعت کو اس کی پانچ سالہ مدت کے بارے میں فیصلہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکمران جماعت کہے کہ حکومت کامیاب ہوئی یا ناکام۔ عوام پہلے ہی اپنا فیصلہ دے رہے ہیں۔

پاکستان حقوق کمیشن نے

غیر ملکی پریس کے لیے نئے قوانین پر تشویش کا اظہار کیا

اسلام آباد: ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان اور پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس نے میڈیا کی آزادی کے حوالے سے تشویش کا اظہار کیا ہے جب حکومت کی جانب سے غیر ملکی میڈیا کے اہلکاروں کو خبروں کی کوریج کے لیے اسلام آباد، لاہور اور کراچی سے باہر کسی بھی شہر میں سفر کرنے کی اجازت لینے کا حکم دیا گیا تھا۔ پاکستانی حقوق کمیشن نے بدھ کے روز فارن میڈیا فیسیلیٹیشن گائیڈ لائنز 2026 کے بارے میں ایک بیان میں نوٹ کیا کہ صحافیوں کو ملک کے بڑے حصوں سے رپورٹ کرنے کے لیے ریاستی منظوری حاصل کرنے کی ضرورت ایک مشتبہ پیغام بھیجتی ہے کہ تنقیدی رپورٹنگ ناپسندیدہ ہے۔ اپنی گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے، کمیشن نے کہا کہ یہ قواعد صحافت کو سہولت فراہم کرنے کے بجائے خبروں کے اجتماع پر بیوروکریٹک کنٹرول کو مستقل طور پر ادارہ جاتی بنائیں گے اور مفاد عامہ کے معاملات پر آزادانہ رپورٹنگ کو روکیں گے۔ یہ پاکستان میں میڈیا کی آزادی پر پابندیوں کے بڑھتے ہوئے انداز میں تازہ ترین ہے۔ رپورٹنگ پر من مانی پابندیوں اور بڑھتے ہوئے سنسرشپ سے لے کر قانونی اور انتظامی رکاوٹوں تک، آزاد صحافت کی جگہ سکڑتی جا رہی ہے۔ اس نے حکومت پر زور دیا کہ وہ'' پابندی والے اقدامات کو واپس لے اور آزادی اظہار کے تحفظ کے لیے اپنی آئینی اور بین الاقوامی ذمہ داری کو برقرار رکھے''۔ اسی طرح، پی ایف یو جے نے نئے قوانین کی سخت مذمت کی اور انہیں آزادی صحافت پر پابندیاں قرار دیا۔ جمعرات کو جاری ہونے والے ایک بیان میں، پی ایف یو جے کے صدر افضل بٹ اور سیکرٹری جنرل ارشد انصاری نے کہا کہ رہنما اصول ''آزادی اظہار پر حملہ اور آزادی صحافت پر قدغن لگاتے'' کے مترادف ہیں۔ اس نے نشاندہی کی کہ ''حکومت نے نہ صرف غیر ملکی صحافیوں پر بڑے شہروں کے علاوہ پاکستان کے بیشتر علاقوں کا دورہ کرنے پر پابندی عائد کر رکھی ہے، بلکہ انہوں نے بین الاقوامی میڈیا اداروں کے ساتھ کام کرنے والے پاکستانی میڈیا پرسنز کی نقل و حرکت پر بھی پابندی لگا دی ہے۔ پی ایف یو جے کے رہنماؤں نے پوچھا کہ انہیں خود بھی ان علاقوں کا دورہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس نوٹیفکیشن کے بعد غیر ملکی نامہ نگار اور ان کے پاکستانی ساتھی اپنے پیشہ ورانہ فرائض کیسے سرانجام دے سکتے ہیں؟۔

پاکستان میں اتحاد المجاہدین کی جڑیں گہری، پاکستان کا عروج اور بڑھتا ہوا خطرہ

اتحاد المجاہدین پاکستان ایک ایسا عسکری اتحاد ہے جس میں حافظ گل بہادر گروپ، حرکت انقلابِ اسلامی پاکستان اور لشکر اسلام شامل ہیں

اسلام آباد: اتحاد المجاہدین پاکستان ایک ایسا عسکری اتحاد ہے جس میں حافظ گل بہادر گروپ، حرکت انقلابِ اسلامی پاکستان اور لشکرِ اسلام شامل ہیں۔ ایک حالیہ مضمون کے مطابق یہ اتحاد 11 اپریل 2025 کو وجود میں آیا اور خاص طور پر خیبر پختونخوا میں پاکستان کے عسکریت پسند منظرنامے کو تبدیل کر رہا ہے۔ اتحاد المجاہدین پاکستان ایک الگ واحد تنظیم کے بجائے مختلف عسکری گروہوں کے لیے ایک چھتری نما اتحاد کے طور پر کام کرتا ہے، جس میں گروہ معلومات کا تبادلہ، مشترکہ کارروائیاں، میڈیا مہمات اور پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ مضمون کے مطابق اتحاد المجاہدین پاکستان میں حافظ گل بہادر گروپ سب سے زیادہ تجربہ کار اور بااثر دھڑا ہے۔ حافظ گل بہادر کو ایک طاقتور عسکری کمانڈر کے طور پر پیش کیا گیا ہے، اور اتحاد المجاہدین پاکستان کے قیام سے اس کے اثر و رسوخ، عملی صلاحیت اور قبائلی علاقوں میں تنظیمی نیٹ ورک میں اضافہ ہوا ہے۔ اتحاد المجاہدین پاکستان اپنے بیانیے میں مغرب مخالف جذبات، پاکستانی قوم پرستی اور جہادی نظریات کو یکجا کرتا ہے۔ اس کے وابستہ میڈیا پلیٹ فارم عسکری کارروائیوں، تربیتی سرگرمیوں، تقاریر اور تنظیمی مواد کو نشر کرتے ہیں۔ مضمون کے مطابق 2026 میں اتحاد المجاہدین پاکستان اور اس سے وابستہ گروہوں نے سیکیورٹی فورسز کے خلاف مختلف طریقۂ کار استعمال کیے، جن میں: خودکش حملے، بارودی سرنگوں اور IEDs کا استعمال، راکٹ حملے، سنائپر حملے، سیکیورٹی چوکیوں پر حملے، فوجی قافلوں پر گھات لگا کر حملے، کواڈ کاپٹر ڈرونز کے ذریعے حملے شامل ہیں۔ خاص طور پر ڈرونز کے استعمال کو ایک اہم تبدیلی قرار دیا گیا ہے۔ مضمون کے مطابق عسکریت پسند چھوٹے ڈرونز میں دھماکہ خیز مواد نصب کر کے سیکیورٹی چوکیوں اور گاڑیوں کو نشانہ بنانے کی صلاحیت پیدا کر رہے ہیں۔ ڈیجیٹل پروپیگنڈا اور بیانیہ اتحاد المجاہدین پاکستان صرف زمینی کارروائیوں تک محدود نہیں بلکہ ڈیجیٹل جنگ پر بھی توجہ دے رہا ہے۔ اس سے وابستہ سوشل میڈیا اکاؤنٹس حملوں کی تشہیر، تقاریر، منشورات اور نظریاتی مواد کے ذریعے اپنے حامیوں اور ممکنہ نئے ارکان تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مضمون میں ایک منشور نما پمفلٹ کا ذکر ہے جس میں مغرب اور پاکستانی فوج کو دشمن کے طور پر پیش کیا گیا اور ''دعوت، تربیت اور مسلح جہاد'' کو تنظیم کی نظریاتی حکمتِ عملی کا حصہ بتایا گیا۔ اس بیانیے میں قوم پرستی، اسلام پسندی، قربانی اور شریعت کے قیام جیسے تصورات کو یکجا کیا گیا ہے۔ مضمون کا ایک اہم نکتہ تحریک طالبان پاکستان کے اندر بڑھتی ہوئی کشیدگی ہے۔ مختلف دھڑوں کے درمیان اختلافات اور مسلح جھڑپوں نے ٹی ٹی پی کے اتحاد کو متاثر کیا ہے۔ خاص طور پر جماعت الاحرار اور ٹی ٹی پی کے درمیان اختلافات کا ذکر کیا گیا ہے۔ مضمون کے مطابق ان اختلافات کے نتیجے میں جماعت الاحرار کے کچھ عناصر اتحاد المجاہدین پاکستان کے قریب آ سکتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو ٹی ٹی پی کا اثر و رسوخ کم ہو سکتا ہے، جبکہ مختلف عسکری گروہوں کے درمیان علاقے، بھرتی، وسائل اور اثر و رسوخ کے لیے مقابلہ مزید بڑھ سکتا ہے۔ مضمون کے مطابق اتحاد المجاہدین پاکستان کا ابھرنا پاکستان میں عسکریت پسندی کی ایک زیادہ غیر مرکزی اور پیچیدہ شکل کی نشاندہی کرتا ہے۔ مختلف چھوٹے گروہ ایک اتحاد کے تحت مل کر کارروائیاں کر رہے ہیں، جبکہ ڈرون ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا کو بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔ مصنف کے نزدیک اتحاد المجاہدین پاکستان خیبر پختونخوا میں ریاستی اداروں کے لیے ایک اہم چیلنج بنتا جا رہا ہے۔

بلوچ کارکن کی پاکستان کے کشمیر بیانیے پر تنقید

میڈیا سنسرشپ پر بھی سوال اٹھائے

لندن: بلوچ سیاسی اور انسانی حقوق کے کارکن اومر کریم نے بین الاقوامی فورمز پر پاکستان کی جانب سے کشمیر کے مسئلے کو اٹھانے پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسلام آباد سفارتی مہمات کے ذریعے اپنے ہی انسانی حقوق کے ریکارڈ سے توجہ ہٹانے کی کوشش کر رہا ہے۔ کریم نے ایک پریس ریلیز میں 5 اگست کو فرانس میں پاکستانی سفارتخانے کی جانب سے یوم استحصال کشمیر کے موقع پر منعقدہ تقریب کی مذمت کی اور اسے پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے توجہ ہٹانے کی کوشش قرار دیتے ہوئے ''شرمناک اور کھوکھلی'' سرگرمی قرار دیا۔ پیرس میں منعقدہ تقریب کے دوران فرانس میں پاکستان کی سفیر ممتاز زہرا بلوچ نے ایک بار پھر کہا کہ جموں و کشمیر کا تنازع پاکستان کی خارجہ پالیسی کا مرکزی حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام آباد کشمیر کے لوگوں کے حق خودارادیت کے لیے عالمی حمایت حاصل کرنے کی سفارتی کوششیں جاری رکھے گا۔ تقریب پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کریم نے کہا کہ پاکستان کشمیر کے مسئلے کو مسلسل اٹھاتا ہے لیکن پاکستان کے زیر انتظام جموں و کشمیر میں شہریوں کی ہلاکتوں کے معاملے کو حل کرنے میں ناکام رہا ہے۔ انہوں نے راولاکوٹ میں شہریوں کی ہلاکتوں کا بھی ذکر کیا اور دعویٰ کیا کہ پیرس میں منعقدہ تقریب کا مقصد ان معاملات سے عالمی برادری کی توجہ ہٹانا تھا۔ کریم نے اسی روز لندن میں پاکستانی ہائی کمیشن کے باہر کشمیری کارکنوں کی جانب سے کیے گئے احتجاج کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے مزید دعویٰ کیا کہ پاکستان کے زیر انتظام جموں و کشمیر میں حالیہ انتخابات کا عوام نے بڑے پیمانے پر بائیکاٹ کیا۔ صحافت کی آزادی کے حوالے سے خدشات کا اظہار کرتے ہوئے کریم نے پاکستان کے فوجی ادارے پر ملکی میڈیا پر سخت کنٹرول رکھنے اور حساس علاقوں سے آزادانہ رپورٹنگ محدود کرنے کا الزام عائد کیا۔ انہوں نے الجزیرہ انگلش کی انتخابی کوریج کا حوالہ دیا جس میں ووٹرز کی کم شرکت کو نمایاں کیا گیا تھا۔ انہوں نے حالیہ پابندیوں کا بھی ذکر کیا جن کے تحت صحافیوں کو مخصوص شہروں سے باہر کے علاقوں میں رپورٹنگ کرنے سے پہلے سرکاری اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ کریم کے مطابق بلوچستان میں بھی اسی طرح کی پابندیاں عائد ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ حکام عالمی سطح پر ہونے والی جانچ پڑتال کو روکنے کے لیے بلوچستان میں میڈیا بلیک آؤٹ نافذ کرتے ہیں تاکہ جبری گمشدگیوں، ماورائے عدالت قتل اور انسانی حقوق کی دیگر خلاف ورزیوں کی آزادانہ رپورٹنگ نہ ہو سکے۔ انہوں نے بلوچ یکجہتی کمیٹی کی رہنما ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ کے معاملے کا بھی حوالہ دیا۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔

نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

حکومت کا احتجاجیوں سے دشمنوں جیسا سلوک!

دہلی کے جنتر منتر پر ہزاروں طلبہ اور نوجوانوں کا احتجاج محض ایک وقتی مظاہرہ نہیں تھا بلکہ اس کے پیچھے ملک کے تعلیمی نظام، نوجوان نسل کے مستقبل اور حکومت کی پالیسیوں کے حوالے سے پیدا ہونے والی گہری بے چینی موجود تھی۔ جب طلبہ بڑی تعداد میں دارالحکومت کی سڑکوں پر اپنے مطالبات کے ساتھ جمع ہوئے تو اسے صرف ایک سیاسی احتجاج سمجھ کر نظر انداز کرنا شاید آسان تھا، لیکن جب دن بہ دن مظاہرین کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا، ملک کے مختلف حصوں سے نوجوانوں کی حمایت سامنے آنے لگی اور احتجاج ایک وسیع عوامی بحث کی شکل اختیار کرنے لگا تو حکومت اور اس کے حامیوں کے لیے بھی اس حقیقت سے آنکھیں چرانا ممکن نہ رہا کہ نوجوان نسل کے اندر پیدا ہونے والی بے چینی کو محض انتظامی طاقت یا ذرائع ابلاغ کے ذریعے دبایا نہیں جاسکتا۔

افتخار احمد قادری

دہلی کے جنتر منتر پر ہزاروں طلبہ اور نوجوانوں کا احتجاج محض ایک وقتی مظاہرہ نہیں تھا بلکہ اس کے پیچھے ملک کے تعلیمی نظام، نوجوان نسل کے مستقبل اور حکومت کی پالیسیوں کے حوالے سے پیدا ہونے والی گہری بے چینی موجود تھی۔ جب طلبہ بڑی تعداد میں دارالحکومت کی سڑکوں پر اپنے مطالبات کے ساتھ جمع ہوئے تو اسے صرف ایک سیاسی احتجاج سمجھ کر نظر انداز کرنا شاید آسان تھا، لیکن جب دن بہ دن مظاہرین کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا، ملک کے مختلف حصوں سے نوجوانوں کی حمایت سامنے آنے لگی اور احتجاج ایک وسیع عوامی بحث کی شکل اختیار کرنے لگا تو حکومت اور اس کے حامیوں کے لیے بھی اس حقیقت سے آنکھیں چرانا ممکن نہ رہا کہ نوجوان نسل کے اندر پیدا ہونے والی بے چینی کو محض انتظامی طاقت یا ذرائع ابلاغ کے ذریعے دبایا نہیں جاسکتا۔

حیرت انگیز بات یہ رہی کہ احتجاج شروع ہوتے ہی اصل مطالبات اور ان کے اسباب پر گفتگو کرنے کے بجائے احتجاج کرنے والے طلبہ اور نوجوانوں کو ہی کٹہرے میں کھڑا کرنے کی کوششیں شروع ہوگئیں۔ بعض ذرائع ابلاغ نے احتجاج کی اصل وجہ پر بحث کرنے کے بجائے مظاہرین کی نیت، ان کے سیاسی رجحانات اور ان کے کردار کو موضوع بنانے کی کوشش کی۔ سوشل میڈیا پر بھی ایسی آوازیں سامنے آئیں جن کا بنیادی مقصد یہ تاثر پیدا کرنا تھا کہ احتجاج کرنے والے نوجوان کسی جائز مسئلے کے لیے آواز بلند نہیں کر رہے بلکہ کسی سیاسی ایجنڈے کے تحت سڑکوں پر اترے ہیں۔ یہ طرز عمل ہمارے موجودہ سیاسی ماحول کی ایک افسوس ناک حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جب نوجوان حکومت سے سوال کرتے ہیں تو سوال کا جواب دینے کے بجائے سوال کرنے والے ہی کو مشکوک بنانے کی کوشش شروع کردی جاتی ہے۔ یہ کوئی نئی حکمت عملی نہیں ہے۔ طاقت کے مراکز ہمیشہ سے یہ چاہتے رہے ہیں کہ عوامی احتجاج کو اس کے بنیادی مطالبات سے ہٹا کر احتجاج کرنے والوں کے کردار اور نیت کے ساتھ جوڑ دیا جائے۔ لیکن جمہوریت میں احتجاج جرم نہیں ہوتا، سوال کرنا بغاوت نہیں ہوتا اور حکومت کی پالیسی سے اختلاف ملک دشمنی نہیں کہلاتا۔ اگر ایک طالب علم اپنے مستقبل کے بارے میں سوال اٹھاتا ہے، اگر ایک نوجوان تعلیمی نظام میں شفافیت کا مطالبہ کرتا ہے، اگر والدین اپنے بچوں کے مستقبل کے تحفظ کے لیے آواز بلند کرتے ہیں یا اگر کوئی شہری حکومت سے کسی فیصلے کی وضاحت طلب کرتا ہے تو ریاست کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اس آواز کو سنے، اس کے پس منظر کو سمجھے اور جہاں ضرورت ہو وہاں اصلاحی اقدامات کرے۔ جنتر منتر کا احتجاج بھی اسی جمہوری حق کے دائرے میں دیکھا جانا چاہیے تھا۔ نوجوانوں نے اپنی آواز بلند کی، حکومت پر دباؤ ڈالا، اپنی شکایات عوام کے سامنے رکھیں اور بالآخر وہ صورت حال پیدا ہوئی جس میں حکومت کو بھی احتجاج کے مطالبات اور اس کے اثرات کو سنجیدگی سے لینا پڑا۔ اگر حکومت نے احتجاج کے بعد مذاکرات کا راستہ اختیار کیا، اگر سرکاری نمائندوں نے احتجاجیوں سے بات چیت کی اور اگر یہ یقین دہانی کرائی گئی کہ مظاہرین کے خلاف انتقامی کارروائی نہیں کی جائے گی تو یہ اس بات کا اعتراف تھا کہ احتجاج کرنے والوں کے مطالبات کو محض شور یا انتشار کہہ کر رد نہیں کیا جاسکتا۔

لیکن اصل امتحان وعدہ کرنے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ حکومت اور اس کی ایجنسیوں کی ذمہ داری صرف یہ نہیں کہ احتجاج ختم کرانے کے لیے وقتی طور پر یقین دہانی کرادی جائے بلکہ اس وعدے کی پاسداری بھی کی جائے۔ کسی بھی جمہوری حکومت کی ساکھ اس کے بیانات سے زیادہ اس کے عملی رویے سے بنتی ہے۔ اگر حکومت احتجاج ختم کرانے کے لیے ایک زبان استعمال کرے اور احتجاج ختم ہوتے ہی دوسری زبان اختیار کرلے تو اس سے صرف مظاہرین کا اعتماد ہی مجروح نہیں ہوتا بلکہ عام شہری کے دل میں بھی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر ریاستی وعدوں کی حیثیت کیا ہے؟

احتجاج کے بعد بعض ریاستوں میں طلبہ اور نوجوانوں کے خلاف کارروائیوں کی اطلاعات نے اسی تشویش کو مزید گہرا کیا ہے۔ بہار میں طلبہ کے خلاف کارروائی، مقدمات اور گرفتاریوں کی خبریں سامنے آئیں اور احتجاج کی حمایت کرنے والے سیاسی افراد کے خلاف بھی سخت اقدامات کی بات سامنے آئی۔ بعد ازاں احتجاج کے دوبارہ منظم ہونے کے خدشے اور پیدا ہونے والی صورت حال کے پیش نظر مقدمات واپس لینے اور گرفتار افراد کو رہا کرنے کے اعلانات نے یہ سوال بھی کھڑا کیا کہ اگر آخرکار مقدمات واپس لینے ہی تھے تو ابتدا میں ان کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی؟ ریاستی طاقت کا استعمال ہمیشہ آخری راستہ ہونا چاہیے، خصوصاً اس وقت جب معاملہ نوجوان طلبہ اور ان کے تعلیمی مستقبل سے متعلق ہو۔ آسام سے بھی ایسی کارروائیوں کی اطلاعات نے تشویش پیدا کی کہ احتجاج کے منصوبے سے وابستگی یا احتجاج کی تیاری کے الزام میں نوجوانوں کو گرفتار کیا گیا۔ اگر کسی شخص نے حقیقتاً قانون شکنی کی ہے تو قانون کے مطابق کارروائی ضرور ہونی چاہیے، لیکن محض اختلاف رائے، احتجاج کی تیاری یا کسی جمہوری سرگرمی میں شرکت کے امکان کو جرم بنا دینا ایک خطرناک رجحان ہے۔ ریاستی طاقت اور شہری آزادی کے درمیان توازن قائم رکھنا ہر جمہوری حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ قانون کا مقصد شہری کو خوف زدہ کرنا نہیں بلکہ قانون و نظم کو یقینی بنانا ہے۔ بنگال میں بھی احتجاجیوں کے خلاف سخت کارروائیوں کی دھمکیوں کی خبریں سامنے آئیں۔ اگر کسی حکومت یا اس کے ذمہ دار نمائندے کی جانب سے یہ تاثر پیدا ہو کہ احتجاج کرنے والوں کو ایسی سزا دی جائے گی جسے ان کی نسلیں یاد رکھیں گی تو یہ الفاظ محض سیاسی بیان نہیں رہتے بلکہ ایک ایسے خوف کی بنیاد بن جاتے ہیں جو پورے معاشرے کو متاثر کرتا ہے۔ نوجوان نسل کو دھمکی سے نہیں، دلیل سے جیتا جاتا ہے۔ طلبہ کو ڈنڈے سے خاموش کرایا جاسکتا ہے، مگر ان کے سوال ختم نہیں کیے جاسکتے۔ مقدمہ درج کیا جاسکتا ہے،

گرفتاری کی جاسکتی ہے، احتجاجی مقام خالی کرایا جاسکتا ہے، مگر اگر بنیادی مسئلہ حل نہ ہو تو بے چینی کسی نہ کسی شکل میں دوبارہ سامنے آتی رہے گی۔ سب سے زیادہ تشویش دہلی کی صورت حال سے متعلق ان اطلاعات نے پیدا کی ہے جن کے مطابق احتجاج کے مقامات پر نصب کیمروں کے ذریعے مظاہرین کے چہروں کی شناخت اور نگرانی کی کوشش کی جارہی ہے۔ اگر واقعی ایسا کیا جارہا ہے تو اس معاملے کو انتہائی سنجیدگی سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ چہرے کی شناخت اور نگرانی جیسی جدید ٹیکنالوجی کا استعمال اگر جرائم پیشہ افراد کی شناخت کے لیے کیا جاتا ہے تو اس کے اپنے قانونی اور اخلاقی تقاضے ہیں، لیکن یہی طریقہ اگر پرامن احتجاج میں شریک طلبہ، نوجوانوں اور رضاکاروں کی شناخت کرکے انہیں مستقبل میں ہراساں کرنے یا ان کے خلاف کارروائی کے لیے استعمال کیا جائے تو یہ ایک سنگین سوال پیدا کرتا ہے۔ کیا حکومت اپنے ہی ملک کے نوجوانوں کو مجرموں کی فہرست میں شامل کرنے کی تیاری کررہی ہے؟ کیا جنتر منتر پر جمع ہونے والا ہر نوجوان ریاست کے لیے ایک مشتبہ شخص بن گیا ہے؟ کیا احتجاج میں شریک ہونا کسی طالب علم کے مستقبل پر ایسا داغ لگا سکتا ہے جس کی بنیاد پر اسے بعد میں ملازمت، تعلیم یا کسی دوسری شہری سرگرمی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑے؟ یہ وہ سوالات ہیں جن کا جواب حکومت کو دینا چاہیے، کیونکہ نگرانی کا خوف جمہوری آزادی کے لیے خاموش مگر انتہائی خطرناک خطرہ بن سکتا ہے۔

یہاں ایک بنیادی فرق سمجھنے کی ضرورت ہے۔ کسی دہشت گرد، خطرناک مجرم یا سنگین جرم کے ملزم کی شناخت کے لیے اختیار کیے جانے والے طریقوں اور پرامن سیاسی وسماجی احتجاج میں شریک نوجوانوں کی نگرانی میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اگر ایک طالب علم اپنے مستقبل کے لیے سڑک پر کھڑا ہے تو اسے مجرم سمجھ کر اس کی شناخت محفوظ کرنا ریاستی حساسیت کے بجائے ریاستی عدم اعتماد کی علامت بن سکتا ہے۔ حکومت اگر اپنے ہی نوجوان شہریوں پر اعتماد نہیں کرے گی تو پھر وہ کس پر اعتماد کرے گی؟ طلبہ کسی بھی ملک کی محض موجودہ آبادی نہیں ہوتے، وہ اس ملک کا آنے والا کل ہوتے ہیں۔ آج یونیورسٹی کے دروازے پر کھڑا طالب علم کل کسی سرکاری ادارے میں ذمہ داری سنبھال سکتا ہے، کسی عدالت میں وکیل بن سکتا ہے، کسی اسپتال میں ڈاکٹر، کسی تعلیمی ادارے میں استاد، کسی صنعت میں ماہر یا کسی ادارے میں فیصلہ ساز بن سکتا ہے۔ یہی نوجوان ملک کی معیشت، سیاست، سائنس، تعلیم اور سماجی زندگی کو آگے لے کر جائیں گے۔ اگر انہی نوجوانوں کو اپنے جائز سوالات کے اظہار پر ریاستی خوف کا سامنا ہوگا تو اس کا نقصان صرف آج کے احتجاج تک محدود نہیں رہے گا بلکہ اس کے اثرات آنے والی نسلوں تک پہنچ سکتے ہیں۔ حکومتوں کو یہ بات سمجھنی چاہیے کہ نوجوان نسل اب خاموش تماشائی نہیں رہی۔ معلومات کے ذرائع میں وسعت، سوشل میڈیا کی موجودگی اور دنیا بھر کے حالات سے فوری واقفیت نے نوجوانوں کے اندر سوال کرنے کی صلاحیت کو مزید مضبوط کیا ہے۔ وہ سرکاری بیان سنتے ہیں تو اس کا تقابل دوسرے ذرائع سے کرتے ہیں، وہ اعداد وشمار دیکھتے ہیں، وہ مختلف آراء پڑھتے ہیں اور پھر اپنی رائے قائم کرتے ہیں۔ ایسے ماحول میں کسی احتجاج کو صرف میڈیا مہم کے ذریعے بدنام کرنے کی کوشش زیادہ دیر تک کامیاب نہیں ہوسکتی۔

اسی لیے جن لوگوں نے طلبہ کے احتجاج کو بدنام کرنے کے لیے مختلف حربے اختیار کیے، انہیں بھی سوچنا چاہیے کہ نوجوانوں کے سوالات کا جواب کردار کشی سے نہیں دیا جاسکتا۔ اگر احتجاج میں کوئی غلطی تھی تو اس کی نشاندہی کی جاتی، اگر کسی قانون کی خلاف ورزی ہوئی تھی تو مخصوص افراد کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی، لیکن پوری طلبہ برادری کو مشکوک قرار دینا یا احتجاج میں شریک ہر شخص کو سیاسی سازش کا حصہ سمجھ لینا کسی طور دانش مندی نہیں۔ یہاں میڈیا کا کردار بھی نہایت اہم ہے۔ ذرائع ابلاغ کا کام حکومت کے بیانیے کو دہرانا نہیں بلکہ عوامی سوالات کو حکومت تک پہنچانا بھی ہے۔ جب ہزاروں نوجوان سڑکوں پر ہوں تو سب سے پہلے یہ معلوم کیا جانا چاہیے کہ وہ کیا چاہتے ہیں، ان کے مطالبات کیا ہیں اور ان کے پیچھے کون سے مسائل موجود ہیں۔ اگر میڈیا احتجاج کے اصل مسئلے کو چھوڑ کر صرف یہ بحث شروع کردے کہ احتجاج کرنے والوں کے پیچھے کون ہے، انہیں کس نے بھیجا اور ان کا سیاسی تعلق کس جماعت سے ہے تو وہ صحافت کے بنیادی مقصد سے دور ہوجاتا ہے۔ سوشل میڈیا انفلوئنسرس کے ذریعے کسی احتجاج کو بدنام کرنا وقتی طور پر رائے عامہ پر اثر ڈال سکتا ہے، لیکن اگر بنیادی مسئلہ حقیقی ہو تو اس کا حل پروپیگنڈا نہیں ہوتا۔ آج کا نوجوان صرف ٹیلی ویژن کی اسکرین نہیں دیکھتا۔ وہ اپنے موبائل فون پر مختلف ذرائع سے اطلاعات حاصل کرتا ہے۔ ایک طرف سرکاری بیان آتا ہے تو دوسری طرف احتجاج کرنے والے طلبہ اپنی بات خود عوام تک پہنچاتے ہیں۔ اس صورت حال میں جھوٹ یا مبالغے پر مبنی مہم زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA
۱۰/اگست ۔ ۲۰۲۶

انتخابات اور عوامی مسائل پر توجہ

ملک میں آئندہ لوک سبھا انتخابات کا بگل عملاً بج چکا ہے۔ اہم سیاسی جماعتیں اپنے منصوبوں پر عمل آوری بھی شروع کر چکی ہیں۔ برسر اقتدار بی جے پی نے عوام کی توجہ حاصل کرنے کیلئے اعلی ذات کے معاشی کمزور طبقات کو 10 فیصد تحفظات فراہم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ مرکزی حکومت کئی دوسرے اقدامات کا اعلان بھی کرسکتی ہے جن سے عوام کی تائید حاصل کی جاسکے۔ کانگریس پارٹی تین ریاستوں میں اپنی کامیابی کے بعد پر جوش ہے اور وہ بھی لوک سبھا انتخابات کیلئے حکمت عملی کی تیاری میں مصروف ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ نشستوں پر کامیابی حاصل ہو۔ پارٹی صدر راہول گاندھی اس منصوبے کے تحت مسلسل سرگرم ہیں۔ وہ ملک و بیرون ملک میں اپنے منصوبوں کا اعلان کر رہے ہیں اور عوام کی تائید حاصل کرنے کوشاں ہیں۔ ساتھ ہی ملک کی سب سے بڑی اور سیاسی اعتبار سے حساس ترین ریاست اتر پردیش میں دو اہم علاقائی جماعتوں سماجوادی پارٹی اور بہوجن سماج پارٹی نے باہمی اتحاد کا اعلان کر دیا ہے اور اب یہ دونوں جماعتیں 38,38 نشستوں پر مقابلہ کرینگی۔ راہول گاندھی اور سونیا گاندھی کے خلاف ان دونوں نے مقابلہ نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے جبکہ مزید دو نشستیں ابھی دوسری جماعتوں کیلئے چھوڑی گئی ہیں۔ حالانکہ ابھی نشستوں اور حلقوں کا انتخاب نہیں ہوا ہے لیکن ان دونوں پارٹیوں نے بھی اپنا انتخابی عمل شروع کر دیا ہے۔ ان جماعتوں نے اپنے اتحاد کو انتخابات سے چند ماہ قبل قطعیت دیتے ہوئے سیاسی حکمت عملی سے کام لیا ہے تاکہ دونوں جماعتوں کے حامیوں اور کیڈر میں کوئی غلط فہمی رہنے نہ پائے اور ایک دوسرے کے ووٹ مکمل حاصل کئے جاسکیں۔ دوسری جماعتیں بھی علاقائی سطح پر اپنی تیاریاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ بہار میں این ڈی اے نے نشستوں کی تقسیم کا فارمولا تیار کرلیا ہے۔ یہاں یو پی اے کے مابین ابھی یہ تقسیم باقی ہے۔ دوسری علاقائی جماعتیں بھی اپنے طور پر کوشاں ہے کہ کوئی اتحاد ہوجائے۔ تلگو دیشم، ٹی آر ایس اور ترنمول کانگریس بھی اس سلسلہ میں سرگرم ہیں۔ سیاسی جماعتوں کی ان تیاریوں پر ایک دوسرے کی جانب سے تنقیدوں کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ کوئی اس کا خیر مقدم کر رہا ہے تو کوئی اس کی مذمت کر رہا ہے تاہم ان ساری سرگرمیوں میں عوام کو درپیش مسائل کہیں پس منظر میں چلے گئے ہیں۔ کل وزیر فینانس ارون جیٹلی نے بھی ایک تقریر کی تھی جس میں پارٹی ورکرس سے کہا گیا تھا کہ وہ انتخابی مہم میں ساری توجہ مودی کی شخصیت پر رکھیں۔ اس طرح یہ واضح پیام دیا گیا ہے کہ انتخابات میں عوامی مسائل کی زیادہ کوئی اہمیت نہیں رہ جائیگی اور شخصیت پرستی کو انتخابات کی بنیاد بنایا جائیگا۔ یہ جمہوریت کے ساتھ ایک مذاق اور کھلواڑ ہے۔ مودی حکومت کو چاہئے تھا کہ وہ اپنی گذشتہ معیاد کی کارکردگی کو عوام کے سامنے پیش کرے۔ انتخابی وعدوں کی تکمیل پر موقف واضح کیا جائے۔ آئندہ کے منصوبوں سے عوام کو واقف کروایا جائے۔ جو کام ابھی تکمیل تک نہیں پہونچے ہیں ان کو مکمل کرنے کا فارمولا عوام کے سامنے پیش کیا جائے اور پھر عوام سے دوبارہ تائید کی اپیل کی جائے۔ تاہم یہ طریقہ کار شائد اب اہمیت کا حامل نہیں رہا ہے کیونکہ صرف شخصیت پرستی کی بنیاد پر عوام کی تائید حاصل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہ طریقہ کار ایسا ہے جس میں جمہوریت میں مرکزی اہمیت کے حامل رائے دہندے کہیں پس منظر میں چلے جاتے ہیں اور انہیں حکومت کی کارکردگی پر غور کرنے کا موقع نہیں دیا جا رہا ہے۔ ہر الیکشن سے قبل سیاسی جماعتوں میں اتحاد ہوتا ہے اور سابقہ اتحاد ٹوٹتے بھی ہیں۔ یہ جمہوری عمل کا حصہ ہے لیکن عوام کی توجہ سے مسائل کو محو کر دینا اچھی علامت نہیں ہے۔ اس کام میں جہاں سیاسی جماعتیں اب تک مختلف ہتھکنڈے اختیار کرتی رہی ہیں وہیں اب زرخرید میڈیا بھی حصہ دار بن چکا ہے اور شخصیتوں کے ٹکراؤ کو ملک کا سب سے بڑا مسئلہ بنا کر پیش کیا جا رہا ہے اور عوام کو درپیش سلگتے ہوئے مسائل کو برفدان کی نذر کرنے میں اہم رول ادا کیا جا رہا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک کے عوام سیاسی جماعتوں اور حکومتوں کے ان ہتھکنڈوں کو سمجھیں اور اپنے ووٹ کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے مسائل کی یکسوئی اور وعدوں کی تکمیل کو ہی ووٹ دینے کی کسوٹی سمجھیں تاکہ ان جماعتوں کو سبق سکھایا جاسکے۔

روزنامہ 'ممبئی رابطہ' میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

مسلمانوں کو بھگاؤ اور دیش بچاؤ

نیپال امن وامان والا ملک تھا مذہبی رواداری آپسی میل جول تھا بھائی چارگی تھی ہندو مسلم سب شیر شکر رہتے تھے ملک میں بھائی چارہ تھا لیکن اچانک میں فرقہ وارانہ فساد پھوٹ پڑا بڑے پیمانے پر تشدد نفرت کی آگ پھیل گئی دیکھتے ہی دیکھتے کئی مساجد پر حملے ہوئے اور آگ زنی وارداتیں بھی ہوئیں، اور یہ سب اچانک نہیں ہوا بلکہ اندر اندر برسوں سے لاوا پھوٹ رہا تھا جو بھیانک فساد کا رخ اختیار کرلیا نیپال کے کوشی اور مدھیش صوبوں میں گزشتہ ہفتے کے دوران بڑھتے ہوئے فرقہ وارانہ تشدد میں تین افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور یہ خبر اڑا دی گئ کی مسلمانوں نے مارا ہے جبکہ فرضی خبر تھی جو ہندو مرے ہوئے تھے وہ ہندوؤں کی گولی سے مرے تھے افواہ نے بڑے پیمانے پر فساد تشدد کی شکل اختیار کر لی تھی انتظامیہ نے کئی اضلاع میں غیر معینہ مدت کے لیے کرفیو نافذ کر دیا ہے۔ ہندوستان کی سرحد سے متصل نیپال کے کوشی اور مدھیش صوبوں میں تشدد میں تین افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے ہیں۔ صورتحال کے پیش نظر انتظامیہ نے کئی اضلاع میں غیر معینہ مدت کے لیے کرفیو نافذ کر دیا ہے اور سکیورٹی سخت کر دی ہے جب کہ فوج نے سڑکوں اور حساس علاقوں کی نگرانی کے لیے ہیلی کاپٹروں کو تعینات کر دیا ہے۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کی فسادی سرحد سے متصل لوگ فاششٹ جماعت سے منسلک تھے ان کا کام ہی تھا فساد کرانا جلانا مسجدوں کی بے حرمتی کرنا اور آگ لگانا افسوسناک بات یہ ہے کی جس نیپال کے لوگ بلا تفریق مذہب ومسلک سب ایک تھے نیپال نژاد کے لوگوں میں نفرت ودشمنی نہ تھی ان میں اچانک دل آزار نعرے لگنے لگے اور مذہبی منافرت کی فضاء قائم ہوگئ کچھ سیاست دانوں اور سیاسی پارٹیوں کے قائدین نے زہریلے نعرے لگوائے راشٹریہ پرجاتنتر پارٹی کے رکن پارلیمنٹ اور صدر نے ایک ہجوم کی قیادت کرتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف نعرے لگائے اور لگواءے مسلمانوں کو بھگاؤ اور دیش بچاؤ ایسے دل آزار فلک شگاف نعروں سے راشٹریہ پرجاتنتر پارٹی کا ممبر پارلیامنٹ مسلم بھگاؤ ودیش بچاؤ کا نعرہ لگاتے ہوئے آندولن کر رہا ہے نیپال کے وزیر اعظم بالیندر شاہ نے قوم سے اپنے خطاب میں تمام شہریوں سے امن، ہم آہنگی، بھائی چارہ اور قومی اتحاد کو برقرار رکھنے کی اپیل کی۔ انہوں نے اپنا پیغام میتھلی زبان میں دیا تاکہ ان کا پیغام سرحدی علاقوں کے لوگوں تک پہنچ سکے۔ یہ تشدد صوبہ کوشی کے سنساری ضلع میں دیوان گنج دیہی میونسپلٹی کے کپتان گنج علاقے میں شروع ہوا۔ دو مذہبی برادریوں کے اجتماع کے دوران تنازعہ بڑھ گیا، جس کے نتیجے میں دونوں فریقین میں تصادم ہوا۔ جب صورتحال بگڑ گئی تو پولیس نے بھیڑ کو منتشر کرنے کے لیے فائرنگ کی۔ جمعرات کو یہ تشدد صوبہ مدھیسی کے سرلاہا ضلع کے گول بازار علاقے میں پھیل گیا۔ نیپال کے صدر رام چندر پاڈیل نے بھی تشدد و فرقہ وارانہ فسادات پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ نیپال اپنی کثیر الثقافتی، کثیر النسل اور کثیر المذہبی روایات کی حامل ہے، انہوں نے تمام شہریوں سے سماجی، مذہبی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی برقرار رکھنے کی اپیل کی۔ صدر نے متعلقہ اداروں کو ہدایت کی کہ تشدد کی غیر جانبدارانہ اور حقائق پر مبنی تحقیقات کی جائیں اور قصورواروں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کو یقینی بنایا جائے۔ سنساری، سرہا، دھنوشا، پارسا، اور مدھیس کوشی خطے کے دیگر اضلاع کی سرحدیں ہندوستانی ریاست بہار سے ملتی ہیں۔ ان علاقوں کو ہندوستان اور نیپال کے درمیان تجارت اور عوام سے عوام کی نقل وحرکت کے لیے اہم سمجھا جاتا ہے۔ نتیجتاً، ان علاقوں میں بڑھتے ہوئے فرقہ وارانہ تشدد نے دونوں ملکوں کے درمیان سرحدی علاقوں میں تشویش کو جنم دیا ہے۔ سیاسی، مذہبی اور سماجی موضوعات پر تعصب یا نفرت پر مبنی بیانات کے بجائے امن، سلامتی اور باہمی احترام کو فروغ دینا ضروری ہے۔ نیپال ایک کثیر الثقافتی اور کثیر المذہبی ملک ہے، جہاں تمام شہریوں کو آئین کے تحت مساوی حقوق حاصل ہیں۔ اگر آپ نیپال کی آئینی تاریخ، مذہبی ہم آہنگی، یا وہاں کی ڈیموگرافی (آبادیاتی تنوع) کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں، تو میں آپ کو حقائق پر مبنی معلومات فراہم کرسکتا ہوں۔

اسلامی تاریخ میں بعض شخصیات ایسی ہوتی ہیں جن کی زندگی محض چند دہائیوں پر مشتمل نہیں ہوتی بلکہ ان کا علمی، فکری اور روحانی اثر صدیوں تک باقی رہتا ہے۔ برصغیر کی علمی تاریخ میں امام اہلِ سنت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام بھی انہی نابغہ روزگار شخصیات میں نمایاں ہے۔ آپ نے ایسے دور میں دین و مسلک کی خدمت انجام دی جب برصغیر میں مختلف فکری و مذہبی نظریات تیزی سے پھیل رہے تھے اور عام مسلمان کے لیے صحیح عقیدہ، صحیح فقہ اور صحیح دینی فکر کی حفاظت ایک بڑا چیلنج بن چکی تھی۔ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کی ولادت 10 شوال 1272ھ مطابق 14 جون 1856ء کو بریلی شریف میں ہوئی۔ کم عمری ہی سے علم و عبادت کی طرف غیر معمولی رغبت پیدا ہوئی۔ آپ نے اپنے والدِ گرامی مولانا نقی علی خان رحمہ اللہ سے علومِ دینیہ حاصل کیے اور بہت کم عمری میں علمی مقام حاصل کرلیا۔

اعلیٰ حضرت: توحید، عشقِ رسول ؐ اور احیائے سنّت کا روشن باب

جابر حسین محمدی

اسلامی تاریخ میں بعض شخصیات ایسی ہوتی ہیں جن کی زندگی محض چند دہائیوں پر مشتمل نہیں ہوتی بلکہ ان کا علمی، فکری اور روحانی اثر صدیوں تک باقی رہتا ہے۔ برصغیر کی علمی تاریخ میں امام اہلِ سنت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام بھی انہی نابغۂ روزگار شخصیات میں نمایاں ہے۔ آپ نے ایسے دور میں دین و مسلک کی خدمت انجام دی جب برصغیر میں مختلف فکری و مذہبی نظریات تیزی سے پھیل رہے تھے اور عام مسلمان کے لیے صحیح عقیدہ، صحیح فقہ اور صحیح دینی فکر کی حفاظت ایک بڑا چیلنج بن چکی تھی۔ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کی ولادت 10 شوال 1272ھ، مطابق 14 جون 1856ء کو بریلی شریف میں ہوئی۔ کم عمری ہی سے علم و عبادت کی طرف غیر معمولی رغبت پیدا ہوئی۔ آپ نے اپنے والدِ گرامی مولانا نقی علی خان رحمہ اللہ سے علوم دینیہ حاصل کیے اور بہت کم عمری میں علمی مقام حاصل کرلیا۔ آپ کی علمی زندگی کا دائرہ صرف فقہ تک محدود نہ تھا، بلکہ تفسیر، حدیث، اصولِ فقہ، عقائد، کلام، عربی ادب، منطق، تصوف اور دیگر علوم تک پھیلا ہوا تھا۔

توحید کی حفاظت اور صحیح عقیدے کی تعلیم: اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کی سب سے بنیادی خدمات میں عقائدِ اسلامیہ کی حفاظت شامل ہے۔ آپ نے توحید کو محض ایک نظری بحث کے طور پر نہیں بلکہ بندے کے پورے عقیدے اور عمل کی بنیاد کے طور پر پیش کیا۔ آپ کی تعلیم کا خلاصہ یہ تھا کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کو واحد، بے مثال اور حقیقی معبود مانے، عبادت صرف اسی کے لیے مخصوص رکھے اور کسی مخلوق کو الوہیت میں اللہ تعالیٰ کا شریک نہ سمجھے۔ ساتھ ہی آپ نے یہ بھی واضح کیا کہ توحیدِ الٰہی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں، خصوصاً انبیائے کرام علیہم السلام اور حضورِ اکرم ﷺ کی تعظیم و توقیر ایمان کا لازمی حصہ ہے۔ اسی لیے اعلیٰ حضرت کے یہاں توحید اور تعظیمِ رسالت ﷺ ایک دوسرے کی ضد نہیں بلکہ شریعت کے صحیح فہم کے دو بنیادی پہلو ہیں۔

عظمتِ رسالت ﷺ کا تحفظ: اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کی پوری علمی و ادبی زندگی کا ایک نمایاں پہلو عظمت و ناموسِ رسالت ﷺ کا دفاع ہے۔ آپ کے نزدیک رسولِ اکرم ﷺ سے محبت محض جذباتی وابستگی نہیں بلکہ ایمان کی روح اور مسلمان کی زندگی کا مرکز ہے۔ آپ نے اپنی نعتیہ شاعری، تصانیف، فتاویٰ اور علمی تحریروں کے ذریعے مسلمانوں کے دلوں میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ کو تازہ کیا۔ آپ کی معروف نعتیہ تصنیف حدائقِ بخشش اسی عشق و محبت کا ادبی مظہر ہے۔ آپ کی شاعری میں ادبِ رسالت، محبتِ مصطفیٰ ﷺ اور مدینہ منورہ کی تڑپ نمایاں نظر آتی ہے۔ آپ کو نعتیہ شاعری میں ایک منفرد مقام حاصل ہوا اور آپ کے کلام نے برصغیر کے مسلمانوں کے دلوں میں محبتِ رسول ﷺ کی کیفیت کو مضبوط کیا۔ اعلیٰ حضرت نے یہ تعلیم دی کہ مسلمان کو رسولِ اکرم ﷺ کے مقام و مرتبے کو قرآن و سنت کی روشنی میں سمجھنا چاہیے اور آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس کے بارے میں معمولی سی بے ادبی سے بھی اپنے ایمان و عقیدے کی حفاظت کرنی چاہیے۔

سنتِ مصطفیٰ ﷺ کا احیا: اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کی ایک بڑی خدمت سنتِ رسول ﷺ کی حفاظت اور اس کی عملی پیروی کی ترغیب ہے۔ آپ نے فقہی مسائل کو محض قانونی احکام کے طور پر نہیں بلکہ قرآن و سنت سے مربوط کرکے پیش کیا۔ عبادات، معاملات، معاشرت، طہارت، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، نکاح اور روزمرہ زندگی کے بے شمار مسائل پر آپ نے تفصیلی فتاویٰ تحریر فرمائے۔ آپ کی عظیم علمی تصنیف فتاویٰ رضویہ اسی علمی خدمت کی روشن مثال ہے۔ اس میں ہزاروں مسائل کے جوابات فقہی اصولوں اور دلائل کی روشنی میں پیش کیے گئے۔ اس علمی ذخیرے نے برصغیر کے مسلمانوں کو اپنے روزمرہ دینی مسائل سمجھنے میں نمایاں مدد فراہم کی۔

فقہِ حنفی کی علمی خدمت: اعلیٰ حضرت خود فقہِ حنفی کے جلیل القدر عالم تھے۔ آپ نے فقہی مسائل میں تحقیق، استدلال اور اصولی مباحث کو غیر معمولی وسعت دی۔ آپ کی فقہی خدمات کا سب سے نمایاں سرمایہ فتاویٰ رضویہ ہے۔ یہ صرف فتاویٰ کا مجموعہ نہیں بلکہ برصغیر کے ایک بڑے دور کی دینی، معاشرتی اور فقہی ضروریات کا علمی جواب بھی ہے۔ آپ نے نئے پیش آنے والے مسائل پر بھی گفتگو کی اور مسلمانوں کو یہ سمجھایا کہ بدلتے ہوئے حالات میں بھی قرآن، سنت اور فقہی اصولوں کی روشنی میں زندگی گزاری جاسکتی ہے۔

علومِ قرآن و حدیث کی خدمت: اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ نے قرآن و حدیث کے علوم میں بھی گراں قدر علمی سرمایہ چھوڑا۔ قرآن کریم کے ترجمے اور تفسیر کے میدان میں آپ کی تصنیف کنزالایمان اہلِ سنت کے حلقوں میں خصوصی شہرت رکھتی ہے۔ آپ نے قرآنِ کریم کے ترجمے میں ادبِ الٰہی اور ادبِ رسالت ﷺ کو خصوصی اہمیت دی۔ آپ کے نزدیک قرآن کا ترجمہ محض الفاظ کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنا نہیں بلکہ کلامِ الٰہی کے معانی کو انتہائی ادب و احتیاط کے ساتھ سمجھانا تھا۔

ردِّ باطل اور علمی دفاع: اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ جس زمانے میں تھے، اس وقت مختلف مذہبی و فکری نظریات مسلمانوں کے درمیان زیرِ بحث تھے۔ آپ نے ان مسائل کا جواب جذباتی انداز میں نہیں بلکہ دلائل، قرآن، حدیث، فقہ اور اصولِ شریعت کی بنیاد پر دینے کی کوشش کی۔ آپ کی علمی زندگی کا ایک بڑا حصہ اسی دفاعِ دین میں گزرا۔ جہاں آپ کو کسی ایسے نظریے میں اسلامی عقائد کے خلاف بات محسوس ہوئی، وہاں آپ نے علمی انداز میں اس کی تردید کی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی شخصیت صرف ایک فقیہ کی نہیں بلکہ عقائد، فقہ، حدیث، تفسیر اور اسلامی فکر کے ایک جامع عالم کی حیثیت سے سامنے آتی ہے۔

علمی تصانیف کا عظیم ذخیرہ: اعلیٰ حضرت کی علمی خدمات کا اندازہ اس بات سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ آپ نے مختلف علوم و فنون میں کثیر تعداد میں کتابیں اور رسائل تحریر فرمائے۔ آپ کی تصانیف میں فقہ، عقائد، حدیث، تفسیر، اصول، تصوف، سیرت، نعت اور دیگر موضوعات شامل ہیں۔ آپ کا علمی ورثہ آج بھی اہلِ علم کے لیے تحقیق کا موضوع ہے اور آپ کی کتابیں مختلف دینی حلقوں میں پڑھی اور پڑھائی جاتی ہیں۔

فتاویٰ نویسی کی بے مثال خدمت: اعلیٰ حضرت کا ایک بڑا کارنامہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے عوام کے دینی مسائل کو سنجیدگی سے لیا۔ لوگ دور دور سے اپنے مسائل لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ قرآن و سنت، فقہ اور اصولِ شریعت کی روشنی میں ان کے جوابات تحریر فرماتے۔ یہی سلسلہ آگے چل کر فتاویٰ رضویہ جیسے عظیم علمی ذخیرے کی صورت میں سامنے آیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت کے نزدیک عالمِ دین کا کام صرف کتابیں لکھنا نہیں بلکہ لوگوں کی عملی زندگی کو شریعت کے مطابق درست سمت دینا بھی ہے۔

تصوف اور اصلاحِ باطن: اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کی شخصیت میں علم کے ساتھ روحانیت بھی نمایاں تھی۔ آپ نے شریعت اور طریقت کو ایک دوسرے سے جدا نہیں سمجھا بلکہ شریعت کی پابندی کو روحانی زندگی کی بنیاد قرار دیا۔ آپ کے نزدیک حقیقی تصوف وہی ہے جو قرآن و سنت کی پیروی، عبادت، تقویٰ، اخلاص، حسنِ اخلاق اور حقوق العباد کی ادائیگی پیدا کرے۔ قلم کو دین کی خدمت کا ذریعہ بنانا اعلیٰ حضرت کی زندگی ہمیں یہ سبق بھی دیتی ہے کہ قلم اگر اخلاص کے ساتھ استعمال ہو تو وہ نسلوں کی اصلاح کرسکتا ہے۔ آپ نے اپنے قلم کو ذاتی شہرت یا دنیاوی مفاد کے لیے نہیں بلکہ دین، عقیدہ، سنت اور عظمتِ رسالت ﷺ کے دفاع کے لیے استعمال کیا۔ یہی وجہ ہے کہ تقریباً ایک صدی گزرنے کے باوجود آپ کا علمی سرمایہ آج بھی زندہ ہے۔

اعلیٰ حضرت کی سب سے بڑی میراث: اگر اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کی پوری زندگی کی خدمات کو چند الفاظ میں سمیٹا جائے تو کہا جاسکتا ہے کہ آپ نے مسلمانوں کو تین بنیادی چیزوں کی طرف متوجہ کیا: اللہ تعالیٰ کی صحیح توحید، رسولِ اکرم ﷺ کی سچی محبت و تعظیم، اور قرآن و سنت کی عملی پیروی۔ آپ نے یہ پیغام دیا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کیا جائے، رسولِ اکرم ﷺ کی عظمت و محبت کو ایمان کا حصہ سمجھا جائے، اور زندگی کو شریعت و سنت کے مطابق گزارا جائے۔ یہی وہ جامع فکر ہے جس نے اعلیٰ حضرت کو اپنے دور کی ایک مؤثر علمی و دینی شخصیت بنایا۔

آج اعلیٰ حضرت کو یاد کرنے کا مقصد کیا ہے؟ عرسِ اعلیٰ حضرت صرف ایک تاریخی شخصیت کو یاد کرنے کا نام نہیں ہونا چاہیے۔ یہ موقع اس بات پر غور کرنے کا بھی ہے کہ جس عالم نے اپنی پوری زندگی دین، علم، عقیدہ اور سنت کی حفاظت میں صرف کردی، ہم ان کی تعلیمات سے اپنی زندگی میں کیا حاصل کررہے ہیں؟ اگر ہم واقعی اعلیٰ حضرت سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں تو اس محبت کا تقاضا ہے کہ ہم نماز کی پابندی کریں، حلال و حرام کا خیال رکھیں، والدین کا احترام کریں، حقوق العباد ادا کریں، اخلاق بہتر بنائیں، قرآن و سنت سے تعلق مضبوط کریں اور اپنے دل میں رسولِ اکرم ﷺ کی سچی محبت پیدا کریں۔ اعلیٰ حضرت کی زندگی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ دین کی خدمت صرف تقریروں سے نہیں ہوتی؛ علم حاصل کرنا، علم پھیلانا، عقیدے کی حفاظت کرنا، سنت پر عمل کرنا، اخلاق سنوارنا اور مخلوقِ خدا کی اصلاح کرنا بھی دین کی عظیم خدمت ہے۔ آج 25 صفر 1448ھ کو جب ہم امام اہلِ سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی یاد تازہ کرتے ہیں تو ہمیں ان کی علمی و دینی خدمات کو صرف عقیدت کی نگاہ سے نہیں بلکہ عمل اور اصلاح کی نگاہ سے بھی دیکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اکابرِ اہلِ سنت کی علمی میراث کو سمجھنے، قرآن و سنت پر عمل کرنے، توحیدِ الٰہی پر مضبوطی سے قائم رہنے، رسولِ اکرم ﷺ کی سچی محبت و تعظیم اپنے دلوں میں پیدا کرنے اور اپنی زندگی کو شریعت و سنت کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

خراجِ عقیدت: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا سب سے روشن پہلو یہی ہے کہ ان کا علم عقیدے کی حفاظت کے لیے تھا، قلم دین کی خدمت کے لیے تھا، زبان حق کی ترجمانی کے لیے تھی، شاعری عشقِ رسول ﷺ کے اظہار کے لیے تھی، اور پوری زندگی شریعت و سنت کی سربلندی کے لیے وقف تھی۔ یہی وجہ ہے کہ وقت گزرنے کے باوجود ان کا نام صرف تاریخ کا ایک باب نہیں بلکہ ایک زندہ علمی و فکری ورثہ بن کر آج بھی مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کے لیے دینی رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ اعلیٰ حضرت کو خراجِ عقیدت یہی ہے کہ ان کے علم کو پڑھا جائے، ان کی علمی خدمات کو سمجھا جائے، اور ان کے پیش کردہ دین کے بنیادی اصولوں کو اپنی زندگی میں جگہ دی جائے۔

۱۵ اگست: آزادی کی داستان، قربانیوں کا سفر اور نئے بھارت کا خواب

عبدالرحیم، سرسیہ سمستی پور

انہی اختلافات نے بعد میں تحریکِ آزادی کو مختلف انداز اور مختلف قیادتیں فراہم کیں۔ ادھر مسلمانوں میں بھی سیاسی بیداری کا عمل تیز ہورہا تھا۔ سرسید احمد خان کی تعلیمی تحریک نے مسلمانوں کو جدید تعلیم کی طرف متوجہ کیا، جبکہ مختلف مذہبی اور سماجی اداروں نے بھی اپنی اپنی فکر کے مطابق قوم کی رہنمائی کی۔ 1906ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام اسی سیاسی ارتقا کا ایک اہم مرحلہ تھا۔ اس کا مقصد ہندوستانی مسلمانوں کے سیاسی، تعلیمی اور سماجی مفادات کی نمائندگی کرنا تھا۔ بعد کے برسوں میں کانگریس اور مسلم لیگ کے تعلقات میں تعاون اور اختلاف دونوں کے ادوار آئے، جنہوں نے برصغیر کی سیاست کو گہرے طور پر متاثر کیا۔ اسی دوران 1905ء میں بنگال کی تقسیم کا فیصلہ سامنے آیا، جس نے پورے ہندوستان میں سیاسی بیداری کی نئی لہر پیدا کر دی۔ حکومت کا مؤقف تھا کہ وسیع صوبے کو انتظامی سہولت کے لیے تقسیم کیا جارہا ہے، مگر متعدد سیاسی رہنماؤں نے اسے "تقسیم کرو اور حکومت کرو" کی پالیسی قرار دیا۔ اس فیصلے کے خلاف عوامی احتجاج شروع ہوا، جلسے منعقد ہوئے، جلوس نکلے اور پہلی مرتبہ معاشی مزاحمت کو منظم شکل دی گئی۔ سوادیشی تحریک اسی دور کی ایک اہم تحریک تھی۔ عوام سے اپیل کی گئی کہ وہ غیر ملکی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں، مقامی صنعتوں کو فروغ دیں اور ہندوستانی مصنوعات استعمال کریں۔ یہ صرف معاشی مہم نہیں تھی بلکہ قومی خود اعتمادی، خود انحصاری اور سیاسی بیداری کی ایک علامت بن گئی۔ ہندوستانی صنعت کاروں، تاجروں، طلبہ، اساتذہ اور عام شہریوں نے اس تحریک میں بھرپور حصہ لیا۔ اس تحریک نے ثابت کیا کہ اگر قوم متحد ہو جائے تو وہ صرف سیاسی میدان ہی میں نہیں بلکہ معاشی میدان میں بھی مؤثر مزاحمت کرسکتی ہے۔

اسی زمانے میں صحافت نے غیر معمولی کردار ادا کیا۔ اردو، ہندی، بنگالی، انگریزی، مراٹھی، تمل، پنجابی اور دیگر زبانوں کے اخبارات نے آزادی کے پیغام کو گھروں تک پہنچایا۔ مدیران اور صحافیوں نے سخت سنسرشپ، جرمانوں، مقدمات اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، مگر قلم کی آزادی پر سمجھوتہ نہیں کیا۔ بہت سے اخبارات بند کردیے گئے، مطابع ضبط ہوئے اور مدیران کو جیل بھیجا گیا، لیکن قومی شعور کی شمع بجھ نہ سکی۔ اس دور نے یہ ثابت کیا کہ قلم کی طاقت کبھی کبھی توپ و تفنگ سے بھی زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ ادب نے بھی آزادی کی تحریک میں غیر معمولی کردار ادا کیا۔ شاعروں نے حب الوطنی کے جذبات کو مہمیز دی، ادیبوں نے غلامی کے نقصانات اور آزادی کی اہمیت کو اپنی تحریروں کا موضوع بنایا، جبکہ ڈراموں، ناولوں اور مضامین نے عوام کے دلوں میں خودداری اور قومی وقار کا احساس پیدا کیا۔ ہندوستان کی مختلف

زبانوں کا ادب اس بات کا گواہ ہے کہ آزادی کی تحریک صرف سیاسی رہنماؤں کی جدوجہد نہیں تھی بلکہ یہ قلم، فکر، علم، تعلیم، صحافت اور ثقافت کی بھی ایک عظیم تحریک تھی۔

بیسویں صدی کے آغاز تک یہ حقیقت واضح ہو چکی تھی کہ ہندوستان میں آزادی کی خواہش محض چند تعلیم یافتہ افراد تک محدود نہیں رہی تھی بلکہ وہ کسانوں، مزدوروں، طلبہ، تاجروں، خواتین، علماء، ادیبوں، صحافیوں اور مختلف سماجی طبقات تک پہنچ چکی تھی۔ یہی وہ تبدیلی تھی جس نے آزادی کی تحریک کو ایک محدود سیاسی مطالبے سے نکال کر ایک ہمہ گیر قومی تحریک میں تبدیل کر دیا، اور آنے والے برسوں میں یہی بیداری برصغیر کی تاریخ کا رخ بدلنے والی ثابت ہوئی۔ انیسویں صدی کے آخری عشروں میں جب جدید تعلیم کا دائرہ وسیع ہونے لگا تو ایک ایسا متوسط اور تعلیم یافتہ طبقہ سامنے آیا جس نے غلامی کے اسباب اور آزادی کے تقاضوں پر سنجیدگی سے غور کرنا شروع کیا۔ یہی طبقہ بعد میں سیاسی تنظیموں، ادبی انجمنوں، صحافتی اداروں اور عوامی تحریکوں کی قیادت کا مرکز بنا۔ تعلیم نے عوام کو صرف روزگار ہی نہیں دیا بلکہ انہیں یہ شعور بھی عطا کیا کہ حکمرانی، انصاف، نمائندگی، قانون اور شہری حقوق کیا ہوتے ہیں۔ یہی فکری تبدیلی ہندوستان کی قومی بیداری کی سب سے مضبوط بنیاد ثابت ہوئی۔ اسی ماحول میں 1885ء میں انڈین نیشنل کانگریس کا قیام عمل میں آیا۔ ابتدا میں اس کے مطالبات محدود نوعیت کے تھے۔ اس کے رہنما برطانوی حکومت سے انتظامی اصلاحات، ہندوستانیوں کی زیادہ نمائندگی اور آئینی حقوق کا مطالبہ کرتے تھے، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ یہ مطالبات مکمل خود اختیاری اور پھر مکمل آزادی تک پہنچ گئے۔ کانگریس کے اندر بھی مختلف نظریات موجود تھے۔ ایک طبقہ تدریجی اصلاحات پر یقین رکھتا تھا، جبکہ دوسرا طبقہ زیادہ مضبوط اور عوامی مزاحمت کا حامی تھا۔ انہی اختلافات نے بعد میں تحریکِ آزادی کو مختلف انداز اور مختلف قیادتیں فراہم کیں۔ ادھر مسلمانوں میں بھی سیاسی بیداری کا عمل تیز ہورہا تھا۔ سر سید احمد خان کی تعلیمی تحریک نے مسلمانوں کو جدید تعلیم کی طرف متوجہ کیا، جبکہ مختلف مذہبی اور سماجی اداروں نے بھی اپنی اپنی فکر کے مطابق قوم کی رہنمائی کی۔ 1906ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام اسی سیاسی ارتقا کا ایک اہم مرحلہ تھا۔ اس کا مقصد ہندوستانی مسلمانوں کے سیاسی، تعلیمی اور سماجی مفادات کی نمائندگی کرنا تھا۔ بعد کے برسوں میں کانگریس اور مسلم لیگ کے تعلقات میں تعاون اور اختلاف دونوں کے ادوار آئے، جنہوں نے برصغیر کی سیاست کو گہرے طور پر متاثر کیا۔ اسی دوران 1905ء میں بنگال کی تقسیم کا فیصلہ سامنے آیا، جس نے پورے ہندوستان میں سیاسی بیداری کی نئی لہر پیدا کردی۔ حکومت کا مؤقف تھا کہ وسیع صوبے کو انتظامی سہولت کے لیے تقسیم کیا جارہا ہے، مگر متعدد سیاسی رہنماؤں نے اسے "تقسیم کرو اور حکومت کرو" کی پالیسی قرار دیا۔ اس فیصلے کے خلاف عوامی احتجاج شروع ہوا، جلسے منعقد ہوئے، جلوس نکلے اور پہلی مرتبہ معاشی مزاحمت کو منظم شکل دی گئی۔

سوادیشی تحریک اسی دور کی ایک اہم تحریک تھی۔ عوام سے اپیل کی گئی کہ وہ غیر ملکی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں، مقامی صنعتوں کو فروغ دیں اور ہندوستانی مصنوعات استعمال کریں۔ یہ صرف معاشی مہم نہیں تھی بلکہ قومی خود اعتمادی، خود انحصاری اور سیاسی بیداری کی ایک علامت بن گئی۔ ہندوستانی صنعت کاروں، تاجروں، طلبہ، اساتذہ اور عام شہریوں نے اس تحریک میں بھرپور حصہ لیا۔ اس تحریک نے ثابت کیا کہ اگر قوم متحد ہو جائے تو وہ صرف سیاسی میدان ہی میں نہیں بلکہ معاشی میدان میں بھی مؤثر مزاحمت کرسکتی ہے۔

اسی زمانے میں صحافت نے غیر معمولی کردار ادا کیا۔ اردو، ہندی، بنگالی، انگریزی، مراٹھی، تمل، پنجابی اور دیگر زبانوں کے اخبارات نے آزادی کے پیغام کو گھروں تک پہنچایا۔ مدیران اور صحافیوں نے سخت سنسرشپ، جرمانوں، مقدمات اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، مگر قلم کی آزادی پر سمجھوتہ نہیں کیا۔ بہت سے اخبارات بند کردیے گئے، مطابع ضبط ہوئے اور مدیران کو جیل بھیجا گیا، لیکن قومی شعور کی شمع بجھ نہ سکی۔ اس دور نے یہ ثابت کیا کہ قلم کی طاقت کبھی کبھی توپ و تفنگ سے بھی زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ ادب نے بھی آزادی کی تحریک میں غیر معمولی کردار ادا کیا۔ شاعروں نے حب الوطنی کے جذبات کو مہمیز دی، ادیبوں نے غلامی کے نقصانات اور آزادی کی اہمیت کو اپنی تحریروں کا موضوع بنایا، جبکہ ڈراموں، ناولوں اور مضامین نے عوام کے دلوں میں خودداری اور قومی وقار کا احساس پیدا کیا۔ ہندوستان کی مختلف زبانوں کا ادب اس بات کا گواہ ہے کہ آزادی کی تحریک صرف سیاسی رہنماؤں کی جدوجہد نہیں تھی بلکہ یہ قلم، فکر، علم، تعلیم، صحافت اور ثقافت کی بھی ایک عظیم تحریک تھی۔ بیسویں صدی کے آغاز تک یہ حقیقت واضح ہو چکی تھی کہ ہندوستان میں آزادی کی خواہش محض چند تعلیم یافتہ افراد تک محدود نہیں رہی تھی بلکہ وہ کسانوں، مزدوروں، طلبہ، تاجروں، خواتین، علماء، ادیبوں، صحافیوں اور مختلف سماجی طبقات تک پہنچ چکی تھی۔ یہی وہ تبدیلی تھی جس نے آزادی کی تحریک کو ایک محدود سیاسی مطالبے سے نکال کر ایک ہمہ گیر قومی تحریک میں تبدیل کردیا، اور آنے والے برسوں میں یہی بیداری برصغیر کی تاریخ کا رخ بدلنے والی ثابت ہوئی۔ (جاری)

غزل

تم تک روزانہ پہنچیں گے ایسے سوال
دے کے جواب دِکھاؤ سیدھا اپنا کمال
تم رشوت خوروں پہ سیاہی پھینکو گے ؟
تم چندہ چوروں پہ سیاہی پھینکوگے ؟
جس نے مہیلاؤں کی عزت لوٹی ہوگی
ان پہ سیاہی پھینکنا بھی ڈیوٹی ہوگی
چند کمینے بیچتے ہیں ، بس دیش کے راز
کب اٹھی ہے کالی سیاہی کی آواز
دیش میں ٹوٹتے پُل بھی بنائے جاتے ہیں
تھوڑی سیاہی ان پر بھی پھینک آتے ہیں
جو بھی غذا میں ملاوٹ کرتے رہتے ہیں
ان کے خلاف آواز اٹھاتے نہ دیکھے ہیں
بیچتے ہیں جو لوگ نشہ ان پر پھینکو
یار غلط جو سمجھتے ہو ، ڈٹ کر پھینکو
عورتوں کی ، بچوں کی تسکری ہوتی ہے
ڈالیں ان پر پاس تمہارے سیاہی ہے
تم میں شوق بہت ہے سیاہی پھینکنے کا
تو پھر ان سب کو اک آنکھ سے دیکھنے کا
پیارے دوست ہزاروں ڈرم پڑجائیں گے
پھینکنے بیٹھوگے تو کم پڑجائیں گے

میر بیدری

خانقاہی نظام کی صیانت کیلئے جعلی پیروں کا تدارک ناگزیر

خانقاہی نظام اسلامی تہذیب کی ایک اہم روحانی، اخلاقی اور سماجی میراث ہے، جس کا بنیادی مقصد اتباعِ شریعت، عبادت، ذکر، تزکیۂ نفس، اصلاحِ باطن، تہذیبِ اخلاق، صالح صحبت اور خدمتِ خلق کے ذریعے انسان کی داخلی و خارجی تعمیر ہے۔ برصغیر، بالخصوص دکن میں خانقاہوں نے محض روحانی تربیت کے مراکز ہی نہیں بلکہ مختلف سماجی طبقات کے درمیان مذہبی و اخلاقی روابط، تعلیم، انسانی خدمت اور معاشرتی اصلاح کے مراکز کی حیثیت بھی اختیار کی۔ اس لیے خانقاہ کی حقیقی عظمت اس کی ظاہری شان و شوکت، مریدین کی کثرت یا مالی وسائل میں نہیں بلکہ اس اخلاقی و روحانی تبدیلی میں ہے جو وہ انسان کے اندر پیدا کرتی ہے۔ تاہم دوسرے انسانی اداروں کی طرح خانقاہی نظام بھی انحرافات سے محفوظ نہیں رہا۔ بعض افراد نے روحانی نسبت، اور پیری کو تزکیۂ نفس اور خدمتِ خلق کے بجائے مال و جاہ، شخصی اقتدار، موروثی اجارہ داری اور عوامی جذبات کے استحصال کا ذریعہ بنالیا۔ یہی صورت حال جعلی پیری اور روحانی استحصال کے فتنے کو جنم دیتی ہے۔ اس لیے پیر، مرشد، اور ولی کی اہلیت کو محض نسبت، لباس، خانقاہ، مریدین کی تعداد یا کرامات سے نہیں بلکہ قرآن و سنت اور اکابرِ تصوف کے مقرر کردہ شرعی و اخلاقی معیار سے جانچنا ضروری ہے۔ قرآن مجید نے روحانی و اخلاقی زندگی کی بنیادی کسوٹی صدق اور تقویٰ کو قرار دیا۔ ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اہلِ صدق (کی معیت) میں شامل رہو۔ امام فخر الدین رازیؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ صدق صرف زبان کی سچائی نہیں بلکہ اعتقاد، قول اور عمل کی مطابقت کا نام ہے، لہٰذا الصادقین کی معیت میں ان کے اخلاق و اعمال کی پیروی بھی شامل ہے۔ حضرت علامہ آلوسیؒ (1217-1270 / 1802-1854) فرماتے ہیں کہ محولہ بالا آیت کریمہ میں ایسی صحبت اختیار کرنے کا حکم ہے جو انسان کو صدق، تقویٰ اور اطاعتِ الٰہی کی طرف لے جائے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے صدق کو بر اور بر کو نجات کا ذریعہ، جبکہ کذب کو فجور اور فجور کو ہلاکت کا سبب قرار دیا۔ اس بنا پر جو شخص دینی یا روحانی قیادت کا دعویٰ کرے لیکن جھوٹ، فریب، خیانت، وعدہ خلافی یا حقوق العباد کی پامالی میں مبتلا ہو، اس کے روحانی دعوے کو قبول کرنے کے بجائے قرآن و سنت کے اخلاقی معیار پر پرکھنا چاہیے۔ خصوصاً جھوٹی قسم کے ذریعے لوگوں کے حقوق ہڑپ کرنا محض اخلاقی کمزوری نہیں، بلکہ سنگین شرعی جرم ہے۔ مستند صوفی روایت کی معتبر تعلیمات بھی اسی اصول کی تائید کرتی ہیں۔ حضرت امام جنید بغدادیؒ (210-297 / 825-910) نے واضح کیا کہ تصوف کا علم کتاب و سنت کے ساتھ مقید ہے، حضرت امام قشیریؒ (376-465 / 986-1072) نے شریعت اور حقیقت کو لازم و ملزوم قرار دیتے ہوئے واضح کیا کہ شریعت سے آزاد کوئی حقیقت معتبر نہیں۔ اس سے یہ بنیادی اصول سامنے آتا ہے کہ طریقت شریعت سے الگ کوئی خودمختار نظام نہیں بلکہ شریعت ہی کے دائرے میں باطن کی تربیت کا نام ہے۔ چنانچہ کسی پیر، مرشد یا صوفی کا کشف، الہام، خواب یا باطنی دعویٰ قرآن و سنت کے مقابل حجت نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح ولایت کا اصل معیار کرامت نہیں بلکہ استقامت ہے۔ خارق عادت واقعات اگر کسی شخص سے منسوب ہوں تب بھی وہ اس کی روحانی اہلیت کے قطعی ثبوت نہیں ہوسکتے، جب تک اس کی زندگی تقویٰ، شریعت کی پابندی، فرائض کی ادائیگی، محرمات سے اجتناب، صدق و امانت اور حسنِ اخلاق سے مزین نہ ہو۔ پیرانِ پیر حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (470-561 / 1077-1166) کی تعلیمات میں بھی توحید، اتباع، اطاعت، امر کی تعمیل، نہی سے اجتناب، تقدیر پر رضا اور صدق کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ آپؒ سے منسوب تعلیمات میں یہ اصول بھی نمایاں ہے کہ کسی باطنی خیال یا الہام کو کتاب و سنت پر پیش کیا جائے، اگر وہ شریعت کے خلاف ہو تو اس کی کوئی شرعی حجیت نہیں۔ حقیقی مرشد کی ذمہ داری مرید کو اپنی ذات کا اسیر بنانا نہیں بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کی بندگی، رسول اللہ ﷺ کی اتباع، شریعت کی پابندی، حسنِ اخلاق، خود احتسابی اور خدمتِ خلق کی طرف لے جانا ہے۔ وہ علم و عمل کو جمع کرتا، حلال و حرام کی تمیز سکھاتا، نفس کی اصلاح کرتا اور اپنی ذات کے بجائے اللہ تعالیٰ کو مرکزِ تعلق بناتا ہے۔ اس کے برعکس جعلی پیر اپنی ذات کو مرکز بناکر مریدین کی عقیدت سے مالی یا سماجی فائدہ اٹھاتا، اپنی بات کو مطلق حجت قرار دیتا، تنقید کو گستاخی سمجھتا اور روحانی تقدس کو شخصی اقتدار کا ذریعہ بناتا ہے۔ اس طرح حقیقی مرشد اور جعلی پیر کے درمیان بنیادی فرق تربیت اور استحصال کا فرق بن جاتا ہے۔ حضرت امام غزالیؒ (450-505 / 1058-1111) کی "علماءِ سوء" کے بارے میں تنقید بھی اس مسئلے کو سمجھنے میں ایک اہم اصول فراہم کرتی ہے۔ آپؒ کے نزدیک وہ دینی عالم جو علم کو دنیاوی آسائش، جاہ اور منزلت حاصل کرنے کا ذریعہ بنالے، اخلاقی انحراف کا شکار ہے۔ اگرچہ یہ اصطلاح براہِ راست جعلی پیروں کے لیے نہیں، تاہم اس کا اصولی اطلاق ہر ایسے دینی یا روحانی منصب پر ہوسکتا ہے جہاں دین کو دنیا طلبی کا وسیلہ بنادیا جائے۔ اسی طرح حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ (1114-1176 / 1703-1762) نے اعمال کی حقیقی تاثیر کو صحیح نیت اور تزکیۂ نفس سے وابستہ کیا۔ لہٰذا محض ظاہری مذہبی رسوم، ذکر، لباس، مریدی یا خانقاہی منصب اس وقت تک معتبر نہیں جب تک ان کی بنیاد اخلاص، تزکیہ اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر نہ ہو۔ نسب کے باب میں بھی یہی اصول رہنما ہے۔ کسی بزرگ سے خاندانی نسبت قابلِ احترام تاریخی سرمایہ ہوسکتی ہے، لیکن روحانی اہلیت کی ضمانت نہیں۔ قرآن نے فضیلت کا معیار تقویٰ قرار دیا ہے۔ ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ اس آیت پاک کا مرکزی پیغام یہی ہے کہ دینِ اسلام میں انسان کی حقیقی عزت و فضیلت کا معیار رنگ، نسل، زبان، قوم، قبیلہ، خاندان، مال، منصب یا سماجی مرتبہ نہیں، بلکہ ایمان، تقویٰ اور صالح کردار ہے۔ قومیں اور قبائل باہمی شناخت اور معاشرتی نظم کے لیے ہیں، تفاخر اور برتری جتانے کے نہیں۔ اللہ کے نزدیک انسان کی قدر کا حقیقی پیمانہ اس کا تقویٰ ہے، اور اس تقویٰ کا کامل علم بھی صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ لہٰذا ظاہری حسن و جمال، جاہ و منصب ثانوی اہمیت رکھتے ہیں مگر ارشاد و تربیت کی اہلیت، علم، تقویٰ، اخلاص، کردار اور شریعت کی پابندی سے ثابت ہوتی ہے۔ مختصراً نسب، نسبت فراہم کرتا ہے، لیکن تقویٰ اہلیت فراہم کرتا ہے۔ ان اصولوں کی روشنی میں جعلی پیری کی نمایاں علامات میں جھوٹ و فریب، غیر معمولی مال و جاہ کی طلب، شخصی تقدیس، تنقید و احتساب سے فرار، شریعت سے آزادی کا دعویٰ، مریدین کا مالی یا جذباتی استحصال، نسب و منصب کو اہلیت کا واحد معیار بنانا اور کرامات کو روحانی فضیلت کا قطعی ثبوت سمجھنا شامل ہیں۔ خانقاہی نظام کی اصلاح کے لیے ضروری ہے کہ قرآن و سنت کو میزان بنایا جائے، علم اور تصوف کو باہم مربوط کیا جائے، خانقاہی مالیات میں شفافیت پیدا کی جائے، خود ساختہ اور روحانی ارشاد کے درمیان امتیاز قائم رکھا جائے، خدمتِ خلق کو خانقاہی شناخت کا بنیادی حصہ بنایا جائے اور شخصیت پرستی کے بجائے علمی و اخلاقی تربیت کو فروغ دیا جائے۔ مریدین کو بھی اندھی عقیدت کے بجائے شعوری وابستگی، مطالعہ، سوال، خود احتسابی اور شریعت کی پابندی کی تربیت دی جانی چاہیے۔ اس پورے مسئلے میں ایک بنیادی علمی امتیاز ضروری ہے کہ جعلی پیر کی تنقید، تصوف کی تنقید نہیں۔ بلکہ فریب، خیانت، دنیا طلبی اور استحصال کی مذمت دراصل تصوف کے اصل اخلاقی و روحانی منہج کا دفاع ہے۔ حضرات امام جنید بغدادیؒ، امام قشیریؒ، امام غزالیؒ، پیرانِ پیر سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور امام شاہ ولی اللہؒ کی تعلیمات کا مشترک پیغام یہی ہے کہ روحانیت کتاب و سنت، تزکیۂ نفس، صدق، تقویٰ، اخلاص، حسنِ کردار اور خدمتِ خلق سے وابستہ ہے، نہ کہ شخصیت پرستی، مادی منفعت یا محض ظاہری شان و شوکت اور کرامت سے۔ چنانچہ خانقاہی نظام کی اصلاح کا مقصد تصوف یا خانقاہی کی نفی نہیں بلکہ اس کے اصل روحانی و اخلاقی کردار کی بازیافت ہے۔ حقیقی خانقاہ وہ ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کا مقبول و مقرب بنائے، رسول اکرم ﷺ کی سنت کا پابند و پیرو بنائے، اخلاق حسنہ سے پاکیزہ و آراستہ بنائے، معاملات میں صادق و امین بنائے اور معاشرے کے لیے باعثِ خیر و نفع بنائے۔ جس خانقاہ میں اخلاص، شریعت کی پابندی، علم، صدق، تقویٰ اور خدمتِ خلق زندہ ہوں، وہ اسلامی تہذیب کی روحانی میراث کی حقیقی امین ہے، اور جہاں ان کی جگہ فریب، ظلم، دنیا طلبی، مالی استحصال اور شخصیت پرستی لے لے، وہاں اصلاح، احتساب اور تطہیر ناگزیر ہوجاتی ہے۔

یوپی: ہاپور میں کانوڑیوں کے حملے کے بعد

کومہ میں مبتلا مسلم ڈرائیور کا انتقال، ۷ پر مقدمہ

یوپی کے ہاپور میں کانوڑیوں کے حملے کے نتیجے میں کومہ میں مبتلا عظیم کا انتقال ہوگیا، وہ پانچ دن قبل کانوڑیوں کو لے جانے والی گاڑی کے ساتھ سڑک حادثے کے بعد مبینہ تشدد کا نشانہ بنے تھے۔ یوپی کے ہاپور میں کانوڑیوں کے حملے کے نتیجے میں کومہ میں مبتلا پک اپ ڈرائیور عظیم کا انتقال ہوگیا، وہ پانچ دن قبل کانوڑیوں کو لے جانے والی گاڑی کے ساتھ سڑک حادثے کے بعد مبینہ تشدد کا نشانہ بنے تھے۔ عظیم کے اہل خانہ کا الزام ہے کہ ۳۱ر جولائی کو گڑھ ٹول پلازہ کے قریب ان کی پک اپ گاڑی کے کانوڑیوں سے بھرے آٹو سے ٹکرانے کے بعد کانوڑیوں کے ایک گروپ نے انہیں مارا پیٹا۔ تاہم، پولیس نے دونوں فریقوں کی شکایات پر مقدمات درج کرلیے ہیں، اور حملے اور اس کے بعد عظیم کی موت کے ارد گرد کے حالات زیر تفتیش ہیں۔ عظیم کے والد انتظار حسین کے مطابق، یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب عظیم کی پک اپ کانوڑیوں کو لے جانے والے آٹو سے ٹکرا گئی۔ تصادم کے بعد، آٹو ڈرائیور اور کئی مسافروں نے مبینہ طور پر عظیم پر حملہ کیا۔ تشدد کے بعد، ہجوم انہیں وہیں پر چھوڑ کر چلا گیا۔ بعدازاں پولیس عظیم کو ابتدائی طور پر علاج کے لیے مقامی اسپتال لے گئی۔ بعد میں انہیں میرٹھ ریفر کیا گیا اور پھر دہلی کے لوک نائک اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں وہ تقریباً پانچ دن زیر علاج رہے اور ۴ر اگست کو انتقال کر گئے۔ گڑھ مکتیشور پولیس اسٹیشن میں درج ایف آئی آر میں آٹو ڈرائیور فرمان کے ساتھ منیش، انکیت، لوکیش اور شیوم (تمام کا تعلق باچھیڑا کھورد گاؤں سے) اور دو نامعلوم افراد کو نامزد کیا گیا ہے۔ یہ مقدمہ بھارتیہ نیا سنہیتا (BNS) کی دفعات کے تحت فساد، جان بوجھ کر چوٹ پہنچانے اور قتل کی کوشش سے متعلق درج کیا گیا ہے۔ تاہم، پولیس نے آٹو ڈرائیور کی شکایت پر ایک کراس ایف آئی آر بھی درج کی ہے۔ اس ایف آئی آر میں عظیم پر الزام ہے کہ انہوں نے جان بوجھ کر اپنی پک اپ کو آٹو میں ٹکرایا اور ڈرائیور کو کچلنے کی کوشش کی۔ عظیم کی موت کے سرٹیفکیٹ میں دماغی خون بہنے کے سبب موت کی وجہ درج ہے، جبکہ ثانوی طور پر دستاویز میں کھوپڑی کے اندر خون بہنا، دماغ کے گرد خون بہنا، دماغ پر دباؤ اور دماغ کی وسیع سوجن، اس کے بعد کارڈیو پلمونری گرفت درج ہے۔ سوشل میڈیا پر واقعے کے دعوے گردش کرنے کے بعد، ہاپور پولیس نے کہا کہ تحریری شکایت کی بنیاد پر گڑھ مکتیشور پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کرلیا گیا ہے اور مزید قانونی کارروائی جاری ہے۔ جبکہ پولیس نے اس تعلق سے میڈیا کے سوالوں کا جواب نہیں دیا۔ عظیم کے والد انتظار حسین نے مکتوب کو بتایا کہ ان کا بیٹا ان کا واحد سہارا تھا جب کہ کئی قبل ان کی بیوی کا انتقال ہوگیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ گزشتہ کچھ سالوں سے بستر پر ہیں اور اپنی دوائیوں، صحت کی دیکھ بھال اور خاندان کی ضروریات کے لیے عظیم پر منحصر تھے۔ انہوں نے کہا، ''ہم حملہ آوروں میں سے کسی کو نہیں جانتے۔ پولیس نے خود ملزمان کے نام بتائے۔ ہمیں صرف ایک منصفانہ تحقیقات اور انصاف چاہیے۔ دریں اثناء سماج وادی پارٹی کے ریاستی سکریٹری اور علاقے کے رہائشی فراست حسین گاما نے عظیم کی موت کے بعد ان کے خاندان سے ملاقات کی۔ مکتوب میڈیا سے بات کرتے ہوئے، گاما نے کہا کہ خاندان شدید معاشی مشکلات میں زندگی گزار رہا ہے۔ عظیم کی موت نے ان کے بوڑھے والد، بیوہ بیوی اور نومولود بیٹے کو بغیر کفیل کے چھوڑ دیا ہے خاندان اب مبینہ حملے کی منصفانہ تحقیقات اور احتساب کا مطالبہ کر رہا ہے۔

دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے آئی این اے

دہلی ہاٹ میں منایا تیج فیسٹیول، دستکاروں کا بڑھایا حوصلہ

نئی دہلی: تیج فیسٹیول کے دوران خواتین میں زبردست جوش وخروش دیکھنے کو ملا۔ مہندی، لوک گیتوں اور روایتی رنگوں نے پورے پروگرام کو خاص بنا دیا۔ دہلی ہاٹ کا پورا احاطہ ہندوستانی روایات، لوک ثقافت اور تہذیبی اقدار کے رنگ میں رنگا نظر آیا۔ وزیرِ اعلیٰ ریکھا گپتا نے بھی خواتین کے ساتھ تہوار میں شرکت کی اور تیج کی خوشیاں بانٹیں۔ تیج ہندوستانی سناتن ثقافت اور روایات سے جڑا ایسا تہوار ہے، جس میں خوشی کے ساتھ اپنائیت

اور بھائی چارے کا جذبہ بھی نمایاں ہوتا ہے۔ اسی روایتی رنگ اور جوش وخروش کے درمیان دہلی کی وزیرِ اعلیٰ ریکھا گپتا نے اتوار کو آئی این اے کے دہلی ہاٹ میں منعقدہ 'تیج فیسٹیول 2026' میں شرکت کی اور بڑی تعداد میں موجود خواتین کے ساتھ تہوار کی خوشیاں بانٹیں۔ تیج فیسٹیول کے دوران خواتین میں زبردست جوش و خروش دیکھنے کو ملا۔ مہندی، لوک گیتوں اور روایتی رنگوں نے پورے پروگرام کو خاص بنا دیا۔ دہلی ہاٹ کا پورا احاطہ ہندوستانی روایات، لوک ثقافت اور تہذیبی اقدار کے رنگ میں رنگا نظر آیا۔ وزیرِ اعلیٰ ریکھا گپتا نے بھی خواتین کے ساتھ تہوار میں شرکت کی اور تیج کی خوشیاں بانٹیں۔ انہوں نے کہا کہ تیج جیسے تہوار ہماری ثقافت کی خوبصورتی اور روایات کی زندہ مثال پیش کرتے ہیں۔ ایسے پروگرام نئی نسل کو اپنی ثقافتی وراثت سے وزیرِ اعلیٰ ریکھا گپتا نے کہا کہ وزیرِ اعظم نریندر مودی کے 'وکاس بھی، وراثت بھی' کے عزم کے مطابق دہلی حکومت دارالحکومت کی ترقی کے ساتھ ساتھ اس کی مالا مال ثقافت اور روایات کو بھی آگے بڑھانے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہلی کی تیز رفتار ترقی کے ساتھ اس کی ثقافتی شناخت اور روایتی ورثے کا تحفظ بھی ضروری ہے۔ تیج فیسٹیول جیسے پروگرام اسی سوچ کو مضبوط کرتے ہیں اور لوگوں کو اپنی جڑوں اور روایات سے جوڑنے کا کام کرتے ہیں۔ 'تیج فیسٹیول 2026' میں کابینی وزیر کپل مشرا، رکن اسمبلی شکھا رائے سمیت بڑی تعداد میں خواتین اور دیگر افراد موجود رہے۔ پروگرام کے دوران روایتی جوش وخروش اور ثقافتی رنگ نمایاں رہا۔ دہلی ہاٹ میں منعقد اس پروگرام نے ساون اور تیج کے روایتی ماحول کو بھرپور انداز میں زندہ کردیا۔ خواتین نے جوش وخروش کے ساتھ مختلف سرگرمیوں میں حصہ لیا اور لوک ثقافت سے جڑے رنگوں کے درمیان تہوار کی خوشیاں منائیں۔ تیج فیسٹیول نے جہاں ہندوستانی تہذیب اور روایات کو اجاگر کیا، وہیں مقامی دستکاروں اور ہنرمندوں کے لیے بھی ایک اہم پلیٹ فارم فراہم کیا۔ دہلی ہاٹ میں دستکاری اور روایتی مصنوعات سے وابستہ کاریگروں کی موجودگی نے پروگرام کو مزید خاص بنا دیا۔ وزیرِ اعلیٰ نے ان کے کام کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے روایتی ہنر اور مقامی دستکاری کو فروغ دینے کی اہمیت پر زور دیا۔ یہ پروگرام نہ صرف تیج کے تہوار کی خوشیوں کا مظہر بنا، بلکہ ہندوستانی ثقافت، لوک روایت، خواتین کی شرکت اور روایتی ہنر کو فروغ دینے کی کوشش کے طور پر بھی سامنے آیا۔

این ایچ آر سی' کا دہلی حکومت کو نوٹس، ایپ پر مبنی

کیب اور آٹو کے من مانی کرایوں پر ۲ر ہفتے میں رپورٹ طلب

قومی انسانی حقوق کمیشن کو 29 جولائی کو ایک شکایت موصول ہوئی تھی، جس میں کہا گیا ہے کہ دہلی میں چلنے والی ایپ پر مبنی آٹو اور کیب کمپنیاں حکومت کے طے کردہ کرایوں سے کہیں زیادہ رقم وصول کر رہی ہیں۔ قومی انسانی حقوق کمیشن (این ایچ آر سی) نے دہلی میں ایپ پر مبنی کیب اور آٹو رکشہ کی جانب سے من مانے اور زائد کرایوں کی وصولی کی شکایت کا نوٹس لیا ہے۔ کمیشن نے دہلی حکومت کو نوٹس جاری کرتے ہوئے 2 ہفتوں میں رپورٹ طلب کی ہے۔ این ایچ آر سی کے رکن پریانک کانونگو کی سربراہی والی بنچ نے دہلی حکومت کے محکمہ ٹرانسپورٹ کو یہ ہدایت جاری کی ہے۔ کمیشن کا کہنا ہے کہ شکایت میں عائد کیے گئے الزامات سنگین ہیں اور ان کی جانچ ضروری ہے۔ کمیشن کو 29 جولائی کو ایک شکایت موصول ہوئی تھی، جسے 4 اگست کو کمیشن کے سامنے پیش کیا گیا۔ شکایت میں کہا گیا ہے کہ دہلی میں چلنے والی ایپ پر مبنی آٹو اور کیب کمپنیاں حکومت کے طے کردہ کرایوں سے کہیں زیادہ رقم وصول کر رہی ہیں۔ شکایت کنندہ کا الزام ہے کہ یہ کمپنیاں بغیر کسی شفافیت کے سرج پرائسنگ، پلیٹ فارم فیس، ڈیمانڈ چارجز اور دیگر قسم کے چارجز شامل کر دیتی ہیں۔ دوسری طرف آٹو رکشہ ڈرائیور لازمی میٹر کا استعمال نہیں کر رہے ہیں۔ شکایت میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ قوانین پر عمل درآمد نہ ہونے کی وجہ سے عام لوگوں کا استحصال ہو رہا ہے۔ اس کا سب سے زیادہ اثر معاشی طور پر کمزور طبقے پر پڑ رہا ہے۔ شکایت کنندہ نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت کے طے کردہ کرایے پر عمل کیا جائے، میٹر کا صحیح استعمال ہو، کرایے کے

حساب کتاب میں شفافیت آئے اور مسافروں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ این ایچ آر سی نے تسلیم کیا کہ شکایت میں اٹھائے گئے معاملات پہلی نظر میں متاثرین کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی معلوم ہوتے ہیں۔ انسانی حقوق کے تحفظ کے ایکٹ 1993 کی دفعہ 12 کے تحت کمیشن نے اس معاملے کا نوٹس لیا ہے۔ اسی ایکٹ کی دفعہ 13 کے تحت کمیشن کو سول کورٹ جیسی تحقیقاتی اختیارات حاصل ہیں۔ کمیشن نے محکمہ ٹرانسپورٹ کے سکریٹری اور کمشنر کو خط لکھ کر ہدایت دی ہے کہ شکایت میں عائد کیے گئے الزامات کی جانچ کرائی جائے اور 2 ہفتوں کے اندر 'ایکشن ٹیکن رپورٹ' کمیشن کو پیش کی جائے۔

تعلیم پر کم خرچ، یونیسکو کے ۱۵ر فیصد کے معیار سے کیوں پیچھے ہے ہندوستان؟

یونیسکو کی ۲۰۲۶ر ایس ڈی جی ۴ر اسکور بورڈ' کے مطابق ہندوستان تعلیم پر اپنے مجموعی سرکاری اخراجات کا 14.2 فیصد حصہ خرچ کر رہا ہے

ملک میں تعلیم کو بہتر بنانے، اسکولوں کی حالت بہتر کرنے اور بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعلیم سے جوڑنے کے لیے کئی منصوبے چلائے جا رہے ہیں۔ لیکن تعلیم پر حکومت کے مجموعی اخراجات کے اعداد وشمار مختلف تصویر پیش کر رہے ہیں۔ یونیسکو کی 2026 'ایس ڈی جی 4 اسکور بورڈ' کے مطابق ہندوستان تعلیم پر اپنے مجموعی سرکاری اخراجات کا 14.2 فیصد حصہ خرچ کر رہا ہے۔ یہ یونیسکو کے طے کردہ 15 فیصد کے کم از کم معیار سے کم ہے۔ یعنی ہندوستان اس معاملے میں اب بھی ہدف سے پیچھے ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ جی ڈی پی کے حساب سے ہندوستان تعلیم پر 4.1 فیصد خرچ کر رہا ہے۔ یہ یونیسکو کے 4 فیصد کے کم از کم معیار سے کچھ زیادہ ہے۔ لیکن حکومت کے کل بجٹ میں تعلیم کا حصہ مسلسل کم ہوا ہے۔ سال 2015 میں یہ حصہ 15.7 فیصد تھا، جو اب گھٹ کر 14.2 فیصد رہ گیا ہے۔ یعنی تقریباً ایک دہائی میں تعلیم کے حصے میں 1.5 فیصد پوائنٹس کی کمی آئی ہے۔ تعلیم پر اخراجات کا معاملہ اس لیے بھی اہم ہے، کیونکہ ہندوستان ابھی اسکولوں میں بچوں کی تعلیم مکمل ہونے کے معاملے میں بھی اپنے طے شدہ اہداف سے پیچھے ہے۔ یونیسکو کے اعداد وشمار کے مطابق چھٹی جماعت سے 8ویں جماعت تک کی تعلیم مکمل کرنے کی شرح ہندوستان میں 86 فیصد ہے، جبکہ 2025 کے لیے قومی ہدف 99 فیصد مقرر کیا گیا تھا۔ وہیں 9ویں جماعت سے 12ویں جماعت تک کی تعلیم مکمل کرنے کی شرح صرف 51 فیصد ہے، جبکہ ہدف 84 فیصد تھا۔ یونیسکو نے دونوں سطحوں پر ہندوستان کی پیش رفت کو سست قرار دیا ہے۔ تعلیم 2030 منصوبے کے تحت دنیا کے ممالک نے تعلیم پر جی ڈی پی کا 4 سے 6 فیصد یا اپنے مجموعی سرکاری اخراجات کا 15 سے 20 فیصد حصہ خرچ کرنے کا ہدف مقرر کیا تھا۔ یونیسکو ان دونوں میں سے کم از کم حد کو بنیاد مانتا ہے۔ ہندوستان جی ڈی پی کے حساب سے تعلیم پر 4.1 فیصد خرچ کر رہا ہے، یعنی اس معیار کو پورا کرتا ہے۔ لیکن مجموعی سرکاری اخراجات میں تعلیم کا حصہ کم ہوگیا ہے۔ 2015 میں یہ 15.7 فیصد تھا، جو اب کم ہوکر 14.2 فیصد رہ گیا ہے۔ یعنی اس معاملے میں ہندوستان یونیسکو کے 15 فیصد کے کم از کم معیار سے 0.8 فیصد پوائنٹ پیچھے ہے۔ ہندوستان میں تعلیم سے متعلق کئی بڑے منصوبے چل رہے ہیں۔ یونیسکو کے ہندوستانی پروفائل کے مطابق تعلیمی منصوبہ تقریباً 15.6 کروڑ طلبہ تک پہنچتا ہے، جبکہ 'پی ایم پوشن' کے تحت تقریباً 11.8 کروڑ بچوں کو فائدہ ملتا ہے۔ اس کے باوجود تعلیم پر سرکاری اخراجات کے حصے میں آئی کمی سوالات کھڑے کرتی ہے۔ پوری دنیا میں تعلیم پر اخراجات کے حوالے سے صورتحال بہت اچھی نہیں ہے۔ یونیسکو کے مطابق 205 ممالک میں سے صرف 39 ممالک ایسے ہیں، جو جی ڈی پی اور کل سرکاری اخراجات، دونوں کے کم از کم معیار پر پورا اترتے ہیں۔ ایسے میں ہندوستان کے سامنے چیلنج صرف تعلیم پر زیادہ رقم خرچ کرنے کا نہیں، بلکہ یہ یقینی بنانا بھی ہے کہ دستیاب رقم اسکولوں، اساتذہ اور طلبہ تک صحیح طریقے سے پہنچے اور تعلیم کے نتائج میں حقیقی بہتری نظر آئے۔

ڈاکٹروں کی ٹیم نے پولیس اہلکاروں کا طبی معائنہ کیا، ضروری طبی مشورے دیئے

حاجی پور ر مہوا: پولیس سپرنٹنڈنٹ ویشالی جناب شوبھانک مشرا کی ہدایت پر مہوا سب ڈویژن کے پولیس

افسران اور اہلکاروں کے لیے مہوا تھانہ احاطے میں مفت طبی جانچ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ کیمپ میں پولیس مرکز حاجی پور اور صدر اسپتال حاجی پور سے آنے والی ڈاکٹروں کی ٹیم نے مہوا سب ڈویژن کے مختلف تھانوں میں تعینات پولیس افسران اور اہلکاروں کا طبی معائنہ کیا۔ اس دوران بلڈ پریشر، عمومی صحت کے معائنے سمیت دیگر ضروری طبی جانچ کی گئی۔ طبی معائنے کے بعد ڈاکٹروں نے تمام پولیس اہلکاروں کو ضروری طبی مشورے دیے اور صحت کو بہتر رکھنے کے حوالے سے اہم ہدایات بھی فراہم کیں۔ ڈاکٹروں نے پولیس اہلکاروں کو صحت کے حوالے سے محتاط رہنے اور ضرورت کے مطابق بروقت طبی مشورہ لینے پر بھی زور دیا۔ اس موقع پر افسران نے کہا کہ پولیس اہلکاروں کی ڈیوٹی انتہائی چیلنجنگ اور دباؤ سے بھرپور ہوتی ہے۔ ایسے میں ان کی صحت کی باقاعدہ جانچ اور بروقت طبی مشورہ انتہائی ضروری ہے۔ اسی مقصد کے تحت پولیس اہلکاروں کے لیے اس طرح کے طبی کیمپ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ ویشالی پولیس نے کہا کہ پولیس فورس کی صحت، کارکردگی اور فلاح و بہبود کے لیے محکمہ پوری طرح پابند عہد ہے۔ مستقبل میں بھی پولیس اہلکاروں کے مفاد میں باقاعدگی سے طبی جانچ کیمپ اور دیگر فلاحی پروگرام منعقد کیے جاتے رہیں گے۔

بھارت نے اروناچل پردیش کے

۲۷ر مقامات کے نام سرکاری نقشوں میں شامل کئے

نئی دہلی: مرکزی حکومت نے اروناچل پردیش میں 27 مقامات اور جغرافیائی خصوصیات کے نام باضابطہ طور پر طے کر کے انہیں سروے آف انڈیا کے سرکاری نقشوں اور ریکارڈ میں شامل کر دیا ہے۔ یہ اقدام چین کی جانب سے اروناچل پردیش کے مختلف مقامات کے نام تبدیل کرنے کی مسلسل کوششوں کے پس منظر میں سامنے آیا ہے۔ مرکزی وزارت داخلہ کے مطابق یہ عمل اروناچل پردیش حکومت کے ساتھ مشاورت سے مکمل کیا گیا۔ نئے سرکاری ناموں کا مقصد ان مقامات کی درست شناخت یقینی بنانے کے ساتھ سرکاری اور جغرافیائی ریکارڈ میں یکسانیت پیدا کرنا ہے۔ سرکاری فہرست میں پہاڑی درّوں، آبادیوں، جھیلوں اور دیگر اہم مقامات کو شامل کیا گیا ہے۔ ان میں وزولا، ریزالا، پوکرلا، تھاگ لا، سامبھوسرووَر، لونگجو، ماجا، بیسا، جے رام پور، سن پورہ اور کملانگ نگر سمیت مختلف مقامات شامل ہیں۔ یہ پیش رفت ایسے وقت ہوئی ہے جب چین بار بار اروناچل پردیش کے مختلف علاقوں کے لیے چینی نام جاری کرتا رہا ہے۔ بھارت ان اقدامات کو مسلسل مسترد کرتے ہوئے واضح کر چکا ہے کہ محض نام تبدیل کرنے سے زمینی حقائق یا ملک کی خود مختاری پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ حکومت کا کہنا ہے کہ سروے آف انڈیا کے نقشوں میں ان مقامات کی باضابطہ شناخت سے انتظامی امور، بنیادی ڈھانچے کی منصوبہ بندی، جغرافیائی نگرانی، قدرتی آفات سے نمٹنے اور سرحدی علاقوں میں عوامی خدمات کی فراہمی کو بھی بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ بھارت کا موقف ہے کہ اروناچل پردیش ملک کا اٹوٹ اور ناقابلِ تنسیخ حصہ ہے اور چین کی جانب سے اس کے علاقوں کے نام تبدیل کرنے کی کوششیں اس حقیقت کو تبدیل نہیں کرسکتیں۔ بھارت نے چین کے دعوؤں کا جواب دیتے ہوئے اروناچل پردیش کے 27 مقامات اور جغرافیائی خصوصیات کے نام باضابطہ طور پر طے کر کے انہیں سروے آف انڈیا کے سرکاری نقشوں اور ریکارڈ میں شامل کر دیا ہے۔ مرکزی وزارتِ داخلہ کی جانب سے جاری کردہ تفصیلات کے مطابق، یہ اہم فیصلہ اروناچل پردیش کی ریاستی حکومت کے ساتھ مشاورت کے بعد کیا گیا ہے تاکہ سرکاری ریکارڈ اور جغرافیائی شناخت میں یکسانیت لائی جا سکے۔ ان میں لونگجو، ماجا، بسا، بڑا کنڈن، چھوٹا کنڈن، دھن باری، پریت نگر، بدھ مندر، جے رام پور، تیرٹ نگر، رام نگر، جسونت گڑھ، ساگر، پدما، جیوتی نگر، بیساکھی، چھوٹا روپک، بڑا روپک، شیواجی نگر، سنپورا، اور کملانگ نگر شامل ہیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی کا جین زی سے خطاب

کہا صرف سوال نہ پوچھیں حل بھی پیش کریں

آئی آئی ٹی دہلی کے تقسیم اسناد پروگرام میں وزیراعظم مودی نے شرکت کی۔ آئی آئی ٹی دہلی کی ۵۷ر ویں تقسیم اسناد تقریب میں وزیراعظم مودی نے ملک کے نوجوانوں اور خاص طور پر جین زی کے سامنے آنے والے چیلنجز اور مواقع پر کھل کر بات کی۔ انہوں نے کہا کہ دنیا تیزی سے بدل رہی ہے اور اس تبدیلی کے پیچھے سب سے بڑی طاقت ٹیکنالوجی کی رفتار ہے۔ پی ایم مودی نے طلبہ سے کہا کہ آنے والے ۲۰ر سے ۳۰ر سال کی دنیا کیسی ہوگی، یہ کوئی یقینی طور پر نہیں بتا سکتا۔ لیکن تبدیلی کے اس دور میں چیلنجز بھی آئیں گے اور نئے مواقع بھی پیدا ہوں گے۔ وزیراعظم نے طلبہ سے کہا کہ جو نئے چیلنجز کے نئے حل تلاش کرنے کا حوصلہ رکھے گا اس کے لئے مشکلات ہی مواقع میں بدل جائیں گی۔ پی ایم مودی نے یہ بھی کہا کہ جین زی اور نوجوانوں کو صرف سوالوں کے جواب تلاش کرنے تک محدود نہیں رہنا چاہئے، بلکہ ان سوالوں کو پہچاننا چاہئے جنہیں دنیا نے سوال ماننا ہی چھوڑ دیا ہے۔ وزیراعظم مودی نے طلبہ کو ان کے کالج کے پہلے دن سے لے کر کنووکیشن تک کا سفر یاد دلایا۔ انہوں نے کہا کہ ہر طالب علم کے ذہن میں اب مستقبل کی اپنی تصویر ہوگی۔ کوئی پہلی تنخواہ کا انتظار کر رہا ہوگا، کوئی نئے شہر میں نئی شروعات کی تیاری کر رہا ہوگا، کوئی اسٹارٹ اَپ کا خواب دیکھ رہا ہوگا اور کسی نے اگلے مسابقتی امتحان کو اپنا ہدف بنایا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ راستے اور خواب اگرچہ الگ ہوں لیکن سب کے اندر آگے بڑھنے کی خواہش ایک جیسی ہے۔ پی ایم مودی نے طلبہ سے کہا کہ آئی آئی ٹی دہلی کی ڈگری صرف اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ انہوں نے امتحان پاس کیا، یا شاندار پلیسمنٹ حاصل کی، یہ ڈگری یہ بتاتی ہے کہ وہ مشکل مسائل کا حل تلاش کرنا جانتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آئی آئی ٹی تک پہنچنا آسان نہیں تھا اور یہاں کی پڑھائی بھی آسان نہیں تھی۔ ایک ایک مضمون، پروجیکٹ، مڈ-سیم اور اینڈ-سیم کے چھوٹے چھوٹے پڑاؤ نے طلبہ کو اس مقام تک پہنچایا ہے۔ پی ایم نے مزید کہا کہ زندگی میں کوئی طے شدہ نصاب نہیں ہوتا۔ کوئی یہ نہیں بتاتا کہ اصل سوال کیا ہے۔ کئی بار مسئلے کو خود پہچاننا پڑتا ہے اور حل نکالنا پڑتا ہے۔

سویڈن نے ہندوستان کی سلامتی کونسل میں رکنیت کے مطالبہ کی حمایت کی

دفاعی مینوفیکچرنگ کے گہرے تعلقات پر نگاہ

نئی دہلی: ہندوستان میں سبکدوش ہونے والے سویڈن کے سفیر جان تھیسلف نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل (یو این ایس سی) کی اصلاح شدہ مستقل رکنیت کے لئے ہندوستان کی بولی کی حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ نئی دہلی کا عالمی نظم ونسق میں ایک ''حقیقی مقام'' ہے، جبکہ اس بات پر زور دیا کہ سویڈن دفاعی مینوفیکچرنگ، اختراعات اور اسٹریٹجک تعاون کو ہندوستان کے کلیدی ستونوں کے طور پر دیکھتا ہے۔ نئی دہلی میں اپنی میعاد ختم کرنے سے پہلے ایک انٹرویو میں تھیسلف نے یہ بھی کہا کہ سویڈن کو توقع ہے کہ ہندوستان کے ساتھ دفاعی تعاون میں مزید وسعت آئے گی، خاص طور پر سویڈش کمپنیوں کے ساتھ جو 'میک ان انڈیا' پہل کے تحت ملک میں مینوفیکچرنگ سہولیات قائم کر رہی ہیں۔ دفاعی تعلقات پر بات کرتے ہوئے، سفیر نے کہا کہ یہ تعلقات دہائیوں کی دفاعی برآمدات سے لے کر ہندوستان میں مینوفیکچرنگ تک پروان چڑھے ہیں۔ میرے خیال میں یہ ایک رشتہ ہے، نیا نہیں ہے۔ ہمارا 1970 کی دہائی سے سویڈش دفاعی کمپنیوں اور ہندوستان کے درمیان تعاون رہا ہے۔ نئی بات یہ ہے کہ ہمارے پاس سویڈن کی دفاعی کمپنیاں ہیں جو حقیقت میں ہندوستان میں مینوفیکچرنگ قائم کر رہی ہیں۔ لہٰذا، دفاعی شعبے میں 100 فیصد ملکیتی تیاری۔ میرے خیال میں آنے والے سالوں میں یہ اور بھی زیادہ ہوجائے گا۔ سویڈن ان چند یورپی ممالک میں سے ایک ہے جس کی اپنی ایک بڑی دفاعی صنعت ہے، اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے درمیان تعاون پروان چڑھے گا۔ مجموعی دوطرفہ تعلقات کو بیان کرتے ہوئے تھیسلف نے گوتھنبرگ کے دورے کے دوران وزیراعظم نریندر مودی کے تبصرہ کو بھی یاد کیا۔

2047 تک ہندوستان کے ترقی یافتہ قوم کے ہدف کیلئے شہری کاری کلید

نئی دہلی: 2047 تک ایک ترقی یافتہ معیشت بننے کی ہندوستان کی خواہش اس وقت تک پہنچ سے باہر رہے گی جب تک کہ یہ شہری کاری کو نمایاں طور پر تیز نہیں کرتا، جب کہ اقتصادی اصلاحات کی اگلی نسل بنیادی طور پر ریاستی حکومتوں کے ذریعہ چلائی جانی چاہیے، ماہر اقتصادیات اور 16ویں مالیاتی کمیشن کے سابق چیئرمین اروند پنگڑیا نے نیشنل کونسل آف اپلائیڈ اکنامک ریسرچ کے انڈیا پالیسی فورم 2026 میں خطاب کرتے ہوئے، کولمبیا یونیورسٹی کے پروفیسر نے دلیل دی کہ مرکز نے اپنے ڈومین کے تحت زیادہ تر بڑی ٹکٹ اصلاحات کو پہلے ہی مکمل یا شروع کر دیا ہے، جس سے توجہ ان ریاستوں پر مرکوز ہوگئی ہے، جہاں زمینی رکاوٹیں، شہری نظم ونسق اور مقامی طرز حکمرانی میں تبدیلیاں جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم واقعی 2047 کو ایک ترقی یافتہ ہندوستان کے لیے ہدف کی تاریخ کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔

حادثات کا پیش آنا، جرائم کے واقعات کا رونما ہونا، نشہ سے عقل باختہ افراد کا موجب

حکومت ٹھوس اقدام اٹھائیں، کونسلنگ اور انسداد کیلئے ہر کوئی اپنی ذمہ داری نبھائیں

سرینگر: منشیات کے بڑھتے رجحان کے روکتھام کیلئے سرکار نے سنجیدگی کا مظاہرہ کر کے ایک لائحہ عمل کے تحت نشہ مکت مہم کا آغاز کیا ہے اور اس مہم کے تحت ریلیاں نکالی جاتی ہیں اور اسکولوں و دیگر اداروں کے باہمی اشتراک سے سمینار اور تقریبات کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ لفٹننٹ گورنر شری منوج سنہا کی 100 دن منشیات مخالف مہم کا عمل درآمد ہوا اور جموں وکشمیر کو نشہ مکت بنانے کیلئے یہ بھی ایک خوش آئند تھا۔ چونکہ وہ سو دن کی مہم اپنے اختتام کو پہنچ گئی ہے۔ اب دیکھتے ہیں مستقبل قریب میں اس کے کیا نتائج سامنے آئیں؟ قبل از وقت کہنا بے جا ہی ہوگا۔ کیونکہ نشے کے عادی افراد بھی منشیات فروشوں کے آلہ کار بن کر دوسروں کو مفت منشیات کی لت لگا کر بعد ازاں انہیں منشیات فروخت کرنے لگتے ہیں۔ منشیات کا استعمال اتنی بری عادت ہے کہ یہ انسان سے جائز و ناجائز ہر کام کروالیتی ہے چاہے وہ کسی بے گناہ انسان کا قتل ہی کیوں نہ ہو۔ جبکہ جرائم کے واقعات کو دیکھا جائے تو آدھے سے زیادہ جرائم نشے کی وجہ سے ہوتے ہیں، بیشتر ٹریفک حادثات بھی عموماً اسی وجہ سے رونما ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں حساس افراد نے کشمیر پریس سروس کے ساتھ بات کرتے ہوئے کہا کہ حکومتی سطح پر منشیات کی روکتھام کے لئے نشہ مکت مہم کا جو آغاز کیا گیا ہے وہ خوش آئند ہے البتہ سمیناروں وریلیوں سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوسکتا ہے بلکہ منشیات کی لت میں مبتلا افراد کی کونسلنگ کے لئے مخصوص سنٹروں اور اسپتالوں کا قیام لازمی بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ غیر سرکاری سطح پر قائم اسپتالوں میں یہ علاج بہت مہنگا، پیچیدہ اور طویل ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا ائس نشہ بہت ہی طاقتور اور اثر پذیر ہے، جس کی ایک خوراک ہی انسان کو اس کا عادی بنا دیتی ہے۔ اس سے انسان کا حافظہ کمزور ہوجاتا ہے اور یہ اعصابی امراض کے ساتھ گردوں اور جگر کے لئے بھی انتہائی مہلک ہے۔ بدقسمتی سے نشے کا استعمال تعلیمی اداروں میں بھی فروغ پا رہا ہے، جہاں اسکول، کالج اور یونیورسٹیوں کے لڑکے لڑکیاں اس کے استعمال کی وجہ سے ذہنی اور جسمانی معذوری کے ساتھ ساتھ حلق کی خرابی، جگر کی خرابی، امراض قلب، قلت عمر، معدہ کے زخم، فاسد خون، تنفس کی خرابی، کھانسی، سردرد، بے خوابی، دیوانگی، ضعف اعصاب، فالج، ٹی بی، بواسیر، دائمی قبض، گردوں کی خرابی جیسی مہلک بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اسی طرح لڑکیاں سیگریٹ کے علاوہ نشہ آور چیزوں کا استعمال کر رہی ہیں۔ انہوں نے پولیس اور متعلقہ حکام سے مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ اس گھناونے دھندے میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کر کے ان ضمیر فروشوں کو نشانہ عبرت بنایا جائے۔ حکومت کے ساتھ ساتھ والدین اور اساتذہ کو بھی چاہئے کہ وہ بچوں پر نظر رکھیں کہ وہ کن لوگوں میں اٹھتے بیٹھتے ہیں تاکہ منشیات کے عادی افراد اس سے دور ہوسکیں گے۔ نشہ آور اشیاء کا استعمال عقل کو مفلوج کر دیتا ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں خوفناک حادثات اور سنگین جرائم جنم لیتے ہیں۔ جب انسان نشے کی حالت میں اپنی عقل اور حواس کھو بیٹھتا ہے، تو اس کا اپنے جذبات اور افعال پر قابو نہیں رہتا۔

آئی ایم ڈی کا ہماچل، اتراکھنڈ اور

جموں وکشمیر سمیت کئی ریاستوں میں شدید بارش کا الرٹ

مغربی مدھیہ پردیش میں 13 سے 15 اگست کے دوران، مشرقی مدھیہ پردیش میں 12 سے 15 اگست کے دوران اور چھتیس گڑھ میں 11 اگست کو چند مقامات یا کچھ جگہوں پر بارش ہونے کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات نے جموں وکشمیر، لداخ، ہماچل پردیش اور اتراکھنڈ کے لیے شدید بارش کی وارننگ جاری کی ہے۔ ہندوستانی محکمہ موسمیات کے مطابق 10 سے 13 اگست کے درمیان جموں وکشمیر اور لداخ میں شدید بارش ہوسکتی ہے۔ 9 سے 15 اگست تک ہماچل پردیش اور اتراکھنڈ میں بھی تیز بارش کے امکانات ہیں۔ مشرقی اتر پردیش میں 10 اگست کو اور 9 سے 13 اگست کے دوران مشرقی راجستھان میں کافی تیز بارش کا امکان ہے۔ دوسری جانب شمال مغربی ہندوستان کے باقی حصوں میں چند مقامات یا کچھ جگہوں پر بارش کا امکان ہے۔ 9 سے 15 اگست کے دوران اتراکھنڈ اور 9 سے 10 اگست کے دوران مغربی راجستھان میں کہیں کہیں آندھی طوفان اور آسمانی بجلی گرنے کا خطرہ ہے۔ ہماچل پردیش میں 9 اگست اور 12 سے 15 اگست کے دوران شدید بارش کا امکان ہے۔ اتراکھنڈ میں 11 سے 15 اگست کے دوران، مغربی اتر پردیش، مشرقی اتر پردیش، ہریانہ، چنڈی گڑھ، دہلی اور پنجاب میں 9 اور 10 اگست کو، مغربی راجستھان میں 11 سے 12 اگست کے دوران اور مشرقی راجستھان میں 12 سے 13 اگست کو چند مقامات پر شدید بارش کا امکان ہے۔ مشرقی راجستھان اور ہماچل پردیش میں 10 اور 11 اگست کو اور اتراکھنڈ میں 9 اور 10 اگست کو کہیں کہیں بہت زیادہ شدید بارش کا امکان ہے۔ اگر وسطی ہندوستان کی بات کریں تو مغربی مدھیہ پردیش میں 13 سے 15 اگست کے دوران، مشرقی مدھیہ پردیش میں 12 سے 15 اگست کے دوران اور چھتیس گڑھ میں 11 اگست کو چند مقامات یا کچھ جگہوں پر بارش ہونے کا امکان ہے۔ 9 سے 12 اگست کے دوران مغربی مدھیہ پردیش میں اور 9 سے 11 اگست کے دوران مشرقی مدھیہ پردیش میں کافی زیادہ یا بڑے پیمانے پر بارش ہونے کا امکان ہے۔ 9 اور 10 اگست اور 12 سے 15 اگست کے دوران چھتیس گڑھ میں، 10 اگست کو ودربھ میں، اور 9 سے 12 اگست کے دوران چھتیس گڑھ میں کہیں کہیں آندھی طوفان اور آسمانی بجلی گرنے کا خطرہ ہے۔ 9 سے 15 اگست کے دوران انڈمان اور نکوبار جزائر، گنگا کے میدانی علاقوں والے مغربی بنگال، جھارکھنڈ، اوڈیشہ اور ہمالیہ کے قریبی مغربی بنگال اور سکم میں بارش ہونے کا امکان ہے۔ 13 سے 15 اگست کے دوران بہار میں بارش کی پیش گوئی ہے۔ شمال مشرقی ہندوستان کی بات کریں تو 9 سے 11 اگست کے دوران اروناچل پردیش میں اور 10 سے 11 اگست کے دوران آسام اور میگھالیہ میں چند مقامات یا کچھ جگہوں پر بارش ہونے کا امکان ہے۔ 9 سے 15 اگست کے دوران ناگالینڈ، منی پور، میزورم اور تریپورہ میں کافی زیادہ یا بڑے پیمانے پر بارش ہونے کا امکان ہے۔ بھارتی محکمہ موسمیات (IMD) نے ہماچل پردیش، اتراکھنڈ، اور جموں وکشمیر سمیت ملک کی کئی ریاستوں میں مانسون کی فعال لہر کے باعث شدید سے انتہائی شدید بارش کا الرٹ جاری کیا ہے۔ پہاڑی علاقوں میں موسلا دھار بارش کی وجہ سے اچانک سیلاب اور زمین کھسکنے کے شدید خطرات ہیں، جس کے پیشِ نظر مقامی انتظامیہ اور سیاحوں کو الرٹ رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ محکمہ موسمیات کی پیش گوئی کے مطابق درج ذیل علاقوں میں موسم کی صورتحال تشویشناک رہے گی۔ ہماچل پردیش، اتراکھنڈ، جموں وکشمیر، اور لداخ میں وسیع پیمانے پر موسلا دھار بارش، گرج چمک اور تیز ہوائیں چلنے کا امکان ہے۔ پنجاب، ہریانہ، چنڈی گڑھ، راجستھان، اتر پردیش، اور قومی دارالحکومت دہلی میں بھی مانسون کی سرگرمیاں تیز ہوں گی اور کئی مقامات پر بھاری بارش متوقع ہے۔ اڈیشہ، جھارکھنڈ، بہار، گنگا مغربی بنگال، اور سکم میں بھی مانسون کے زیرِ اثر تیز بارش کا سلسلہ جاری رہے گا۔

پڈوچیری پولیس فورس کو پریزیڈنٹس پولیس کلر سے نوازا گیا

تقریب میں شریک ہوئے وزیر داخلہ امت شاہ، جانیں کیا ہے اس اعزاز کی خاصیت؟

مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے پڈوچیری پولیس کو 'پریزیڈنٹس پولیس کلر' ملنے پر مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ پڈوچیری کو یہ باوقار اعزاز ملنا انتہائی فخر کی بات ہے اور اس موقع پر وہ تمام پولیس اہلکاروں اور پڈوچیری کے عوام کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کرتے ہیں۔ امت شاہ نے کہا کہ پڈوچیری جنوبی ہندوستان کی روحانی اور ثقافتی بیداری کی ایک جیتی جاگتی علامت ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ دو روزہ دورے پر پڈوچیری پہنچے، جہاں انہوں نے پڈوچیری پولیس کو 'پریزیڈنٹس پولیس کلر' سے نوازے جانے کی تقریب میں شرکت کی۔ اس موقع پر پریڈ گراؤنڈ میں پولیس اہلکاروں نے انہیں سلامی پیش کی۔ اس کے بعد امت شاہ سے اجازت حاصل کرکے باقاعدہ تقریب کا آغاز کیا گیا۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے پڈوچیری پولیس کو 'پریزیڈنٹس پولیس کلر' ملنے پر مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ پڈوچیری کو یہ باوقار اعزاز ملنا انتہائی فخر کی بات ہے اور اس موقع پر وہ تمام پولیس اہلکاروں اور پڈوچیری کے عوام کو دلی۔ مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کرتے ہیں۔ امت شاہ نے کہا کہ پڈوچیری جنوبی ہندوستان کی روحانی اور ثقافتی بیداری کی ایک جیتی جاگتی علامت ہے۔ انہوں نے پولیس فورس کی خدمات اور اس کی اہم کامیابیوں کو بھی سراہا۔ 'پریزیڈنٹس پولیس کلر' ہندوستان میں کسی پولیس فورس کو دیا جانے والا انتہائی باوقار اور اہم اعزاز ہے۔ یہ اعزاز کسی پولیس تنظیم کی بہترین خدمات، بہادری، نظم وضبط، پیشہ ورانہ صلاحیت اور ملک ومعاشرے کے تئیں اس کی غیر معمولی خدمات کے اعتراف میں دیا جاتا ہے۔ سادہ الفاظ میں کہا جائے تو 'پریزیڈنٹس پولیس کلر' کسی پولیس فورس کی شاندار خدمات اور کامیابیوں کی قومی سطح پر باضابطہ پذیرائی ہے۔ چونکہ یہ اعزاز صدر جمہوریہ کی جانب سے دیا جاتا ہے، اس لیے پولیس فورس کے لیے اس کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ اس اعزاز کے تحت متعلقہ پولیس فورس کو ایک خصوصی 'کلر' یعنی مخصوص پرچم یا پرچمی نشان دیا جاتا ہے۔ یہ پرچم پولیس تنظیم کے لیے فخر اور وقار کی علامت ہوتا ہے۔ اسے اہم سرکاری اور رسمی مواقع پر نمایاں کیا جاتا ہے۔ یہ اعزاز صرف ایک پرچم حاصل کرنے تک محدود نہیں ہوتا، بلکہ پولیس فورس کی طویل مدت تک دی گئی خدمات، فرض شناسی اور نمایاں کارکردگی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ کسی پولیس فورس کو 'پریزیڈنٹس پولیس کلر' ملنے کا مطلب ہے کہ اس کی خدمات، پیشہ ورانہ مہارت، نظم وضبط، فرض شناسی اور قابل ذکر کامیابیوں کو قومی سطح پر تسلیم کیا گیا ہے۔ پولیس تنظیموں کے لیے اسے اعلیٰ ترین ادارہ جاتی اعزازات میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس سے فورس کے اہلکاروں کے حوصلے بھی بلند ہوتے ہیں اور انہیں مستقبل میں مزید بہتر خدمات انجام دینے کی تحریک ملتی ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ دو روزہ دورے پر پڈوچیری کے لوک نواس پہنچے، جہاں وزیر اعلیٰ این۔ رنگاسامی، لیفٹیننٹ گورنر کے کیلاش ناتھن اور حکومت کے دیگر وزراء نے ان کا استقبال کیا۔ ہفتہ کی دیر رات لوک نواس پہنچنے پر وزیر اعلیٰ رنگاسامی، لیفٹیننٹ گورنر کیلاش ناتھن اور پڈوچیری حکومت کے دیگر ارکان نے مرکزی وزیر داخلہ کا گرمجوشی سے استقبال کیا۔

چنئی کے سمندری ساحلوں پر لگائے جائیں گے نئے وائی فائی پول

ہر روز ۴۵ منٹ مفت ملے گا انٹرنیٹ، سمندری ساحلوں پر انٹرنیٹ کی ضرورت اس لیے بھی زیادہ ہے

سمندری ساحلوں پر انٹرنیٹ کی ضرورت اس لیے بھی زیادہ ہے، کیونکہ بھیڑ بھاڑ والے علاقوں میں لوگ انٹرنیٹ کال کرنا، پیغامات بھیجنا، کیب بک کرنا، ڈیجیٹل ادائیگی کرنا یا اپنے خاندان سے رابطہ کرنا چاہتے ہیں۔ چنئی کے سمندری ساحلوں پر آنے والے سیاحوں کو مفت انٹرنیٹ سروس ملے گی۔ اس کے لیے گریٹر چنئی کارپوریشن شہر کے سمندری ساحلوں پر 107 نئے وائی فائی سے لیس اسمارٹ پول لگانے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ اس توسیع شدہ عوامی وائی فائی کی سہولت ستمبر میں شروع ہونے کی امید ہے۔ اس کے تحت ہر صارف کو روزانہ 45 منٹ تک مفت انٹرنیٹ ملے گا۔ اس منصوبے کے تحت مرینا بیچ پر 75 نئے وائی فائی پول لگائے جائیں گے۔ بیسنت نگر میں 20 اور تروانمیور میں 10 پول ایرٹیل کے ذریعہ نصب کیے جائیں گے۔ ان سہولیات پر ہونے والا مکمل خرچ سروس فراہم کرنے والی کمپنیوں کی جانب سے ان کے 'کارپوریٹ سوشل ریسپانسبلٹی' یعنی سی ایس آر اقدام کے تحت پورا کیا جائے گا۔ گریٹر چنئی کارپوریشن نے 2021 میں شہر کے 49 مقامات پر وائی فائی اسمارٹ پول لگائے تھے۔ اس وقت صارفین کو او ٹی پی تصدیق کے بعد 30 منٹ تک مفت انٹرنیٹ ملتا تھا۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ کنیکٹیویٹی خراب ہوگئی۔ لوگوں نے شکایت کی کہ موبائل فون نیٹ ورک سے جڑ تو جاتا ہے، لیکن انٹرنیٹ نہیں چلتا ہے۔ سمندری ساحلوں پر مضبوط نیٹ ورک انٹرنیٹ کی ضرورت اس لیے بھی زیادہ ہے، کیونکہ بھیڑ بھاڑ والے علاقوں میں لوگ انٹرنیٹ کال کرنا، پیغامات بھیجنا، کیب بک کرنا، ڈیجیٹل ادائیگی کرنا یا اپنے خاندان سے رابطہ کرنا چاہتے ہیں۔ نظام کو بہتر بنانے کے لیے کارپوریشن اب شہر بھر میں لگے تقریباً 2600 پرانے اسمارٹ پولز کی بھی اوور ہالنگ کرے گا۔ یہ پول تقریباً 900 مقامات پر لگے ہیں، جن میں عوامی پارک، اسپتال اور سرکاری دفاتر شامل ہیں۔ انٹرنیٹ سروس فراہم کرنے والوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ تباہ شدہ انفراسٹرکچر کی مرمت کریں اور بہتر کنیکٹیویٹی کو یقینی بنائیں۔ گریٹر چنئی کارپوریشن کے کمشنر جی ایس سمیرن نے بتایا کہ مرینا اور بیسنت نگر بیچ پر 38 وائی فائی پولز کی دیکھ بھال فی الحال اے سی ٹی فائبر نیٹ اور ریلائنس جیو کر رہے ہیں۔ متعلقہ نجی کمپنیوں سے عوامی وائی فائی کا دائرہ بڑھانے کو کہا گیا ہے۔ کارپوریشن نے اے سی ٹی فائبر نیٹ سے استعمال کا ڈیٹا بھی طلب کیا ہے، تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ لوگ اس سروس کا کس طرح استعمال کر رہے ہیں۔ نیٹ ورک کے بڑھنے کے ساتھ سائبر سیکورٹی بھی ایک بڑا چیلنج ہوگی۔ لوگوں نے مطالبہ کیا ہے کہ کھلے عوامی نیٹ ورک پر ہیکنگ، ڈیٹا چوری اور دیگر سیکورٹی خلاف ورزیوں کو روکنے کے لیے سخت انتظامات کیے جائیں۔

سناتن چیتنا کے پُرجوش علمبردار، نرنجن پیٹھادھیشور

آچاریہ مہامنڈلیشور سوامی کیلاشانند گری جی مہاراج کی شخصیت اور شراکت

نئی دہلی: نرنجنی پیٹھادھیشور آچاریہ مہامنڈلیشور سوامی کیلاش آنندگری جی مہاراج کی شخصیت اور خدمات میں سخت ریاضت، سادہ مزاجی اور سناتن ثقافت سے غیر متزلزل وابستگی نمایاں نظر آتی ہے۔ ہندوستان کی ہزاروں سال پرانی روحانی روایت نے دنیا کو صرف مذہب کا راستہ نہیں دکھایا بلکہ سچائی، تپسیا، ترکِ دنیا، رحم، خدمت اور خود احتسابی سے بھرپور زندگی کا تصور بھی دیا ہے۔ اسی روایت کو موجودہ دور میں اپنے عمل اور روحانی پیغام کے ذریعے آگے بڑھانے والے سنتوں میں سوامی کیلاش آنندگری کا نمایاں مقام ہے۔ سوامی کیلاش آنندگری جی مہاراج کی زندگی محض روحانی ریاضت تک محدود نہیں، بلکہ سناتن اقدار کو نئی نسل سے جوڑنے کی مسلسل کوشش بھی ہے۔ ان کی شخصیت میں ایک طرف سخت سادھنا کرنے والے سنت کی مضبوطی دکھائی دیتی ہے، تو دوسری جانب ان کے رویے میں عاجزی، سادگی اور اپنائیت نمایاں ہے۔ سنت روایت میں سادھنا کا مطلب صرف پوجا پاٹھ یا مذہبی رسومات ادا کرنا نہیں، بلکہ خود کو نظم وضبط میں ڈھالنا، حواس پر قابو رکھنا اور زندگی کو ایک اعلیٰ مقصد کے لیے وقف کرنا ہے۔ سوامی کیلاش آنندگری کی زندگی اسی روایت کی عکاس سمجھی جاتی ہے۔ خصوصاً ساون کے مقدس مہینے میں ان کی سخت سادھنا عقیدت مندوں کے لیے روحانی کشش کا مرکز بنتی ہے۔ طویل وقت تک ایک ہی آسن پر سادھنا، خاموشی، بھگوان شیو کی عبادت اور رودرابھیشیک جیسے مذہبی اعمال کے ذریعے وہ شیو بھکتی کو عوامی فلاح کے جذبے سے جوڑتے ہیں۔ سوامی جی کی مذہبی سادھنا میں بھگوان شیو کے تئیں گہری عقیدت نمایاں ہوتی ہے۔ ساون کے دوران ہونے والے رودرابھیشیک اور دیگر مذہبی اعمال میں ملک کی خوشحالی، امن، عوامی فلاح اور سناتن ثقافت کی ترقی کی دعا شامل رہتی ہے۔ ان کے لیے شیو آرادھنا صرف مندر تک محدود نہیں بلکہ انسان کے اندر موجود منفی سوچ اور اندھیرے کو دور کرکے مثبت شعور بیدار کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ ہندوستانی سناتن روایت میں اکھاڑوں کی ایک منفرد اہمیت رہی ہے۔ صدیوں سے ان اداروں نے مذہب، روحانیت اور ہندوستانی ثقافتی اقدار کے تحفظ میں کردار ادا کیا ہے۔ سوامی کیلاش آنندگری جی مہاراج نرنجنی اکھاڑے کی اسی عظیم سنت روایت سے وابستہ ہیں۔ آچاریہ مہامنڈلیشور کی حیثیت سے ان کی ذمہ داری مذہبی رہنمائی کے ساتھ سنت روایت کے اصولوں کو معاشرے کے سامنے زندہ رکھنا بھی ہے۔ ڈیجیٹل دور میں نئی نسل کے سامنے دنیا بھر کی معلومات موجود ہیں، لیکن اپنی جڑوں اور ثقافتی شناخت سے جڑے رہنا بھی ایک اہم چیلنج ہے۔ سوامی کیلاش آنندگری کے پروچن، سادھنا اور مذہبی رسومات جدید ڈیجیٹل ذرائع کے ذریعے بھی لوگوں تک پہنچتے ہیں۔ ملک و بیرون ملک موجود عقیدت مند آن لائن ان کی مذہبی سرگرمیوں سے وابستہ ہوتے ہیں۔ سوامی جی کی شخصیت میں سخت سادھنا کے ساتھ سادگی اور شائستگی کا امتزاج نظر آتا ہے۔ ان کے عقیدت مندوں کے مطابق ان سے ملاقات صرف مذہبی آشیرواد تک محدود نہیں رہتی بلکہ روحانی توانائی اور اپنائیت کا احساس بھی پیدا کرتی ہے۔ ہریدوار کا جنوبی کالی مندر بھی ان کی سادھنا اور مذہبی سرگرمیوں کا اہم مرکز رہا ہے۔ خصوصی مواقع اور ساون کے دوران یہاں عقیدت مندوں کی بڑی تعداد پہنچتی ہے، جو سنت روایت سے عوام کی گہری وابستگی کو ظاہر کرتی ہے۔ سوامی کیلاش آنندگری کے پیغام کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ سناتن دھرم کو صرف عبادت اور مذہبی رسومات تک محدود نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ایک طرزِ زندگی ہے، جس میں والدین کا احترام، گرو کے تئیں عقیدت، فطرت کا تحفظ، معاشرے کے تئیں ذمہ داری اور انسانیت کے لیے ہمدردی شامل ہے۔ ان کی روحانی سوچ میں سادھنا سے خدمت اور خود کی اصلاح سے سماج کی فلاح تک کا سفر نمایاں ہے۔

ترنگا ہمارا عزم، مستقبل کے لیے ہمارا وژن لکھنؤ میں

ترنگا یاترا کے دوران بی جے پی ایم ایل اے راجیشور سنگھ کا اظہار خیال

لکھنؤ: لکھنؤ میں ترنگا یاترا کے دوران خبر رساں ایجنسی اے این آئی سے بات کرتے ہوئے راجیشور سنگھ نے کہا کہ قومی پرچم ملک کے ماضی، حال اور مستقبل کی نمائندگی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا، "ترنگا ہمارا فخر، حال کے لیے ہمارا عزم اور مستقبل کے لیے ہمارا وژن ہے۔ یہ ہمیں ان قربانیوں کی یاد دلاتا ہے جن کے نتیجے میں ہمیں آزادی حاصل ہوئی اور ہمارے بہادر ہیروز کو یاد کرنے کا دن ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رکن اسمبلی راجیشور سنگھ نے اتوار کو کہا کہ ترنگا یاترا قومی فخر کا جشن اور بھارت کی آزادی کے لیے دی گئی قربانیوں کو یاد کرنے کا موقع ہے۔ انہوں نے شہریوں کی جانب سے ملک کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ لکھنؤ میں ترنگا یاترا کے دوران خبر رساں ایجنسی اے این آئی سے بات کرتے ہوئے سنگھ نے کہا کہ قومی پرچم ملک کے ماضی، حال اور مستقبل کی نمائندگی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا، "ترنگا ہمارا فخر، حال کے لیے ہمارا عزم اور مستقبل کے لیے ہمارا وژن ہے۔ یہ ہمیں ان قربانیوں کی یاد دلاتا ہے جن کے نتیجے میں ہمیں آزادی حاصل ہوئی اور ہمارے بہادر ہیروز کو یاد کرنے کا دن ہے۔ یہ ہمیں بحیثیت شہری اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کی بھی یاد دلاتا ہے۔ راجیشور سنگھ نے کہا کہ ترنگا ہر ہندوستانی کے دل میں ایک خاص مقام رکھتا ہے اور یہ ان مجاہدین آزادی کی قربانیوں کی علامت ہے جنہوں نے ملک کی آزادی کے لیے اپنی جانیں قربان کردیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس طرح کے پروگرام ملک کے ہیروز کو یاد کرنے کے ساتھ ساتھ شہریوں کو اپنے فرائض ادا کرنے اور ملک کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے کی ترغیب دینے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ دریں اثنا اتر پردیش ویمن کمیشن کی نائب صدر اپرنا یادو نے کہا کہ ترنگا یاترا نے خاص طور پر نوجوانوں میں جوش وجذبے کی ایک نئی لہر پیدا کی ہے۔ اپرنا یادو نے کہا "ترنگا یاترا بہت اہم ہے اور خاص طور پر نوجوانوں میں جوش وخروش کا ایک نیا احساس پیدا کرتی ہے۔ یہ ہم سب میں قومی فخر کے جذبے کو بیدار کرتی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ لکھنؤ میں اس کا انعقاد کیا جارہا ہے اور مجھے بھی اس کا حصہ بننے کا موقع ملا ہے۔" انہوں نے کہا کہ ایسے پروگراموں میں نوجوانوں کی شرکت سے قومی شناخت اور اقدار کے ساتھ ان کا تعلق مزید مضبوط ہوتا ہے۔ لکھنؤ میں نکالی گئی ترنگا یاترا میں شہریوں اور حامیوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ شرکا ہاتھوں میں قومی پرچم تھامے شہر کی سڑکوں پر مارچ کرتے نظر آئے۔ 'ہر گھر ترنگا' مہم حکومت ہند کی ایک پہل ہے۔

بہار: مدھوبنی میں مارننگ واک کے

دوران پیش آیا خوفناک سڑک حادثہ، ۳ر خواتین ہلاک

بہار کے مدھوبنی میں اتوار کی صبح سڑک حادثے میں 3 خواتین کی موت ہوگئی۔ یہ حادثہ بینی پٹی اسٹیٹ ہائی وے پر جگدمبا پٹرول پمپ کے پاس اس وقت پیش آیا جب خواتین مارننگ واک کے بعد گھر لوٹ رہی تھیں۔ بہار کے مدھوبنی ضلع کے بینی پٹی تھانہ علاقے میں اتوار کی صبح سڑک حادثے میں 3 خواتین کی موت ہو گئی۔ یہ حادثہ بینی پٹی اسٹیٹ ہائی وے پر جگدمبا پٹرول پمپ کے پاس اس وقت پیش آیا جب خواتین مارننگ واک کے بعد گھر لوٹ رہی تھیں۔ اسی دوران ایک بے قابو نامعلوم گاڑی نے انہیں کچل دیا۔ حادثے میں تینوں خواتین کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ خواتین کی شناخت ڈھکجری گاؤں کے نوٹولی کی رہائشی ریتا دیوی (42)، کرن دیوی (40) اور پھول دائی دیوی (70) کے طور پر ہوئی ہے۔ رپورٹس کے مطابق کچھ خواتین کا ایک گروپ روزانہ کی طرح اتوار کی صبح بھی مارننگ واک کے لیے نکلا تھا۔ صبح کے قریب 6 بجے مارننگ واک کے بعد خواتین گھر لوٹ رہی تھیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ جگدمبا پٹرول پمپ کے پاس سڑک کے کنارے کچھ خواتین تھک کر بیٹھ گئی تھیں۔ اسی دوران رہیکا سے بینی پٹی کی طرف جارہی ایک کالے رنگ کی نامعلوم گاڑی نے انہیں اپنی زد میں لے لیا۔ ٹکر اتنی زوردار تھی کہ تینوں خواتین کو سنبھلنے تک کا موقع نہیں ملا اور ان کی جائے وقوعہ پر ہی موت ہوگئی۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی بینی پٹی اور اریر تھانے کی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ واقعے کے بعد مقامی لوگوں میں شدید غصہ پھیل گیا اور مشتعل لوگوں نے سڑک بلاک کردی۔ جگدمبا پٹرول پمپ کے دونوں طرف تقریباً 1-1 کلومیٹر تک گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں۔ موقع پر بڑی تعداد میں پولیس فورس تعینات ہے۔ پولیس اور مقامی انتظامیہ کے افسران لواحقین اور گاؤں والوں سے سے بات چیت کرکے سڑک بلاک ختم کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پولیس نے لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیجنے کا عمل شروع کردیا ہے۔ فرار گاڑی کے ڈرائیور کی تلاش کے لیے پولیس آس پاس لگے سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کھنگال رہی ہے۔ واقعے کے بعد نوٹولی گاؤں میں ماتم چھایا ہوا ہے۔ پولیس معاملے کی تفتیش کر رہی ہے۔

محکمہ تعلیم سے اردو اسکول میں جمعرات کو ہاف ڈے کا مطالبہ

حاجی پور: ضلع اردو ٹیچرس ایسوسی ایشن ویشالی نے اپنے پریس ریلیز جاری کر بتایا ہے کہ ایک اہم نشست کا اہتمام ایسوسی ایشن کے ضلعی دفتر واقع نون گولہ ماسٹر محمد قمرالدین کی رہائش گاہ نزد ٹاؤن تھانہ حاجی پور میں کیا گیا۔ جس میں کئی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ یہ بات بھی زیر غور آئی کہ گزشتہ دنوں محکمہ تعلیم حکومت بہار کی جانب سے مراسلہ جاری کیا گیا ہے کہ بروز سنیچر کو ہاف ڈے اسکول چلیگا۔ اس سلسلے میں محکمہ تعلیم سے جاری تعطیل نامہ 2026 کا مطالعہ کیا گیا واضح ہوا کہ تعطیل نامہ کے کالم نمبر 5 پر واضح طور پر درج ہے کہ سامانیہ ودیالیوں میں روی وار کو تھا اردو ودیالیوں میں ساپتا ہک اوکاش شکروار کو رہیگا۔ یعنی ہندی اسکولوں میں اتوار کو اور اردو اسکولوں میں ہفتہ واری چھٹی جمعہ کو رہیگا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ہندی اسکولوں میں سنیچر اور اردو اسکولوں میں جمعرات کے دن ہاف ٹائم اسکول چلیگا۔ چونکہ اس طرح کی روایت زمانہ قدیم سے چلی آرہی ہے۔ لھذا اردو ٹیچرس ایسوسی ایشن ویشالی محکمہ تعلیم سے مانگ کرتی ہے کہ ڈائریکٹر سیکنڈری ایجوکیشن کے ذریعہ جاری شدہ لیٹر نمبر گیا پانک 1409 بتاریخ 6-8-2026 میں جزوی ترمیم کرتے ہوئے اردو اسکولوں اور مدرسوں میں جمعرات کو ہاف ٹائم 1 بجے تک چلانے کا حکم جاری کیا جائے۔ اس موقع پر ضلع صدر محمد عظیم الدین انصاری، سکریٹری ڈاکٹر ذاکر حسین، محمد زاہد، کوثر پرویز خان وغیرہ ہم سمیت دیگر ٹیچرس موجود تھے۔

بھارت چھوڑو تحریک کی 84 ویں سالگرہ پر امت شاہ سمیت کئی

لیڈروں نے مجاہدین آزادی اور انقلابیوں کو پیش کیا خراج عقیدت

نئی دہلی: امت شاہ نے کہا کہ ملک کو آزاد کرانے کی اس عظیم جدوجہد میں اپنا سب کچھ قربان کرنے والے تمام امر مجاہدینِ آزادی کو وہ سلام پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگست کرانتی کا یہ دن ہمیں قومی مفاد کو سب سے مقدم رکھتے ہوئے دیسی مصنوعات اپنانے، خودکفیل ہندوستان کی تعمیر اور 'وکست بھارت' کے عزم کو پورا کرنے کی تحریک دیتا ہے۔ بھارت چھوڑو تحریک، جسے اگست کرانتی کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، کی 84 ویں سالگرہ کے موقع پر ہفتہ کے روز مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ، مرکزی وزیر نتن گڈکری، وزیر زراعت شیوراج سنگھ چوہان اور کئی ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ نے مجاہدینِ آزادی اور انقلابیوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ 9 اگست 1942 کو شروع ہونے والی یہ تحریک ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد کی سب سے بڑی عوامی تحریکوں میں شمار کی جاتی ہے۔ مہاتما گاندھی نے اسی تحریک کے دوران 'کرو یا مرو' کا نعرہ دیا تھا، جس نے برطانوی حکومت کے خلاف پورے ملک میں آزادی کی جدوجہد کو مزید تیز کردیا تھا۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے پیغام میں کہا کہ مہاتما گاندھی کی اپیل پر شروع ہونے والی 'بھارت چھوڑو تحریک' آزادی کی جدوجہد کا وہ تاریخی باب ہے، جس نے ملک کے عوام کو متحد کیا اور برطانوی حکومت سے آزادی کے لیے 'کرو یا مرو' کا عزم اور بے مثال حوصلہ فراہم کیا۔ امت شاہ نے کہا کہ ملک کو آزاد کرانے کی اس عظیم جدوجہد میں اپنا سب کچھ قربان کرنے والے تمام امر مجاہدینِ آزادی کو وہ سلام پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگست کرانتی کا یہ دن ہمیں قومی مفاد کو سب سے مقدم رکھتے ہوئے دیسی مصنوعات اپنانے، خودکفیل ہندوستان کی تعمیر اور 'وکست بھارت' کے عزم کو پورا کرنے کی تحریک دیتا ہے۔ مرکزی وزیر نتن گڈکری نے بھی بھارت چھوڑو تحریک کی سالگرہ پر مجاہدینِ آزادی کو یاد کیا۔ انہوں نے کہا کہ 1942 میں آج ہی کے دن مہاتما گاندھی کی قیادت میں ہندوستانیوں نے انگریزوں کے خلاف بھارت چھوڑو تحریک شروع کی تھی۔ انہوں نے آزادی کے لیے اپنا سب کچھ قربان کرنے والے تمام امر شہیدوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ مرکزی وزیر زراعت شیوراج سنگھ چوہان نے کہا کہ اگست کرانتی آزادی کی جدوجہد کا ایک تاریخی باب ہے، جس نے ہندوستانیوں میں آزادی کی شمع اور جدوجہد کا عزم پیدا کیا۔ انہوں نے کہا کہ 1942 میں مہاتما گاندھی نے 'کرو یا مرو' کا نعرہ دے کر بھارت چھوڑو تحریک کا آغاز کیا، جو غیر ملکی حکومت کے خلاف ایک بڑی عوامی تحریک بن گئی۔ چوہان نے آزادی کی جدوجہد میں قربانی دینے والے تمام بہادر سپاہیوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بھی مجاہدینِ آزادی کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ 'کرو یا مرو' کے نعرے سے قومی شعور بیدار کرنے والے آزادی کی جدوجہد کے ہیروز کی بے مثال بہادری، قربانی اور جدوجہد نے آزادی کی تحریک کو فیصلہ کن سمت دی۔ راجستھان کے وزیر اعلیٰ بھجن لال یادو نے کہا کہ ملک کی آزادی کے لیے اپنا سب کچھ قربان کرنے والے تمام امر انقلابیوں اور مجاہدینِ آزادی کو سلام پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کی حب الوطنی اور عزم ہمیشہ ملک کی یکجہتی، سالمیت اور وقار کے تحفظ کے لیے لوگوں کو تحریک دیتا رہے گا۔ مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے بھی اگست کرانتی کو آزادی کی تحریک کو فیصلہ کن سمت دینے والا دن قرار دیا اور برطانوی حکومت کے خلاف اپنی جانیں قربان کرنے والے تمام عظیم انقلابیوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔

جموں کی کیڑے مار ادویات کی جانچ کرنے والی لیبارٹری میں NABL کی نگرانی جاتی جانچ کا انعقاد

یہ نگرانی جاتی جانچ ڈائریکٹر ایگریکلچر پروڈکشن اینڈ فارمرز ویلفیئر، جموں، شری انیل گپتا اور ایگریکلچر کیمسٹ، جموں، شری روشن لال بھگت کی رہنمائی اور نگرانی میں کی گئی۔

سرینگر: نیشنل ایکریڈیٹیشن بورڈ فار ٹیسٹنگ اینڈ کیلیبریشن لیبارٹریز (NABL) کی جانب سے آج جموں میں واقع کیڑے مار ادویات کی جانچ کرنے والی لیبارٹری میں نگرانی جاتی جانچ کی گئی۔ اس جانچ کا مقصد NABL کے تحت 2017:ISO/IEC 17025 ایکریڈیٹیشن کے قابلِ اطلاق تقاضوں کی لیبارٹری کی جانب سے مسلسل پاسداری کا جائزہ لینا تھا۔ کشمیر پریس سروس کے موصولہ اطلاعات کے مطابق جانچ کرنے والی ٹیم میں لیڈ اسیسر ڈاکٹر شیوکانت دویدی اور ٹیکنیکل اسیسر ڈاکٹر سنیل سنگھ شامل تھے، جنہوں نے لیبارٹری کی تکنیکی صلاحیت، کوالٹی مینجمنٹ سسٹمز اور جانچ کے طریقہ کار کا تفصیلی جائزہ لیا۔ یہ نگرانی جاتی جانچ ڈائریکٹر ایگریکلچر پروڈکشن اینڈ فارمرز ویلفیئر، جموں، شری انیل گپتا اور ایگریکلچر کیمسٹ، جموں، شری روشن لال بھگت کی رہنمائی اور نگرانی میں کی گئی۔ اس جانچ کا مرکز NABL کے تقاضوں کے ساتھ لیبارٹری کی مسلسل مطابقت کا جائزہ لینا اور لیبارٹری کی جانچ کی خدمات میں معیار، تکنیکی صلاحیت، درستگی اور قابلِ اعتماد ہونے کے اعلیٰ معیارات کو برقرار رکھنے کو یقینی بنانا تھا۔ تشخیصی کارروائی میں اسسٹنٹ ایگریکلچر کیمسٹ شری رویندر کمار گپتا؛ ریسرچ اسسٹنٹ شری تارمیندر سنگھ؛ اور جونیئر ایگریکلچر ایکسٹینشن آفیسرز شری وکاس گپتا، شری اندردیپ سنگھ، شری آدرش آنند تھاپلو اور محترمہ رمن پریت کور نے شرکت کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ڈائریکٹر ایگریکلچر جموں، شری انیل گپتا نے کہا کہ زرعی آدانوں کی جانچ میں ساکھ، شفافیت اور قابلِ اعتماد ہونے کو یقینی بنانے کیلئے NABL ایکریڈیٹیشن (منظوری) کو برقرار رکھنا ایک اہم جزو ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ کیڑے مار ادویات کے نمونوں کی درست اور قابلِ اعتماد جانچ کو یقینی بنانے کے لیے لیبارٹری کو اپنے معیار کے نظام اور تکنیکی صلاحیتوں کو مسلسل مضبوط بنانا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کسانوں کے مفادات کے تحفظ اور مارکیٹ میں دستیاب زرعی آدانوں کے معیار کو یقینی بنانے کے لیے مقررہ معیارات اور ضابطہ کار (پروٹوکولز) کی پاسداری ناگزیر ہے۔ اس موقعہ پر ایگریکلچر کیمسٹ جموں، شری روشن لال بھگت نے کہا کہ نگرانی کی یہ تشخیص لیبارٹری کے کوالٹی مینجمنٹ سسٹم اور تکنیکی امور کا جائزہ لینے اور انہیں مزید مضبوط بنانے کا ایک اہم موقعہ فراہم کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لیبارٹری کیڑے مار ادویات کی جانچ میں درستگی، غیر جانبداری اور قابلِ اعتماد ہونے کے اعلیٰ ترین معیارات کو برقرار رکھنے کے لیے پُرعزم ہے۔ شری روشن لال بھگت نے تشخیصی ٹیم کو یقین دلایا کہ تمام مقررہ طریقہ کار اور NABL کی ضروریات پر مکمل طور پر (روح اور حرف کے مطابق) عمل درآمد جاری رہے گا۔ انہوں نے لیبارٹری کے تکنیکی بنیادی ڈھانچے اور کوالٹی ایشورنس (معیار کی ضمانت) کے نظام کو مضبوط بنانے میں ڈائریکٹر ایگریکلچر جموں کی رہنمائی اور تعاون کا بھی اعتراف کیا۔ تشخیص کے دوران، NABL کی ٹیم نے لیبارٹری کی سہولیات کا تفصیلی معائنہ کیا اور NABL ایکریڈیٹیشن کی ضروریات کی مسلسل تعمیل کی تصدیق کیلئے لیبارٹری کی سرگرمیوں کے نفاذ کا مشاہدہ کیا۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

مچل اسٹارک ۷/وکٹیں لیتے ہی

کپل دیو اور ڈیل اسٹین سے آگے نکل جائیں گے

آسٹریلیا کے تیز گیند باز مچل اسٹارک کے پاس بنگلہ دیش کے خلاف ۱۳/اگست سے شروع ہونے والی ۲/میچوں کی

ٹیسٹ سیریز میں ایک بڑا ریکارڈ اپنے نام کرنے کا موقع ہوگا۔آسٹریلیا کے تیز گیند باز مچل اسٹارک کے پاس بنگلہ دیش کے خلاف ۱۳/اگست سے شروع ہونے والی ۲/میچوں کی ٹیسٹ سیریز میں ایک بڑا ریکارڈ اپنے نام کرنے کا موقع ہوگا۔اگر اسٹارک اس سیریز میں ۷/وکٹیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو وہ ٹیسٹ کرکٹ میں ہندوستان کے عظیم آل راؤنڈر کپل دیو اور جنوبی افریقہ کے لیجنڈری فاسٹ بولر ڈیل اسٹین کو وکٹوں کے معاملے میں پیچھے چھوڑ دیں گے۔اسٹارک نے اب تک ٹیسٹ کرکٹ میں ۴۳۳/وکٹیں حاصل کی ہیں۔دوسری طرف کپل دیو کے نام ۴۳۴/اور ڈیل اسٹین کے کھاتے میں ۴۳۹/ٹیسٹ وکٹیں درج ہیں۔اس طرح ۷/وکٹیں حاصل کرتے ہی اسٹارک دونوں لیجنڈز سے آگے نکل جائیں گے۔تاہم اسٹارک کا کہنا ہے کہ ان کے لئے ذاتی کامیابیوں سے زیادہ ٹیم کی کامیابی اہمیت رکھتی ہے۔انہوں نے کہا کہ آسٹریلیا کا بنیادی ہدف اگلے سال اوول میں ہونے والے ورلڈ ٹیسٹ چمپئن شپ (ڈبلیو ٹی سی) کے فائنل کے لئے زیادہ سے زیادہ پوائنٹس حاصل کرنا ہے۔اسٹارک نے آئی سی سی سے کہا''اس کا مطلب ہے کہ میں نے کافی کرکٹ کھیلی ہے۔کپل دیو اور ڈیل اسٹین جیسے عظیم کھلاڑیوں کے ساتھ میرا نام جڑنا اعزاز اور فخر کی بات ہے۔لیکن جب آپ میدان پر کھیل رہے ہوتے ہیں،تب ذاتی ریکارڈز زیادہ معنی نہیں رکھتے۔آپ اتنا آگے کا نہیں سوچتے۔'' آسٹریلیائی ٹیم فی الحال ڈبلیو ٹی سی پوائنٹس ٹیبل پر سرفہرست ہے۔بنگلہ دیش کے خلاف سیریز کے ساتھ ٹیم کے ۷/ماہ کے مصروف اور چیلنجنگ ٹیسٹ شیڈول کا آغاز ہوگا۔اس کے بعد آسٹریلیا کو ہوم گراؤنڈ پر جنوبی افریقہ کی میزبانی کرنی ہے پھر نیوزی لینڈ اور ہندوستان کے دورے پر ٹیسٹ سیریز کھیلنی ہے۔موجودہ ڈبلیو ٹی سی سائیکل میں اسٹارک بہترین فارم میں نظر آئے ہیں۔انہوں نے اب تک ۸/ٹیسٹ میچوں میں ۴۶/وکٹیں لے کر سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے بولر کا اعزاز حاصل کیا ہے۔وہیں انگلینڈ کے خلاف حالیہ ایشز سیریز میں انہوں نے ۳۱/وکٹیں اپنے نام کی تھیں۔۳۶/سالہ اسٹارک نے اپنے طویل اور کامیاب کرکٹ سفر کا سہرا مسلسل خود کو بہتر بنانے،فٹنس پر کام کرنے اور کھیل کے مطابق حکمت عملی میں تبدیلی کو دیا ہے۔

ورلڈ کپ میں رونالڈو اور میسی کو بموں سے اڑانے کی دھمکی ملی تھی: لیک کال

۲۰۲۶ء کے فیفا ورلڈ کپ کے دوران لیونل میسی، کرسٹیانو رونالڈو،کئی دیگر کھلاڑیوں اور میچ آفیشلز کو ملنے والی سنگین دھمکیوں کی تفصیلات ایک افشا شدہ پولیس ڈوزیئر کے ذریعے سامنے آئی ہیں

۲۰۲۶ء کے فیفا ورلڈ کپ کے اختتام کے بعد سامنے آنے والے ایک افشا شدہ پولیس ڈوزیئر نے ٹورنامنٹ کے دوران عالمی شہرت یافتہ فٹبالرز اور میچ آفیشلز کو درپیش سیکورٹی خطرات کی سنگینی ظاہر کردی ہے۔خلیج نیوز کی رپورٹ کے مطابق اسپین کے اخبار'انفار ماسیون' نے پولیس فائل کے حوالے سے بتایا کہ ارجنٹائنا کے کپتان لیونل میسی کو ٹورنامنٹ کے دوران متعدد مبینہ دہشت گردانہ حملوں اور جان سے مارنے کی دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ پرتگال کے اسٹار کرسٹیانو رونالڈو بھی سیکوریٹی سے متعلق ایک سے زیادہ واقعات میں نشانے پر رہے۔۲۰۲۶ء کا ورلڈ کپ امریکہ، میکسیکو اور کنیڈا نے مشترکہ طور پر منعقد کیا تھا اور ٹورنامنٹ کا فائنل ۱۹/جولائی کو ہوا، جس میں اسپین نے ارجنٹائنا کو شکست دے کر ٹائٹل اپنے نام کیا۔تاہم اب سامنے آنے والی پولیس دستاویزات سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹورنامنٹ کے دوران سیکوریٹی اداروں کو کھلاڑیوں،ٹیموں، ریفریز اور اسٹیڈیمز سے متعلق متعدد سنگین خطرات سے نمٹنا پڑا۔پولیس ڈوزیئر میں درج سنگین واقعات میں سے ایک ارجنٹائنا اور اردن کے درمیان میچ سے قبل پیش آیا۔رپورٹ کے مطابق ایک شخص نے مبینہ طور پر ڈلاس ایئرپورٹ سے فون کیا اور دعویٰ کیا کہ وہ اپنے ۲/ساتھیوں کے ساتھ اسٹیڈیم میں داخل ہونے والا ہے۔اس شخص نے دعویٰ کیا کہ اس کے پاس دستی بم اور ایک رائفل موجود ہے۔مذکورہ شخص نے پولیس اہلکاروں اور دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں کو نشانہ بنانے کی دھمکی دی اور خاص طور پر لیونل میسی کا نام لیا۔اس طرح مبینہ خطرہ صرف اسٹیڈیم پر عمومی حملے تک محدود نہیں تھا بلکہ میسی کو خصوصی طور پر نشانہ بنانے کی دھمکی بھی دی گئی تھی۔تاہم دستیاب رپورٹ میں اس بات کی تصدیق نہیں کی گئی کہ دھمکی دینے والا شخص حقیقت میں اسٹیڈیم تک پہنچا یا کوئی حملہ کیا گیا۔میسی کے خلاف ایک اور سنگین دھمکی ارجنٹائنا اور مصر کے میچ سے قبل سامنے آئی۔خلیج نیوز کے مطابق ایک مشتبہ شخص نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر مبینہ طور پر لکھا:''میں اٹلانٹا اسٹیڈیم میں داخل ہونے والا ہوں اور اپنے جسم کے ساتھ بندھے ۴/بموں سے میسی کو اڑادوں گا۔''اس دھمکی کے بعد سیکوریٹی اداروں نے صورتحال کو انتہائی سنجیدگی سے لیا۔اسی میچ کے دوران پولیس کو ایک اور اطلاع موصول ہوئی کہ اسٹیڈیم کے تماشائیوں کے حصے میں موجود ۳/کچرے کے ڈبوں میں بم رکھے گئے ہیں۔اطلاع ملنے کے بعد بم ناکارہ بنانے کے ماہرین اور تربیت یافتہ سراغ رساں کتوں کی مدد سے اسٹیڈیم کی وسیع پیمانے پر تلاشی لی گئی۔تاہم تلاشی کے دوران کسی دھماکا خیز مواد کی موجودگی نہیں ملی۔یعنی پولیس کو بموں کی موجودگی کی اطلاع موصول ہوئی، جس کے بعد باقاعدہ تلاشی مہم چلائی گئی،لیکن رپورٹ کے مطابق کوئی بم برآمد نہیں ہوا۔کرسٹیانو رونالڈو بھی ورلڈ کپ کے دوران سیکورٹی خدشات سے محفوظ نہیں رہے۔افشا شدہ پولیس فائل کے مطابق عالمی فٹبال تنظیم فیفا کے ایک ملازم نے حکام کو ایک مشتبہ شخص کے بارے میں اطلاع دی جو پرتگال کے اسٹار کھلاڑی کی ورلڈ کپ کے دوران رہائش سے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ایک الگ واقعہ میں ایک مداح مبینہ طور پر رونالڈو کے ہوٹل میں داخل ہوگیا اور ان کے ساتھ لفٹ میں جانے کی کوشش کی۔پولیس کے مطابق اس شخص نے بعد میں کہا کہ وہ صرف رونالڈو کے ساتھ تصویر بنوانا چاہتا تھا۔رپورٹ میں اس واقعے کو رونالڈو سے متعلق سیکوریٹی خدشات کے سلسلے کا ایک حصہ قرار دیا گیا ہے۔پولیس فائل کے مطابق ٹورنامنٹ کے دوران صرف کھلاڑی ہی نہیں بلکہ میچ آفیشلز بھی آن لائن دھمکیوں کا سامنا کرتے رہے۔فرانس کے ریفری فرانسوا لیتیکسیے کو ارجنٹائنا اور مصر کے میچ میں کیے گئے فیصلوں کے بعد مبینہ طور پر ۶/ہزار سے زائد دھمکی آمیز واٹس ایپ پیغامات موصول ہوئے۔اسی طرح ویڈیو اسسٹنٹ ریفری ولی دلا جو دکو بھی مصر کے ناراض شائقین کی جانب سے جان سے مارنے کی دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا۔پولیس ریکارڈ میں درج ان واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ورلڈ کپ کے دوران فٹبال سے متعلق غصہ بعض مواقع پر شدید آن لائن ہراسانی اور براہ راست دھمکیوں تک پہنچ گیا تھا۔پولیس ریکارڈ میں ان کھلاڑیوں کے خلاف دھمکیوں کا بھی ذکر ہے جن سے میچ کے اہم لمحات میں غلطیاں ہوئیں۔ناروے کے اسٹرائیکر الیگزینڈر سورلوت اور ان کی اہلیہ کو مبینہ طور پر اس وقت جان سے مارنے کی دھمکیاں دی گئیں جب انہوں نے انگلینڈ کے خلاف کوارٹر فائنل میں ایرلنگ ہالینڈ کو گیند پاس نہیں کی۔

میراڈونا کے 'ہینڈ آف گاڈ' گول والی گیند امریکہ میں نیلام ہوگی

ارجنٹائنا کے عظیم فٹبالر ڈیاگو میراڈونا نے ۱۹۸۶ء کے ورلڈ کپ میں انگلینڈ کے خلاف جس گیند سے متنازع 'ہینڈ آف گاڈ' گول کیا تھا

فٹبال کی تاریخ کی سب سے زیادہ پہچانی جانے والی اشیا میں شامل ڈیاگو میراڈونا کی وہ گیند جس سے انہوں نے ۱۹۸۶ء کے ورلڈ کپ میں انگلینڈ کے خلاف 'ہینڈ آف گاڈ' گول کیا تھا،ایک بار پھر نیلامی کے لیے پیش کی جارہی ہے۔ٹیکساس میں قائم ہیریٹیج آکشنز اسے ۲۱/ سے ۲۳/اگست ۲۰۲۶ء کی اسپورٹس نیلامی میں شامل کرے گا۔نیلام گھر نے گیند کے لیے ابتدائی بولی ۲ء۵/ملین ڈالر مقرر کی ہے اور اس کی حتمی قیمت ۱۰/ملین ڈالر تک پہنچنے کی توقع ظاہر کی ہے۔ہیریٹیج آکشنز کے نائب صدر ڈین ایملر نے اسے فٹبال کی دنیا کی ''سب سے تاریخی گیند'' قرار دیا۔یہ وہی گیند ہے جو ۲۲/جون ۱۹۸۶ء کو میکسیکو سٹی کے Estadio Azteca میں ارجنٹائنا اور انگلینڈ کے درمیان ورلڈ کپ کوارٹر فائنل میں استعمال ہوئی تھی۔میراڈونا نے دوسرے ہاف میں انگلینڈ کے گول کیپر پیٹر شلٹن کے مقابلے میں اپنے ہاتھ سے گیند کو جال میں پہنچایا،لیکن ریفری علی بن ناصر نے ہینڈ بال نہیں دیکھا اور گول منظور ہوگیا۔ارجنٹائنا نے میچ 2-1 سے جیتا۔میراڈونا نے میچ کے بعد اس گول کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تھا:''تھوڑا میراڈونا کے سر سے اور تھوڑا خدا کے ہاتھ سے۔''اسی بیان کے باعث یہ گول 'ہینڈ آف گاڈ' کے نام سے مشہور ہوا۔اسی گیند کی تاریخی اہمیت صرف پہلے گول تک محدود نہیں۔میراڈونا نے اسی مقابلے میں اپنا دوسرا گول بھی اسی گیند سے کیا تھا، جسے بعد میں 'گول آف دی سنچری' کہا گیا۔اس موقع پر انہوں نے انگلینڈ کے متعدد دفاعی کھلاڑیوں کو ڈربل کرتے ہوئے گول کیا تھا۔ایملر نے کہا:''دونوں گول انتہائی مشہور اور یادگار ہیں۔'' میچ کے بعد گیند تیونس کے ریفری علی بن ناصر کے پاس رہی اور کئی دہائیوں تک ان کی ملکیت میں رہی۔اسے اس سے قبل ۲۰۲۲ء میں لندن میں نیلام کیا گیا تھا، جہاں یہ تقریباً ۲ء۳/ملین ڈالر میں فروخت ہوئی۔موجودہ فروخت کے لیے گیند کی شناخت کی تصدیق بھی کی گئی ہے اور اسے دونوں تاریخی گولوں سے فوٹو میچ کیا گیا ہے۔میراڈونا کی اسی میچ میں پہنی ہوئی ارجنٹائنا کی جرسی بھی ۲۰۲۲ء میں ۹ء۳/ملین ڈالر میں فروخت ہوئی تھی اور وہ اب تک سب سے مہنگی فٹبال جرسی کا ریکارڈ رکھتی ہے۔نئی نیلامی میں گیند کی متوقع ۱۰/ملین ڈالر قیمت اس ریکارڈ سے زیادہ ہوسکتی ہے۔واضح رہے کہ ۱۹۸۶ء کا ارجنٹائنا انگلینڈ میچ کھیل کے علاوہ سیاسی پس منظر بھی رکھتا تھا۔دونوں ملکوں کے درمیان فاک لینڈ جزائر کی خودمختاری کا تنازع موجود تھا اور اس تاریخی کشیدگی نے میچ کی اہمیت مزید بڑھا دی تھی۔ارجنٹائنا نے اس کامیابی کے بعد سیمی فائنل اور فائنل جیت کر ورلڈ کپ بھی اپنے نام کیا۔

کوریا ماسٹرز کا خطاب اشمیتا چالیہا کے نام، چین کی ہان چیان شی کو شکست دے کر

بھارتی بیڈمنٹن کھلاڑی نے پہلی مرتبہ بی ڈبلیو ایف ورلڈ ٹور کا ٹائٹل جیتا

سیول:اس کامیابی کے ساتھ اشمیتا چالیہا بی ڈبلیو ایف ورلڈ ٹور سپر 300 یا اس سے اعلیٰ سطح کا ٹائٹل جیتنے والی پانچویں بھارتی خاتون کھلاڑی بن گئی ہیں۔ان سے پہلے سائنا نہوال، پی وی سندھو، دیویکا سیہاگ اور تنوی شرما یہ اعزاز حاصل کر چکی ہیں۔بھارتی بیڈمنٹن کھلاڑی اشمیتا چالیہا نے اتوار کو کوریا ماسٹرز کے خواتین کے سنگلز فائنل میں چین کی ہان چیان شی کو 14-21، 21-14، 21-14 سے شکست دے کر اپنے کیریئر کا پہلا بی ڈبلیو ایف ورلڈ ٹور

ٹائٹل جیت لیا۔26 سالہ اشمیتا نے پہلا گیم ہارنے کے بعد زبردست واپسی کی اور یادگار کامیابی حاصل کی۔اس کامیابی کے ساتھ وہ بی ڈبلیو ایف ورلڈ ٹور سپر 300 یا اس سے اعلیٰ درجے کا ٹائٹل جیتنے والی پانچویں بھارتی خاتون کھلاڑی بن گئی ہیں۔اشمیتا نے پہلے گیم کا آغاز ہان کے خلاف برابری کی سطح پر کیا اور اسکور 11-11 سے برابر تھا۔تاہم چینی کھلاڑی نے اس کے بعد کھیل کی رفتار تیز کی اور مسلسل کئی پوائنٹس حاصل کرتے ہوئے برتری قائم کرلی۔ہان نے بالآخر پہلا گیم 21-14 سے اپنے نام کرلیا،جس کے بعد اشمیتا کے لیے میچ میں واپسی ضروری ہوگئی۔بھارتی کھلاڑی نے دوسرے گیم میں شاندار انداز میں واپسی کی۔انہوں نے طاقتور ونرز لگانے کے ساتھ مضبوط دفاع کا مظاہرہ کیا اور وقفے تک 11-8 کی برتری حاصل کرلی۔اشمیتا نے اپنی برتری برقرار رکھتے ہوئے اسکور کو 17-10 تک پہنچایا، جہاں وہ اپنی حریف سے سات پوائنٹس آگے تھیں۔اس کے بعد ایک زوردار اسمیش کے ذریعے انہوں نے دوسرا گیم 21-14 سے جیت کر مقابلہ فیصلہ کن گیم تک پہنچا دیا۔فیصلہ کن گیم میں دونوں کھلاڑی ہر پوائنٹ کے لیے سخت مقابلہ کرتی نظر آئیں۔چینی کھلاڑی نے ابتدا میں برتری حاصل کی اور وقفے تک 11-9 سے آگے تھیں۔تاہم گیم کے دوسرے نصف میں اشمیتا نے اپنی کارکردگی کا معیار بلند کیا۔درست نشانے پر لگائے گئے ونرز اور جارحانہ کھیل کے ذریعے انہوں نے دوبارہ برتری حاصل کرلی۔ایک بہترین ونر کے ذریعے اشمیتا نے 12-11 کی برتری حاصل کی اور پھر ایک اور شاندار شاٹ کے ساتھ اسکور 15-11 کردیا۔انہوں نے اختتامی مرحلے میں بھی دباؤ برقرار رکھا اور کراس کورٹ ونر کے ذریعے 19-14 کی برتری حاصل کرلی۔اس کے بعد ہان کی واپسی لائن سے باہر چلی گئی،جس کے ساتھ ہی اشمیتا نے میچ اور اپنے کیریئر کا سب سے بڑا خطاب اپنے نام کرلیا۔اس کامیابی کے ساتھ اشمیتا چالیہا بی ڈبلیو ایف ورلڈ ٹور سپر 300 یا اس سے اعلیٰ سطح کا ٹائٹل جیتنے والی پانچویں بھارتی خاتون کھلاڑی بن گئی ہیں۔ان سے پہلے سائنا نہوال، پی وی سندھو، دیویکا سیہاگ اور تنوی شرما یہ اعزاز حاصل کر چکی ہیں۔کوریا ماسٹرز کا خطاب اشمیتا کا پہلا بی ڈبلیو ایف ورلڈ ٹور ٹائٹل ہے۔

جوس بٹلر ٹی ۲۰/کرکٹ میں

سب سے زیادہ رن بنانے والے بلے باز بن گئے

انگلینڈ کے جوس بٹلر نے دی ہنڈرڈ ۲۰۲۶ء میں شاندار نصف سنچری اسکور کرتے ہوئے ویسٹ انڈیز کے کیرون پولارڈ کا ریکارڈ توڑ دیا اور ٹی ۲۰/کرکٹ کی تاریخ میں سب سے زیادہ رنز بنانے والے بلے باز بن گئے۔انگلینڈ کے جوس بٹلر نے دی ہنڈرڈ ۲۰۲۶ء میں شاندار نصف سنچری اسکور کرتے ہوئے ویسٹ انڈیز کے کیرون پولارڈ کا ریکارڈ توڑ دیا اور ٹی ۲۰/کرکٹ کی تاریخ میں سب سے زیادہ رنز بنانے والے بلے باز بن گئے۔ویلش فائر کے خلاف ۱۵۶/رنز کے ہدف کے تعاقب میں بٹلر نے تیسرے نمبر پر بیٹنگ کرتے ہوئے صرف ۴۰/گیندوں پر ناٹ آؤٹ ۵۱/رنز بنائے،جس میں ۲/چوکے اور ۶/چھکے شامل تھے۔۳۵/سالہ بٹلر نے ۲۰۰۹ء میں ٹی ۲۰/کرکٹ میں قدم رکھا تھا۔اب وہ ٹی ۲۰/اور دی ہنڈرڈ سمیت ۵۲۲/میچوں میں ۱۴۸۳۳/رنز بنا چکے ہیں،جن میں ۹/سنچریاں اور ۱۰۶/نصف سنچریاں شامل ہیں۔انہوں نے کیرون پولارڈ (۱۴۸۰۳/رنز) کو پیچھے چھوڑ دیا،جنہوں نے یہ رنز ۷۶۴/میچوں میں بنائے تھے۔دی ہنڈرڈ کے اعداد وشمار بھی سرکاری ٹی ۲۰/ریکارڈ کا حصہ شمار کیے جاتے ہیں۔بٹلر ٹی ۲۰/کرکٹ میں ۱۴/ہزار سے زائد رنز بنانے والے چھٹے کھلاڑی ہیں۔اس فہرست میں کیرون پولارڈ، کرس گیل،الیکس ہیلز،ڈیوڈ وارنر اور ورات کوہلی بھی شامل ہیں۔ان کے نام ٹی ۲۰/کرکٹ میں ۱۰۶/نصف سنچریوں کا ریکارڈ بھی ہے،جو اس فارمیٹ میں کسی بھی بلے باز کی سب سے زیادہ نصف سنچریاں ہیں۔بٹلر نے اپنے کریئر میں ایس اے ۲۰،آئی پی ایل، بگ بیش لیگ اور انگلینڈ کی ڈومیسٹک کرکٹ سمیت دنیا بھر کی مختلف فرنچائز ٹیموں کی نمائندگی کی ہے۔وہ ٹی ۲۰/انٹرنیشنل میں بھی انگلینڈ کے لیے سب سے زیادہ رنز بنانے والے بلے باز ہیں، جہاں انہوں نے ۱۶۰/میچوں میں ۴۲۱۲/رنز بنائے ہیں۔

اگر 'رامائن' کو آسکر نہ ملا تو مجھے مایوسی ہوگی: دیویندر فڑنویس

اداکار رنبیر کپور کی آنے والی فلم 'رامائن' کیلئے بڑی امید ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر یہ فلم اکیڈمی ایوارڈ (آسکر) حاصل نہ کرسکی تو انہیں مایوسی ہوگی

مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے اداکار رنبیر کپور کی آنے والی فلم ''رامائن'' کے لیے بڑی امید ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر یہ فلم اکیڈمی ایوارڈ (آسکر) حاصل نہ کرسکی تو انہیں مایوسی ہوگی۔فرنویس نے یہ بات ممبئی کی فلم سٹی میں نمیت ملہوترا کے پرائم فوکس اسٹوڈیوز فیرون کے افتتاح کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہی۔مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے اداکار رنبیر کپور کی آنے والی فلم ''رامائن'' کے لیے بڑی امید ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر یہ فلم اکیڈمی ایوارڈ (آسکر) حاصل نہ کرسکی تو انہیں مایوسی ہوگی۔فرنویس نے یہ بات ممبئی کی فلم سٹی میں نمیت ملہوترا کے پرائم فوکس اسٹوڈیوز فیرون کے افتتاح کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہی۔اس موقع پر انہوں نے فلم کی ٹیم کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ انہیں یقین ہے کہ ''رامائن'' عالمی معیار کی فلم ثابت ہوگی۔انہوں نے کہا''اگر ''رامائن'' کو آسکر ایوارڈ نہ ملا تو مجھے مایوسی ہوگی۔'' یہ فلم پروڈیوسر نمیت ملہوترا کی پیشکش ہے اور اس کی ہدایت کاری نتیش تیواری کر رہے ہیں۔فلم میں رنبیر کپور بھگوان رام،یش راون اور سائی پلوی سیتا کے کردار میں نظر آئیں گے۔اس سے قبل معروف اداکار نتیش بھردواج، جنہوں نے بی آر چوپڑا کی مشہور ٹی وی سیریز ''رامائن'' میں بھگوان رام کا کردار ادا کیا تھا،فلم کے ٹریلر کی تعریف کرتے ہوئے اسے ۱۰۰/فیصد آسکر کے قابل قرار دے چکے ہیں۔انہوں نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ نتیش تیواری عالمی سنیما کے لیے ہندوستان کا اگلا بڑا تحفہ ثابت ہو سکتے ہیں اور فلم کی پروڈکشن ڈیزائن، سنیماٹوگرافی اور مجموعی معیار کئی بین الاقوامی اعزازات جیتنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔''رامائن'' ہندو مذہب کی عظیم رزمیہ داستان پر مبنی ایک بڑے بجٹ کی فلم ہے۔فلم میں سنی دیول ہنومان کے کردار میں نظر آئیں گے جبکہ موسیقی کے شعبے میں ہانس زیمر اور اے آر رحمان پہلی بار ایک ساتھ کام کر رہے ہیں۔فلم ۶/نومبر ۲۰۲۶ء کو، دیوالی سے دو روز قبل، دنیا بھر کے سنیما گھروں میں ریلیز ہوگی۔دوسری جانب،نمیت ملہوترا کی کمپنی ڈی این ای جی ، جو بہترین ویژول ایفیکٹس کے لیے آٹھ مرتبہ آسکر ایوارڈ جیت چکی ہے،اس فلم کے ویژول ایفیکٹس پر کام کر رہی ہے۔کمپنی اس سے قبل فلم ''ڈیون''، ''ڈیون:۲'' اور ''ٹینیٹ'' جیسی ہالی ووڈ بلاک بسٹر فلموں کے وی ایف ایکس بھی تیار کرچکی ہے، جس کے باعث ''رامائن'' سے عالمی سطح پر غیر معمولی توقعات وابستہ کی جارہی ہیں۔

''بٹوارہ ۱۹۴۷ء'' نے مجھے ۱۹۴۷ء کی خواتین کی حقیقت دکھائی: پریتی زنٹا

بالی ووڈ اداکارہ پریتی زنٹا نے انکشاف کیا ہے کہ وہ گزشتہ کئی برسوں سے فلموں سے دور اپنی فیملی کے ساتھ امریکہ میں زندگی گزار رہی تھیں لیکن عامر خان اور ہدایت کار راج کمار سنتوشی کی پیشکش نے انہیں دوبارہ بالی ووڈ میں واپسی پر آمادہ کردیا

اداکارہ پریتی زنٹا نے انکشاف کیا ہے کہ وہ گزشتہ کئی برسوں سے فلموں سے دور اپنی فیملی کے ساتھ امریکہ میں زندگی گزار رہی تھیں،لیکن عامر خان اور ہدایت کار راج کمار سنتوشی کی پیشکش نے انہیں دوبارہ بالی ووڈ میں واپسی پر آمادہ کردیا۔پریتی زنٹا نے بتایا کہ وہ لاس اینجلس میں اپنے شوہر جین گڈاینف اور جڑواں بچوں کے ساتھ خوشگوار زندگی گزار رہی تھیں اور کسی نئی فلم میں کام کرنے کا ارادہ نہیں تھا تاہم عامر خان نے جب راج کمار سنتوشی کی فلم ''بٹوارہ ۱۹۴۷ء کی کہانی سننے کی پیشکش کی تو وہ انکار نہ کرسکیں۔انہوں نے کہا کہ سنتوشی نے زوم کال پر فلم کی کہانی سنائی اور آخری مکالمہ ختم ہوتے ہی انہوں نے فوراً فلم کے لیے ہامی بھرلی۔پریتی نے بتایا کہ آٹھ سال بعد فلمی سیٹ پر واپسی ان کے لیے آسان نہیں تھی۔ممبئی پہنچتے ہی ان کا لک ٹیسٹ ہوا اور اگلے ہی دن شوٹنگ شروع ہوگئی۔انہوں نے ہنستے ہوئے کہا کہ راج کمار سنتوشی نے پہلے ہی دن فلم کا سب سے مشکل سین شوٹ کروادیا،جس سے وہ کافی گھبرا گئی تھیں۔انہوں نے بتایا کہ ساتھی اداکار سنی دیول نے ان کا حوصلہ بڑھایا اور کہا کہ پریشان نہ ہوں، سب ٹھیک ہو جائے گا۔پریتی زنٹا نے بتایا کہ وہ ہمیشہ ایک تاریخی فلم میں کام کرنا چاہتی تھیں اور سمجھتی تھیں کہ اس دور کے خوبصورت لباس اور ماحول کا تجربہ دلچسپ ہوگا،لیکن شوٹنگ کے دوران انہیں اس زمانے کی خواتین کی زندگی کی سخت حقیقت کا احساس ہوا۔انہوں نے بتایا کہ جب بھی وہ راج کمار سنتوشی سے پوچھتیں کہ اگلے منظر میں کیا کرنا ہے تو وہ کہتے: ''پریتی، کھانا بناؤ۔اب صفائی کرو۔'' پریتی نے کہا کہ ایک دن انہوں نے مزاحیہ احتجاج کیا تو سنتوشی نے جواب دیا''یہ ۱۹۴۷ء ہے۔اگر کوئی کریئر ہوسکتا تھا تو صرف آزادی کی جدوجہد کا۔اس کے علاوہ عورت کا کریئر اس کا شوہر، بچے اور گھر ہی تھے۔پریتی زنٹا نے بتایا کہ اداکاری سے آٹھ سال کے وقفے کے دوران انہیں فلموں کی کمی محسوس نہیں ہوئی کیونکہ وہ اپنی ذاتی زندگی اور بچوں کی پرورش میں مصروف تھیں۔ان کے مطابق''میرے لیے سب سے بڑی کامیابی فلمی کریئر نہیں بلکہ اپنا خاندان اور بچے ہیں۔اسی لیے میں''بٹوارہ ۱۹۴۷ء'' کے کردار سے گہرائی سے جڑ سکی، کیونکہ آج بھی میری پہلی ترجیح میرا خاندان ہے۔بالی ووڈ اداکارہ پریتی زنٹا نے اپنی آنے والی فلم ''بٹوارہ ۱۹۴۷ء'' میں اپنے کردار کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ تقسیم ہند کے دور میں خواتین کی زندگی آج کی طرح آزاد نہیں تھی،اسی لیے ان کے کردار کی دنیا صرف گھر اور خاندان تک محدود ہے۔ایک حالیہ انٹرویو میں پریتی زنٹا نے کہا کہ فلم میں ان کا کردار حمیدہ ایک گھریلو خاتون کا ہے، جو کھانا پکاتی ہے، گھر سنبھالتی ہے اور اپنے خاندان کی دیکھ بھال کرتی ہے۔انہوں نے کہا''اس زمانے میں خواتین کا کوئی پیشہ ورانہ کریئر نہیں ہوتا تھا۔ان کے پاس زیادہ تر کوئی انتخاب بھی نہیں تھا، وہ صرف گھر اور خاندان کی ذمہ داریاں نبھاتی تھیں۔اداکارہ نے بتایا کہ ماں بننے کے بعد وہ اس کردار سے پہلے سے زیادہ جذباتی طور پر جڑ سکیں۔ان کے مطابق جب وہ اپنے بچوں کی معمولی ضروریات پر بھی پریشان ہوجاتی ہیں تو وہ تصور کرتی تھیں کہ تقسیم ہند کے دوران ماؤں نے کس قدر مشکل حالات کا سامنا کیا ہوگا۔یہی احساس ان کی اداکاری میں بھی نظر آئے گا۔پریتی زنٹا نے کہا کہ ''بٹوارہ ۱۹۴۷ء'' صرف ایک تاریخی فلم نہیں بلکہ ان خواتین کی ہمت، قربانی اور استقامت کی کہانی ہے،جنہوں نے ہجرت،تشدد اور بے یقینی کے باوجود اپنے خاندانوں کو سنبھالے رکھا۔راج کمار سنتوشی کی ہدایت کاری میں بننے والی اس فلم میں سنی دیول مرکزی کردار ادا کررہے ہیں، جبکہ شبانہ اعظمی،علی فضل، کرن دیول اور دیگر فنکار بھی اہم کرداروں میں نظر آئیں گے۔یہ فلم تقسیم ہند کے پس منظر میں انسانی رشتوں،قربانیوں اور امید کی کہانی پیش کرے گی۔انٹرویو میں پریتی زنٹا نے بتایا کہ فلم میں ان کا کردار ایک ایسی خاتون کا ہے جو صرف کھانا پکاتی ہے، گھر کی صفائی کرتی ہے اور اپنے خاندان کی دیکھ بھال کرتی ہے۔انہوں نے کہا''اس زمانے میں خواتین کا کوئی کریئر نہیں ہوتا تھا۔ان کی زندگی کا مرکز صرف گھر اور خاندان تھا اور میں نے اسی حقیقت کو اپنے کردار میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔''اداکارہ نے کہا کہ اس کردار کو نبھاتے ہوئے انہیں تقسیم ہند کے دور میں خواتین کی قربانیوں اور مشکلات کا گہرا احساس ہوا۔ان کے مطابق اُس وقت لاکھوں خواتین نے انتہائی کٹھن حالات میں بھی اپنے خاندانوں کو سنبھالا اور ہر مشکل کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔راج کمار سنتوشی کی ہدایت کاری میں بننے والی ''بٹوارہ ۱۹۴۷ء'' تقسیم ہند کے پس منظر پر مبنی ایک تاریخی فلم ہے،جس میں سنی دیول، پریتی زنٹا، علی فضل، شبانہ اعظمی اور دیگر فنکار اہم کردار ادا کررہے ہیں۔فلم میں تقسیم کے دوران عام خاندانوں،خصوصاً خواتین کی جدوجہد، قربانی اور حوصلے کو اجاگر کیا گیا ہے۔